

اللا الی ولیا، اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون

المنہ کثرین آوان میمنت قرآن کتاب مستطاب حالات حضرت قطب المذہب و خلفاء امداد مسئلے بہ

# تذکرہ امین

(فی احوال خلفاء حضرت)

## سید علی الدین

من تالیف شریف مجمع الحنات نفع البرکات و حذر من لم یسید محمد امیر حسن ی حسن بایزید مولانا سید محمد حسن صاحب

در مطبع قیومی واقع کان پور طبع





سلسلہ مدارِیہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح  
سلسلہ عالیہ مدارِیہ سے متعلق کتابیں  
سلسلہ مدارِیہ کے علماء کے مضامین تحریرات  
سلسلہ مدارِیہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر جائیے

[www.MadaariMedia.com](http://www.MadaariMedia.com)

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

 @MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari



## رسالہ ہذا از کتب ذیل انتخاب و تہیہ و تدوین شد

ملفوظات حضرت سید ابو محمد ارغونؒ۔ و ملفوظات حضرت سید ابوتراب فنصورؒ۔  
 و مکتوبات حضرت قاضی مطہرؒ مکتوبات قاضی حمید الدین ناگوریؒ۔ و لطائف اشرفی  
 و گنج ارشدی۔ و آئین اکبری و بحر المعانی و ثمرات القدس۔ و ملفوظات حضرت شاہ مدار صبا  
 و مکتوبات مدار می۔ و رسالہ حالیہ مصنفہ حضرت قاضی محمودؒ و مکتوبات میرا شریف  
 جہانگیر سمنانیؒ و رسالہ مولوی عبدالباسط قنوجیؒ۔ و ملفوظات شیخ عین الدینؒ۔  
 و مکتوبات مولانا فخر الدین صوفیؒ۔ و در المعانی و مکتوبات حضرت شیخ ابوالنصیر مکی۔  
 و بحر المعارف و مکتوبات شاہ ابو علی مدنی۔ و مخزن الاسرار۔ و نور الاحیاء فی  
 مناقب قطب المدار۔ و شوارق الولاہیت مصنفہ ملا وجیدی النجدیؒ و خزینۃ الابرار  
 مصنفہ حضرت قاضی مسعود شبانیؒ۔ و نور الہدایت گلزار اوتاد۔ و سراج الہدایت  
 مکتوبات حضرت مولانا ظہور الاسلام کنز الحقیقۃ۔ و مدارج الولاہیت و خلاصۃ المداریہ۔  
 و عمدۃ المطالب فی ذکر اولاد اہل طالب۔ و اقتباس الالوار و غمیدہ و غمیدہ۔

محمد امیر حسن مدار می الفنصوری۔ ڈاک خانہ مکن پور ضلع کانپور



# فہرست مضامین کتاب تذکرۃ المتقین

صفحہ	نام بزرگ	صفحہ	نام بزرگ
۲	دیباچہ	۸۹	ذکر شوق علی شاہ
۳	تحقیقات لفظ سلسلہ از اصطلاح صوفیہ	۹۰	ذکر سید شاہ مسکین مہمان
۱۰	مکتوب در تعلیم طریقت	۹۰	ذکر شاہ غلام علی
۱۳	ذکر حاجی اماد اللہ صاحب صاحب مہاجرہ و در ترویج قلندر ملتنگ	۹۱	ذکر شاہ عبداللطیف
۱۴	در بیان شہر مدائن کہ اینطالقا یکدیگر مگر مہاجرہ ملکا گویند	۹۱	ذکر سید شاہ غریب اللہ متولی آستانہ
۱۹	از اصطلاح صوفیہ	۹۳	فجرہ جدیدہ منظومہ حضرت قطب المدار تاملان اولیٰ قضا
۲۳	در بیان معنی لفظ قلندر ملتنگ از اصطلاح صوفیہ	۹۴	ذکر حضرت خواجہ منصور رحمۃ اللہ علیہ
۲۳	در ذکر مراتب اولیاء اللہ	۱۰۰	ذکر خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
۲۵	در ذکر اویسیت و طوارق حضرت قطب المدار	۱۰۱	ذکر خواجہ پیر محمد کریم
۲۶	در تشریح لفظی بہ جا آورده قرا و معانی و دیگر مضامین حقون	۱۰۲	ذکر حضرت خواجہ سید خان محمد
۳۲	در اشادات حضرت حسین الدین چشتی رحمہ	۱۰۲	ذکر خواجہ بہمن
۳۳	در اشادات حضرت شاہ شرف الدین بہاری رحمہ	۱۰۳	ذکر خواجہ سید محمد دوار
۳۸	در اشادات شاہ چاقلندر رحمہ و غیرہ	۱۰۳	ذکر خواجہ سید حاجی خرم
۴۳	ذکر حضرت قطب المدار رحمہ	۱۰۴	ذکر خواجہ فتح اللہ متولی
۴۴	ذکر ولادت و سوانح عمری حضرت قطب المدار	۱۰۵	ذکر خواجہ سید عبدالحکیم
۴۶	ذکر حضرت صدر الدین محمد رحمہ	۱۰۶	ذکر خواجہ عبدالرحمان
۴۸	ذکر حضرت شیخ محمد لاہوری	۱۰۷	ذکر خواجہ فتح محمد
۴۹	ذکر حضرت شیخ فولاد رحمہ	۱۰۸	ذکر خواجہ عبدالکریم
۵۰	ذکر حضرت شیخ بہکاری و شیخ الیاس رحمہ	۱۰۸	ذکر سید شاہ آخون
۵۱	ذکر حضرت سید صدر جہان	۱۰۹	ذکر شاہ امام الدین
۵۵	مکتوب شریف حضرت قطب المدار و شرح	۱۰۹	ذکر سید شاہ فضل مدار
۶۵	ذکر حضرت سید ابو محمد ارغون رحمہ	۱۱۰	ذکر حضرت دادا شیرین
۶۶	فیجرہ اویسیہ عاریہ	۱۱۱	ذکر حضرت مولانا ابوسعید
۶۸	سجہ طیفوریہ عاریہ	۱۱۱	ذکر حضرت مولوی سید محمد باہ
۶۹	ذکر حضرت شاہ پیاسے میان رحمہ	۱۱۲	ذکر حضرت ابو الفتح بانگی
۷۰	ذکر حضرت مولانا عبدالجلیل رحمہ	۱۱۲	ذکر حضرت سید شاہ عبدالحمید سید شاہ غلام حمزہ
۷۱	ذکر حضرت مولوی نجم الدین	۱۱۳	ذکر سید شاہ حافظ محمد بخش
۷۳	ذکر حضرت شاہ اسچے میان رحمہ	۱۱۴	ذکر حضرت خواجہ طیفور رحمہ
۷۵	ذکر مولانا محمد حسن	۱۱۶	ذکر حضرت قاضی مظہر رحمہ نقشہ در گاہ
۸۱	ذکر جامع اوراق ہذا	۱۱۸	ذکر حضرت قاضی حمید الدین
۸۲	ذکر مولوی مظہر الحق مرحوم	۱۱۸	ذکر حضرت سید شاہ راجی
۸۵	ذکر حکیم محمد مختار	۱۱۹	ذکر حضرت سید شاہ عبدالغفور
۸۶	ذکر مولانا روح الامین و مولوی روح الاعظم	۱۲۰	ذکر حضرت امام نوروز
۸۷	ذکر سید شاہ کامل دریاری	۱۲۱	ذکر عاشقان سوختہ شاہی
۸۸	ذکر حضرت سید محمد مراد	۱۲۱	ذکر عاشقان کربستہ
۸۸	ذکر نظر علی شاہ قادمان الارغونی	۱۲۲	ذکر عاشقان نعل شہ بازی و عاشقان بابا گوپالی



نمبر صفحه	نام بزرگ	نمبر صفحه	نام بزرگ
۱۲۳	ذکر عاشقان کهنه شاهی	۱۹۱	شجره داریه مولانا شاه ضیاء اللہ
۱۲۴	ذکر عاشقان کمال نادری	۱۹۲	شجره حکیم سید قربان حسین اکبر آبادی
۱۲۵	ذکر عاشقان کرم شاهی	۱۹۳	شجره صاحبان داریه
۱۲۶	ذکر عاشقان کرم شاهی	۱۹۴	شجره مولانا سلامت اللہ وغیرہ وغیرہ
۱۲۷	ذکر عاشقان کرم شاهی	۱۹۵	شجره صاحبان چورہ
۱۲۸	ذکر حضرت میران حاجی لاغرست	۱۹۶	شجره سید اسماعیل کالہوی
۱۲۹	ذکر حاجی ماری شاہ کمر بستہ	۱۹۷	شجره شاہ بشیر احمد آبادی
۱۳۰	ذکر حضرت قادر علی شاہ شطار	۱۹۸	نقل خلافت نامہ دولیت نامہ مہدی علی شاہ بجر موی
۱۳۱	ذکر حضرت سید شاہ چاند	۱۹۹	شجره شاہ علی بی بجر موی
۱۳۲	ذکر حضرت قربان علی شاہ	۲۰۰	نقل انتخاب خلافت نامہ دولیت نامہ حافظ بابا کے رحم
۱۳۳	ذکر حضرت ولایت علی شاہ	۲۰۱	شجره مولوی محمد حسین الدیادی
۱۳۴	ذکر سید حیدر علی شاہ	۲۰۲	شجره مولوی احمد حسن کالہوی
۱۳۵	ذکر حضرت سید جمال الدین بہاری	۲۰۳	شجره مولوی عبدالسلام مسوی وغیرہ وغیرہ
۱۳۶	ذکر درگاہ سید جمال الدین	۲۰۴	شجره شاہ عبدالرزاق گورکھپوری
۱۳۷	ذکر حضرت شاہ فخر الدین جمشید	۲۰۵	شجره محمد خیر شاہ پبلی بہیتی
۱۳۸	ذکر حضرت بابا بمان درہانی	۲۰۶	شجره صاحبان صفی پوری
۱۳۹	ذکر حضرت شیخ کرم اللہ	۲۰۷	شجره حضرت مجدد رحم
۱۴۰	شجره شاہ محمد خریف نادری	۲۰۸	شجره مولانا فضل رحمان مراد آبادی
۱۴۱	شجره فضل محمد شاہ دیوانگان	۲۰۹	شجره جاح الطریق
۱۴۲	شجره حضرت شیخ ارشد محمد	۲۱۰	ذکر سلطنت شاہان شرقی جو پوری
۱۴۳	ذکر حضرت گنگن دیوان بہاری و قدوم شریعت الدین	۲۱۱	حالات تاریخی روئے قطب المدارس و نقشہ خانقاہ
۱۴۴	ذکر حضرت قاضی محمود کنتوری	۲۱۲	تاریخ تعمیر مسجد عالمگیری
۱۴۵	ذکر حضرت ابوالحسن عرف منہی مدار	۲۱۳	شجره شاہان اسلام از ابتدا و سہ
۱۴۶	ذکر شاہ عطاء اللہ	۲۱۴	فرمان اسلام شاہ
۱۴۷	ذکر حضرت غلام بدیع الدین	۲۱۵	ذکر بہاؤن شاہ
۱۴۸	ذکر حضرت محمد رشید	۲۱۶	فرمان اکبر شاہ
۱۴۹	ذکر حضرت سید احمد علی	۲۱۷	فرمان اکبر شاہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ حسن	۲۱۸	فرمان و نیت بیگم
۱۵۱	ذکر حضرت شیخ محمود	۲۱۹	فرمان ولیہ بیگم
۱۵۲	شجره شاہ ذکی الدین مانک پوری	۲۲۰	فرمان عالمگیری قادی
۱۵۳	شجره شاہ امیر مہدی عطا سلونی	۲۲۱	فرمان احمد شاہ بہادر
۱۵۴	ذکر حضرت مولانا حسام الدین سلامتی	۲۲۲	فرمان نواب محمد خان بہادر
۱۵۵	ذکر حضرت مولانا وجیہ الدین بکراتی	۲۲۳	فرمان محمد احمد خان بہادر
۱۵۶	شجره حافظ علی النور قلندر کاکوروی	۲۲۴	پروانہ قیاب اسد خان
۱۵۷	شجره حضرت عبدالقدوس قلندر جو پوری	۲۲۵	پروانہ قاضی عبداللہ
۱۵۸	حضرت شیخ شاہ محیا قلندر	۲۲۶	چھٹی صاحبان صدر پورہ
۱۵۹	ذکر حضرت قطب الدین مینا دل قلندر	۲۲۷	چھٹی صاحبان صدر پورہ
۱۶۰	شجره حضرت غوث گوالہاری	۲۲۸	دستور العمل خانقاہ شریعت
۱۶۱	شجره شیخ عیسیٰ فقیر حدت گوالہاری	۲۲۹	این فہرست متن است۔ برعکس مضامین از ملا علی
۱۶۲	شجره شاہ امین الدین بہاری	۲۳۰	دار۔ درین حقیر کئی میل نیست



مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الْمُتَكِّرُونَ وَأَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ كِتَابًا فِي حَالَاتِ حَضْرَتِ قُطْبِ الْمَدَارِ وَخَلْقِ ارْتِجَاسِ مَسْمُومِي بِهِ

تذکرہ اہل بیت  
فی احوال علما و حضرات  
شیخ الاسلام

مَنْ لَيْفَ تَرْفَعُ بِحَقِّهِ السَّمْعُ الْبَرَكَاتِ اَوْ تَنْزِلُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ بِحَقِّهِ حَقِّهَا بِشَرِّهِ مَوْلَانَا سَيِّدُكُمْ حَسَنُ صَاحِبِ الْبُحُورِ

مَطْبَعَةُ مَدَنِيَّةُ كَامِلَةُ يَوْمَ مَطْبُوعِ











دیار کربلا و اربابا  
 مشکلات فوری  
 آردی و حل  
 بخت امان  
 زینت ام  
 آردم کربلا  
 غایبم و اندی  
 باریک و خلاق  
 مانی که در بنام  
 بهار آید  
 بهشت بغداد

رسول الشکلیں شمع شبستان جناب نین امام المتقین سلطان لعافین وارث الانبیاء والمرسلین سید  
سید بدیع الدین قطب القطب قطب المذاق قدس سره وخلقنا ما دارو الا بتاثر احراری بلوغ  
رسانید و در باره منتخب هذا عزیز سلیمه استیداد بدو نام برز و ناچار از کتب تنویر غریبه و فارسیه و  
ملفوظات و مکتوبات پیشوایان دین متین حضرت خاتم المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم حالات بهم رسانیده  
برخی انا نقل برداشتم و این اوراق را حصه اول تصور نموده برپا زده فصل مرتب ساختم و موصوم به  
تذکره المتقین نمودم که بعالم سبب یادگار سے باقی ماند توقع از ناظرین آنست که هر ثجاد و ربط  
عبارت و یا محاوره فحله یا زلله که لازمه بشریت است راه یافته باشد باین نظر عطف باصلی بگویند  
و اگر نتوانند پوشند و الله المستعان بتوفیق ایزد منان فصل اول در تشریح معنی لفظ سلسله بهر دو وجه  
از لغت و اصطلاح صوفیه فصل دوم در بیان معنی لفظ قلیند و ملنگ فصل سوم در تشریح  
لفظ گروه خادمان - و عاشقان و دیوانگان طالبان فصل چهارم در ذکر حضرت قطب المدا  
فصل پنجم در ذکر مشائخ خادمان لفظ صوفیه فصل ششم در ذکر مشائخ خادمان القصوری فصل  
هفتم در ذکر مشائخ خادمان الطیفوری فصل هشتم در ذکر مشائخ عاشقان فصل نهم در ذکر مشائخ  
دیوانگان فصل دهم در ذکر مشائخ طالبان فصل یازدهم در ذکر مشائخ حاسی فصل دوازدهم  
در ذکر مشائخ اجمالی فصل سیزدهم در ذکر شاهان داماد و مرتبه درگاه فصل چهاردهم در بیان  
معانی راضی بکنیور و غیره و نقل فرایین شاهان اسلام فصل پانزدهم در آئین خانقاه  
فصل اول در تشریح معنی لفظ سلسله که آن مبنی بر دو وجه است از لغت و اصطلاح  
صوفیه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین

شکلات خود  
 بیار کرکات او اند که در ده  
 درم حکم خد از بندگی او بخوان  
 از دیام خلاق در کتب میان  
 واقع گشتی که در شمار بنامی  
 هزاران بنام در کتب بنام  
 اگر چه بنام که حکم بنام  
 دارد و اما قاسم بخوند  
 بنام ملاوت بنام بنام

چو که از اوقات شکر نشین  
و خلوت و عزت  
لش مع الله وقت  
نصرت بود از بزم  
نیلای گلزار وقت  
و قلیک پاس روز  
بجست حل شوی رایب  
بست و عفا بد و حق و حق  
زشتی عافا و عافا

نہیں دیکھا بد و شر و  
نشستی و عافیت و خوبی  
دوست و زال بانو  
و جہم و نہج و کج و  
خاص و بد و شغل  
گشتی و بد نماز و عطر  
نہرب ادا نمودہ  
باز نرسد کسی سے  
وہر جا کہ شریف  
شریف از آن سے  
و راستی این قسم



عجل نقل است حضرت شاه محمد از اولاد

سید حضرت محمد بن علی

مخدوم حاج محمد بن علی

قداسة خلیفه

حضرت محمد بن علی

جانیان سید

جلال خلیفه

در دفع راجع

بعضاً از باب بصارت مخفی و محجب مبادا ز که قاید ارات ازلی رلقه توفیق و در رقبه دل انداخته براه قوم  
و صراط مستقیم محبت خویش می کشد دست ارا... و در میان با و بیان دین محمدی و سالکان مسلک احمدی  
راه شناسان منیع صلاح و سداد و مرشدان کمال الهام شاه خلقی پیدا میکنند و خود را در زمره غلامان اود  
کیش و مردمان عقیدت اندیش در آید ایشان... و آنکه بخواص عقیدت و صفای طبیعت از  
اودشان آه جویند و خود را بدست شان بیع می سازند آخرت و سوس... خلعت بیعت و خلافت ممتاز میشوند  
و صاحب سلسله میگویند و سلسله در لغت بکسر بر دین یعنی زنجیر آهن و طلا و نقره و غیره و نام کتا  
از منتخب و مجازا میگویند و اولاد و قرابت و اصطلاحاً بمعنی ترتیب اسمی پیران طرفیت تا با اسم  
یکی از ناموران اهل ارشاد و اربکه آریان صدر هدایت و رشاد و اتمی پس طریقی تعلیم و تدریس به تدریان  
مد و سه جبهه و طلب و ذله ربایان مانده هدایت و اود در خانواد با سه حقارت و الا صفات یعنی فرو  
اولیا سه ربانی محبوبان سبحانی قدس سر اسراریم آجین در هر خاندان و الا شان بطرز جدا گانه مرج  
و معمول است که کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله بطرق مختلفه با اسم ذات یا اسمای  
صفات باری تعالی حسب تعلیم مشایخ سلف طالب راهی آموزانند و از کثرت ریاضات و بسیاری  
مجاهدات تزکیه نفس و تصفیه قلب او میفرمایند تا به اتمایه اخلاق محمود و رعیت و هانیده و از اخلاق  
مذموم متنفر ساخته پاک و بر میفرمایند حتی که به تکلف از جوارح و اعضای ریسه شان فعال قبیح و ذره  
اعمال لطیفه سرزد نشود و از ورزش ریاضات و عبادات شاقه نفس باره خود بخود طبع و تقوا میشود و بکلیه  
ارادت کاسب و رآید و صفات ملکوتی که در خزانة وجودش و ولایت امانت نهاده اند بر صفات جسمی و حی غالب  
آید زیرا که حق سبحانه تعالی در وی ماده اطاعت نهاده و بصیحت پذیر و تفریر گیر خلق فرموده است قاعده است

در دفع راجع  
از جنگانی داخل من  
در هر دو زبان محبت  
مصلحتی و اولاد و دیگر  
همه امور خود بعد از آن  
نیکی و خوبی که در نوازی  
منج که آباد کرده است

است بهت سال  
شش ماه و چهار روز و امانت  
در زید و جوانان از عالم  
بجای نجات حال از خود  
و فی این حادثه در شب  
همه از شب تا بامداد  
ششم جمادی الاول است  
بجزای بود و آنحضرت درین  
حیات جلوس

عجل نقل است حضرت شاه محمد از اولاد سید حضرت محمد بن علی مخدوم حاج محمد بن علی قداسة خلیفه حضرت محمد بن علی جانیان سید جلال خلیفه در دفع راجع







غافل مباش بزگامی بطرز دیگری نمرایند و ساقی شراب شوق مینوشاتند و میگویند سه می  
صفت وحدت بر آنکس رسیده که خون جگر خود به درم چشید بزده نوردان مراد محضت باوید  
پایان منازل تحقیقت سفر درون و خلوت و درین میفرمایند و آن سخی بکار برند که خود را بمنزل مقصود  
میرسانند و غرض که صفاتی دلان صفوت پیرو درو شریفان و الا شکوه براس بر آوردن یگان  
کجه غفلت و غمیان و زخمی گشتگان منازل بیابان گناهان آن توجیه فرمایند که بکناره نجات  
و اهدا میسر سازند و بیعت فیض اثر ایشان اثری دارد که طالع را اصل بپسند و دل طالب را ماسوی السعد  
می پرد از دایره شرح کامل صد بامریان صادق از تاریکی دل و ظلمات جهالت برآمده بر روشنی ایمان  
و ایقان رسیده و فل زمره اول گذشته اند و نور همون طریق در عالم جاریست و ساری عجیب کارخانه  
قدت الهی است استگشان استار اسرار محرمیت ثبت کردگار جز مقبولان ازلی غیر رادشوار محرمان  
حقایق اسرار احدی و دو امتحان غوامض سراسر مدی غلی قدر مراتب بمناسبت مغز و ممتازی بعد  
دیگری منحصی سرافراز رفعت منزلت و علو مرتبت هر قدر هرگز از انجذاب عزاسمه محبت شده همون  
قدروی را کاری خدنی تفویض گشته چنانچه نظام بهر دو عالم ذات و الادجات مدار العالین حق جل  
زیر فلان مساحت و مدار کار و جودات ایشان را در ادعای محبوب ساختن عالم کمالی خفاقی مینویسد

شایسته که کمال اسم عظم با دوست  
در هند ظهور کرد بر نام مدار

نقش آدم نیکینه خاتم با دوست  
یعنی که مدار کار عالم با دوست

وصاحب مخبر الوائين ودمه

آئینه قطب المذاکر عالم بود	پادشاه ممالک دم بود
----------------------------	---------------------

در آن روز که با او بود  
 همه اندام خاک آلوده  
 از کوبه کردن تا چون  
 گردان و صفد آن نما  
 بوی و بوی و بوی ایشان  
 نیز چون طر لقا اختیار  
 که در غده رخساره که در  
 آورده است  
 از هو

است ابرو بنانه ابرو دهر است ابرو دهر است ابرو دهر است ابرو دهر است ابرو دهر است







عاقلان که در دماغ اقلان کهن نوحه شباهتی دارند که از ایشان بی نفی نبرد دارند و مبتلای را انگانی دنیای  
خسیر این گوهر بی بهای لطیف نفس را ملت بسا از ندولی سود و مای و رونی و هر دنی را  
بر باد می نمایند حافظ عبدالرحمن مراد آبادی تخلص حافظ گوید

ای آنکه ز جام خود پرستی مستی	در بند هوای نفس و دنیا هستی
از بهر چه آمدی چه کردی نادان	دل از که بریده با که بنگرستی

بزرگ فرماید

شراب عشق چون خوردن حلاست	دی بی یاد او بودن حرام است
گوش خواص شنید از لب خاموش حباب	و دم نگردد از زین گهری نتوان یافت

و جامی خلیه رحمت به پاس اغاس در با سفته در سلاک نظم در سفته در سلاک و غیر از روی گلی  
گنجی چنین لطیف بکن را گمان تلفت به پس غافل از احتیاط نفس بکین باش و شاید به نفس  
نفس و پسین بود و غرض که طایفه و قیاس است که هر قدم پیران طریقت باشد و سالک و التی است که  
صراط مستقیم فایده نونی حکیم الله پیش گیر و هر یک سلاک و سلاک شیخ دارد و بی رب گل مقصد در و من  
آمد و ران سلاک و سلاک و من و خود و دران سلاک و سلاک و نمودن را بی است و استیکه  
بهشت عاشقان است نه بل جهان جور و غلمان جنت العارفان بهشت معروف و دوزخ  
مشهور برای عام مردمان نه ایشان را تمنای بهشت معروف و نه بر سیم و زخ مشهور حضرت طایفه  
میفرمایند که بهشت کائنات و فرج اشامان گاه آمد الله الله نه سیم و زخ و نه رجای بهشت بهشت  
ایشان وصال محبوب و فرج اینان فراق مطلوب چه را از دنیا بهر سکه داند و که نعمت حضرت مدوح

در ۱۱۵۳

دانشمند و صاحب نظر  
خواجگاه کهنه  
از سلسله خلعت  
روایت حباب  
سلطان سلطنت

بین الدین شامی  
و امام محمد باقر  
و صدیق اکبر علی الهی  
حضرت ربات نباه  
علیه الصلاه و السلام  
میرزا و کشف اسرار  
و شرف و بزرگوار  
اوراک سعادت متوجه

عالمی و دانش در احوال  
با کمال او نورانی زبان  
بود که با طایفه است  
بجده و آمدی ازین  
باخت بهر سیم و زخ  
بصورت فرزند  
روزیار عام با سلاک  
اخوانه خلایق نقاب از

مکان بزرگوار  
از سلسله خلعت  
دانشمند و صاحب نظر  
خواجگاه کهنه  
از سلسله خلعت  
روایت حباب  
سلطان سلطنت











شاه محمد شاه  
محمد شاه  
امیران و  
کریم خان  
جمال الدین  
موسون  
نصرت  
جیلانی  
فضل  
مادون  
فرمانده

از ائمه المؤمنین علی کرم الله وجهه از سر و عالم صلی الله علیه و آله وسلم استی چونکه خطاب قلند حضرت عبد الله  
علیه و آله از رسول صلی الله علیه و آله و سلم یافت از آنکه خلق از ایشان است باین لقب معروف است  
پس همین وجه در خاندان عالی که قلند مشرب بشوند ایشان طائفه اند که از کمال فنا نهایت تعلق  
در تجربه و تضرع اوقات عزیز را سر میفراهند و گروهی اند که محض اند و متاهل نمی شوند و بلفظ بلندنگ  
و قلند مشهور اند و از خویش و یگانه و از تعلقات زمانه سروکاری ندارند و گاهی گرد آرایش ظاهری نمیشوند  
جز سوز و دودی و سیاهی جویدی و بیوشی کاری ندارند و در تحریک سومت و عادات می گویند و از ایشان  
گروهی اند که در رعایت معنی خلاص محافظت قاعده و عقد و اختصاصیت جهند و در اندو در  
اختفای طاعات و کتم خیرات از نظر خلق مبالغه واجب دانند تا آنکه هیچ دقیقه از اعمال صالحه عمل نکنند  
و تمسک بجمع فرائض و توفال از روزم شمارند و مشرب ایشان در کل و قات بحقیق معنی خلاص دولت  
شان در تفرود و تطرق باعمال افعال ایشان و بمعنی آنکه عاصی از ظهور نیست پر خد بود ایشان از  
ظهور طاعت که مظنه ریاست خد کنند تا قاعده خلاص خلل نه پذیرد و از ادعای علامت است که نجفی  
خیر و بظهور شر یعنی بطوریکه نماید آنچه نباشد اندرون شوا شتاب از بیرون بیکانندش اینچنین  
زیباروش کم می بود اند جهان پس ایشان ابتدا از فرق طالب مفرغ استر میزند بعد از آن در  
موبای وی بجای عطر و روغن گل گستر می مالند و زلف غیرت سبب خاک می اندازند و از کلفت شانه  
کشی بحد و مید اند و بر اندام وی خاکستر میمالند بصلحت و ضرورتی یعنی وقتیکه ایشان شغل بخدمت میکنند  
و در مسابقات بیرون آمدن میخواهد هر چه که گذرگاهش از همه جامسد و شود پس علامتش این است  
که بر اندامش شخصی دیگر خاک نهد تا مجری کشاده نشود و خلایق نیز فرایند کسب یکایک ایشان محال از مسکن باشد

شاه قباد که در این  
 احوال را می بیند است  
 و نمی بیند که این  
 قطب المذاق و ذوق  
 بود و در این  
 اندام ایمان و یقین علی اکرم  
 تذکره ایچ  
 اند و جبهه حالت و عجب  
 نسبت ارادت و برآ  
 بسوی طیفه شامی  
 لائق میکنند و این است  
 نمی تابد چرا که در زمان  
 طیفه شامی و سبب  
 بدین بدین قطب المذاق  
 تفاوت بسیار است  
 سحر و سحر از

روح در میان  
آمد باشند به  
حال بیخبر  
فقط بدار  
از شلج سحر  
مهر این خانوان  
عالم بدارید  
که از بوسه  
خود بایست  
از















فردین که کار  
نیکو کاریند که  
عدا که درین از  
دافع شوقی  
و ادبیا  
محبت درین با  
و چون هم پر  
او کیست  
دانشجویم که  
بلاست درین  
بی بی

في الشيخ وهو المدار فليكن بتعصده فيجب المخاطب بلفظ مدراى انا مستغفر بتفصيل  
مرتبة الفناء في الشيخة على حسب امرهم ويزيد بعضهم لفظ الحق بفتح القاف يقول حق الله محمد ملا  
فقد روي اذ وحق الله بمعرفة وحق محمد باطاعته وحق المدار بمتابعته فيجب المخاطب بقوله  
دم هذا بزيادة لفظ الدم المستعمل في الفارسية بمعنى الساعة اى انا مستغفر في كل ساعة ولحظة  
بمحافظة متابعته الشيخ لان الشيخ في قومه كالنبي في امته فتابعته اطاعة رسول  
معرفة المولى فمذا التقرير ظهورك وجه رجحان هذا الاصطلاح الجارى على السنة الفقهاء المدارية  
على الاصطلاح الجارى على السنة غيرهم من الفقهاء لا مثاله على فارسية كثيرة منها موافقة قوله الله محمد  
على القربى الدنا لقوله تعا وتواصلوا بالصبر لان الراد القلة موافقة قوله حق الله محمد ملا بقوله تعا وتواصلوا

وای یا حامد الخوادم بدانکه ملاجمو کاشانی در کتاب مصباح الهدایت فرموده که مراد از تجرید ترک عرفان نبوی  
ست ظاهر و نفی اعراض اخروی است باطناً تفصیل این جمله آنست که تجرید حقیقی کسی بود که تجرید  
از دنیا طالب غنی نبود بلکه باعث بران تقرب بحضرت الهی بود و هر که بظاهر غرض دنیا را بگذارد و  
بباطن بران غرضی در عاقل یا آجل طمع دارد و حقیقت از آن مجرود نگشته باشد و در معرض معاوضه  
و متاجره بود و همچنین در جمیع طاعات نظر او بر حق ربوبیت بود و منصرف بودیت نه بر غرضی دیگر و اما  
تفسیر پس نفی اضمات بود و در اعمال نفس خود غیبت از ربوبیت آن بمطالعه نعمت و منت

هر پادشاه که در این ایام درویش  
هم از روان که جان بسجود کند

منت هفتی شمره منت خویش  
کاین هم ز آفتاب بود کند

چه هرگاه که توفیق نجر بطاعت را نعمت الهی دانند فعل و کسب خویش پس بران عوضی توقع ندارد

ملقب به شاه بود  
نخود سی بود  
از روی شیب  
طای کشند  
سغن علوم را  
از یکا و یکا  
از ایشان  
مقامیست  
کناد ازین  
طایفه کسی را  
نباشد



بلکه وجود خود را غرق منت بنید و صورت تجرید لازم حقیقت تجرید است از بهر آنکه اصل است  
در او اما لازم تفرید نیست چه شاید که با وجود اسباب تفرید محال بود و حقیقت تجرید لازم صورت  
تجرید نیست چه شاید که با ترک توقع اعمول خود را در کسب مدخل بیند است  
فصل دوم در بیان معنی لفظ قلندر و ملنگ بدانکه صاحب جامع عممی طراز که ملنگ  
بوزن پلنگ بے خود و بیوش او ساد پس از نجا جست چون آتش بید رنگ بدان ریاده  
عشق مست و ملنگ و صاحب بان قاطع می گارد که ملنگ بوزن پلنگ دم مجرد و  
سر و پا برهنه و بیوش مست الی را گویند و نمی از انگیدن هم مست و نیز صاحب بان در معنی لفظ  
قلندر مینویسد که قلندر بوزن سمند عبارت از ذاتی است که از نقوش و اشکال عادی و آمال  
بی سعادتی مجرود و با عفا گشته باشد و بمرتبه روح تنمی کرده از قیود و کلفات دمی و نورانیات آسمی  
خلاص یافته و دامن وجود خود را از همه در چیده و از همه مست بدل جان بریده طالب جمال غلظت  
از حجاب لال تنی گشته و بدان خفرت رسیده و اگر زده بگویند میلی داشته باشد از ابل غرور مست قلندر  
و فرق میان قلندر و ملامتی و صوفی آنست که قلندر تجرید و تفرید بحال دارد و در تخریب عبادات  
و عبادات کوشند و ملامتی از آنگویند که تم عبادت از غیر کند و اظهار هیچ غیر و خوبی نکند و هیچ شر  
بری را ننوشد و صوفی آنست که اعتدال و خلق مشغول نشود و انتفات بر و قبول ایشان ننگند  
و مرتبه صوفی از هر دو بلند ترست زیرا که ایشان با وجود تفرید و تجرید هیچ سر نمی برند و قدم بر قدم  
ایشان میزنند و آتش و در رساله غوثیه مذکور است قلندر و بلسان السیایه اسم من  
اسماء الله تعالی و هر دو از حدین لغوی و حاجی الحرمین شریفین قاضی شاه محمد تقی قلندر مرقوم است

بوجود خود را غرق منت بیند و صورت تجرید لازم حقیقت تجرید است از هر آنکه اهل است  
الانزم تفرید نیست چه شاید که با وجود اسباب تفرید محال بود و حقیقت تجرید لازم صورت  
تفرید است چه شاید که با ترک توقع احوال خود را در کسب مدخل بیند است  
بل دو یکم در بیان معنی لفظ قلند و ملنگ بدانکه صاحب عجمی طراز و که ملنگ  
ملنگ است و خود و بهوش استاد پس از نجا جست چون آتشی بید رنگ بدو که را بدو  
ملنگ است و ملنگ و صاحب بان قاطع می نگار و که ملنگ بر وزن پلنگ دوم مجرور  
پا برهنه و بیوش است الی را گویند و نهی از تنگیدن هم است و نیز صاحب بان در معنی لفظ  
ملنگ مینویسد که قلند بر وزن سمند عبارت از ذاتی است که از نقوش و اشکال عادی و آمال  
عادی مجرور و با صفا گشته باشد و بمرتبه روح ترقی کرده از قیود کلفات زمینی و تعزیمات احمی  
شافته و در آن وجود خود را از همه در چیده و از همه است بدل جان بریده طالب جمال غلشی  
جلال حق گشته و بدانحضرت رسیده و اگر زده بگویند میلی داشته باشد از ابل غرور است قلند  
رق میان قلند و ملامتی و صوفی آنست که قلند تجرید و تفرید بحال دارد و در تحریفیات  
و است کوشند و ملامتی از آگویند که تم عبادت از غیر کند و اظهار هیچ خیر و خوبی نکند و هیچ شر  
را نپوشد و صوفی آنست که اصلاح دل و بخلق مشغول نشود و انتفات برو قبول ایشان ننگند  
چه صوفی از هر دو بلند تر است زیرا که ایشان با وجود تفرید و تجرید هیچ امر نمی گیرند و قدم بر قدم  
ان میزنند و انتهی دور رساله غوثیه مذکور است قلند و بلسان السیایه اسم من  
الله تعالی و هر ادب که بدین لفظ حاجی الحرمین شریفین قاضی شاه محمد تقی قلند مرحوم است



تفاهت و خافت و این گفتار  
 عدو است و غلبه بر این  
 فوجی و این فوجی و این فوجی  
 و این فوجی و این فوجی  
 علی الدوام و این فوجی  
 ۲۰

که قلندر صوفی کجایی واحد است چنانچه قاضی صاحب اکثر همچنین فرمودند و قریب نیست آنکه  
بعضی از اسلاف فرموده اند که صوفی چون منتهی میشود میشود پس آنچه مفاد صوفی است همان قلندر است  
و حضرت شاه مجی قلندر را بر پوری دو کتبی نوشته اند که قلندر کسی است که از حالات و مقامات  
و کرامات گذشته چون شیخ عبدالعزیزی بدان درجه رسید مصطفی الصالحی علیه السلام وی را بخطاب قلندر ممتاز  
ساخته بود و از مستطفا این نام یافت و در جهان معرفت آرام یافت و خواجہ عبداللہ  
احرار شبنندی در فقرات میفرماید که قلندری کجاست حقیقت خود است از موانع دور کردن است آنچه  
از جانب است باقی داشت است آنچه از جانب حق است بحدی تعالی و کم کردن خود را کشتنی که هر چه  
خود را جویند نیاید چنانچه مریدان و انون معری قدس سره از سلطان بایزید بسطامی حمه اللہ علیہ سید که بایزید  
کجاست سلطان گفت سیل است که بایزید را میجویم یا کجاست که تو توانی یافت بجو او را و از اصطلاحات  
کاشی مرقوم است قلندر در یکدیگر است شایع گشتن از گوید که ندانم کس را گویند که از اوصاف و نفوت و حکم  
و مبیات و اثرات و همدرام و فدا و پدید و از خود و ساخته و عقید هیچ قیید ندارد انتی س خوشانندی  
بعد از دیدن انور برق ناموسش با دو عالم گزیند و هم بخند دست افشوش بسید اشرف رضا  
بهمانکیر منانی گوید که قلندر آن بود که مجر و از علائق و عوالتی روزگار باشد و بجز ظاهر و باطن حق را  
کرده و هیچ دقیقه از دقائق شریعت و کلمات حق و طریقت فراموش نداشته غرض بجز شود و مفرق  
وجود باشد انتی و در کتاب مقصود و الطالبین است که مراد از قلندری تجرید است از کونین و فقر  
است از دارین و هر که زایل غرور است از قلندری دور است و قلندر عیالت اندانی است که از  
نفوس و غوس از اسکال عادی و آمال بر سعادتی مجر و با صفا گشته باشد و بمرتب رج ترقی کرده

نیز است که باستان را حجاز  
که نظام گویند که نظام همین  
است فقط و معاصی  
کلیه الحاقی نیز گویند که در  
نظام مخصوصه در کسی  
پیدا نمیشد که بنام عبدالقادر  
جیلانی در دوم نظام الدین  
بدری الوئی یعنی هر دو در مشایخ  
نیز گفته اند

از روح احدی بود و  
در بحبب الهی شنید  
خواجہ بانید بیست  
خواجہ شبلی هم مقام  
رسیدند بانی جهان  
ملنیل غنی علی بن علی  
وز مقام فراد نیست  
بودند فقط پس اگر  
رسیدند بانی

فصل تحقیق  
تعلق از روح  
انوس دارد  
معلم  
ملازم  
در این  
جبار  
بالا که بر شده اند







در مکتب فقهی ... فیضان ...

نقل میکنند که فرموده فرشته تجلیدی را چون ملکوتی القلوب سرور و دل در حضور حق و مشاهده و دست  
 پدید آمده است و سر حال مستی باطن ایشان را مالک شده است بنابر آن ایشان بر قلت  
 اعمال ظاهری از انوار و ادب و تناول لذات مباحات بحقیقت شرم پاک نمی آید و بر  
 سرور و حضور باطن خود اکتفا کرده اما فیض رامی آید و هم در لطافت قدوسی از پند خود نقل  
 می آید که فرمود که شیخ الشیوخ رعایت شریعت کرده که حفظ فیض و قلندری فرموده و ما قلندری  
 را دیده ایم که در ترک و فیض هم با یک است این چنانچه شاه شمس الدین قلندری پانی تی و خواج  
 محمد قلندری و امثالهما و ما خود دیده ایم که شیخ حسین سرسپری قلندری مطلقاً ترک فیض شست  
 با خود آنکه از علمای فنون بود حضرت عبدالقدوس میفرماید که ما شیخ محمد فخر الدین جوهری  
 را پرسیدیم که شیخ حسین نماز نمیکند از شیخ موصوف فرمود که نمیکویم که شیخ حسین قلندری نماز  
 نمیکند و شیخ ترکستانی را فرمود ایست لیکن فی راه قلندریه دارد و ماله تصوف و فقه آن  
 میگوید که ای عزیز ترک فیض از قلندریه من حیث ظاهر است یا ادا نیست که حق سبحانه  
 تعالی ایشان را مرتبه روحی عطا کرده و قدرت داده است که فی جسد و روح در یک وقت  
 و یک حال خود را چند جا نمایند پس اگر در وقتی در مقامی ترک فیض از ایشان دیده میشود  
 تواند بود که هم در بوقت و مقامی دیگر بجا آورده باشند و باز آنکه مناد کالیف شرعیان  
 عقل است در آن خللی پدید آمده که معنوه شده اند و معنوه کالیف شرعی نیست پس بحقیقت  
 شرع شریف غیر مکلف و از حد و شرعیه زاده شده اند اگر چه من حیث الظاهر در بعضی  
 امور و شایسته از ایشان دیده میشود اتمی و حضرت شاه نعمت الله در رساله قلندریه نوشته

در مکتب فقهی ... فیضان ...

در مکتب فقهی ... فیضان ...



و بعد از آنکه از دنیا رفت و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب بود و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب بود و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود

آنکه ذکر قلند حق است که از دهر عالم مستحقست قلندر دانا که دست بر پشته نادانان قلندر پیکر شادان  
تو حیدر علم قلندر محمود عمل قلندر محمود و را قلندر عشق است و عشق هو الله استی بد آنکه شیخ محمد دیلوی  
صاحب کتاب مطلوب الطالبین در بیان خانواده و وارثان قلندر نوشته است که بعد از  
این خاندان از شاه حیدر قلندر و شاه حسین قلندر یمنی است و از هر سلسله هر که معتبر ابدال زید  
قلندر مشرب و در چنانچه شمس الدین تبریزی مولانا جلال الدین غفرانی و حافظ تبریزی  
و مسعودی و کاشانی قدس الله اسرارهم غیر از هر خاندان قلندر بوده اند انتی از هر طرفه که دهنوی که کم و بیش  
و معمول است افضل ترین طرق است و تحقیق تحقیق رسانیده اند که حق تعالی نظم عالم بدست ایشان  
سپرده است کسی را چاره نکه سلسله ایشان بنیانند با دیگر ایشان هم نند و زنده اند اگر دو و یکا  
و در تعلق ایشان سخن باشد مسترشان ایشان از آل گردانند همه شریک جهان است این سلسله اند  
رو به چیل چیلان بگسلد این سلسله را پس جمله فزود مخالف ایشان که صریح مخالف خلافت  
چه کار کرد و چه اثر پیدا کرد زیرا چه چون بن محمد صلی الله علیه و آله و سلم تار و قیامت ترمی خواهد بود  
که حق تعالی محافظت است عود بالله من الشیطان الرجیم و مولانا میگوید سه سه فرغت دارد  
از ابر و غبار پرفر از چرخ دارد سه در آرد و می کشت الممحجوب و خداوند حق جهان و تعالی  
برهان نبوی را باقی گردانیده است و اولیای اسباب انظار آن کرده تا پیوسته آیات حق و حجت  
صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر باشد و مریشان را و اربابان عالم گردانیده تا محو احدیت گشته  
اند و راه متابعت نفس در نیش از آسمان بلان بکشت قدم ایشان آید و از زمین نبات صفای عمل  
شان رسید و بر کافران سلیمانان نصرت بهمت ایشان یابند و ایشان چهار هزار اند که مکتومان اند

و این را از سلسله شیعیان است و در میان شیعیان بسیار مشهور و محبوب است و در میان سنیان و اهل بیت و غیره بسیار مشهور و محبوب است و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب است و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب بود و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود

و بعد از آنکه از دنیا رفت و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب بود و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود و در میان مردم بسیار مشهور و محبوب بود و در میان شیعیان و سنیان و اهل بیت و غیره بسیار محبوب و مشهور بود















۲۶  
زنجی کند فکری و فکری  
نور و نور و نور  
فطرت حیات  
سود و سود و سود  
سود و سود و سود  
سود و سود و سود  
سود و سود و سود

یافت خدمت نروبان مدراج ربوبیت مدراج الوهیت مست بی در رضای شیخ و اتقان طریقت  
بدست نیاید و بی رضامندی ایشان چاشینی را شاید نتوان ایشان ویرا اطاعت نمود که ظاهر در  
عابدان مشهورست بلکه نورانیه را بخدا می سپارند و حواله تسلیم رضا مینمایند تا در زمره محبان خدا شال  
گردند به هم خداتوایی و هم دنیای او و این خیال است و محالست چون به خودی و  
خودگرائی و خود را موجود دانستن در موجود دانستن و خدای غیر را باقی دانستن نزد عرفا صریح غیر  
است موحیدی گوید اگر بازی از خوشترین مفرزین که شرک است بایار و با خوشترین پناه و قیام  
طالب رافضای کلی دست نمید بختی اطاعت میسر نمی آید مولا اینند باید به

نی که هر دم نغمه آرائی کند / فی الحقیقت از دم نانی کند / بی قنای خوش و بی جذبی نی  
کی حریم وصل را محرم شوی / تو مباش اصل کمال نیست پس / تو در آن گم شو بال نیست پس  
مبتدئیکه ابتدا با قاعده کثرت ذکر میکند و شوق و خطبه پیدا میشود و حال آنکه اندکی از نگاه بی نیای  
رسو می آید خوشا نصیبش که متطور نظر الطغش باشد و مشارالیه فاذا ذکر و ذکرم کرد و آنچه قدری  
ست که بایشان مبذول میشود و طاعت هم بر دو قسم است یکی طاعت بقدر توان سایش نفسی و  
دیگری خالصه تقاضای مخلصی که مالش وصال بزد و بیال و دیدار کردگار لایزال است و طاعت  
آسایشی آنکه بدین خیال عبادت کند که از عذاب و دوزخ نجات یابد نعمت جنت بدست آید  
مطلبان مخلص را ازین عذاب و آسایش سر و کاری نیست و از دوزخ و جنت کاری نه جز نقد  
اخلاص که بی همه چیز ندانند و از دوزخ و آسایش نفیم را بشیر می نهند اگر چه ایشان در عالم ظاهر  
پریشان و متروک و حیران می مانند که باطن از ذوق دیدار جمال بی مثال خوشوقت اند و بلند

دایم از آنکه از این فقره اندوخته و باز در جمع























هم گل و هم رنگ و هم بوی تویی به رخت بیرون کن این ملک و بی به اینهمه کیفیات و تجلیات  
 در آن حالت حاصل آید که از دست نفس ملائمت بهائی باید و بروی غالب یاریب معاش شود و کار کرد  
 و جبابات ظلمانی دور افتد چنانکه حضرت شاه شرف الدین بهاری در مکتوب پنجم میفرماید  
 که طالب راه بر چه افتاده است نفس کا فر افتاده است و بد آنچه این نفس کا فر از راه بر خیزد طالب  
 فرض عین است حکم حال چه کعبه چه تیغانه و چه ستاره چه زمار چه صومعه چه خرابات هر چه مثل این شود  
 همه زینجا بود است این غفلت عادت را به جز از گفته ایشانست در تبذره که خیال معشوقه

زلفش بطیوان گویند عقل خطاست اگر کعبه و بوی ندارد کیش است | بابوی وصال کنش کعبه است

حدیث کار افتادگان دیگرست و کار اهل غایت و غفلت دیگر هر چه حق ایشان گفته اند و گویند همه از غفلت  
 خودست و منت خداوند با طالبان خود همچین گفته است انشی و شاه مجاهد زرقدری و در مکتوبی  
 میفرماید صوفی آن بود که نه بود و در هر که این بود صوفی بود و بوزنش شریعت صوفی شود و هر که صوفی  
 است قدم از دایره متابعت رسول صلی الله علیه و سلم بیرون نخواهد نهاد و بود و در آنکه حال کامی  
 کند با خوابی کار غلامی به اتسی و الحال اگر کسی خلوت شرعی کند و گوید که من قلندرم باید گفت که تو  
 ملحدی و قلندرنه بلکه حشوی بندهی چنانچه در نجات بیان این مذهب است و اگر این اعتبار گوید  
 که در سلسله قلندریه مریدم رواست هر چند این راوت نیز صحیح نیست که مریدان باشند که تابع سیر خود بود  
 چون از ایشان هیچ ریاضت و مجاهدت و روش پیران مودی نمیشود پس ایشان را بجهل اندک گویند  
 و بنام کنند که یونانی چند چون یدان فیلان بی طریق و خلا شرع و سیر سلیم بود و هستند و خواهند بود پس این  
 را عیب کون خالی از نادانی و حسد بی الصانیت بعضی از ایشان را خلق بیهوده از جهت زمریت بلکه عذر میکنند

بیرایه نشسته  
 قطب عالم  
 سر زینبی محبوب  
 علوی و بی بی از  
 محوی و جواد  
 بیاض طاهر  
 نور خدا و صمد  
 عبدالله و کا  
 یکناف و مکر  
 اعظم و قضا و  
 العلوی و السفلی  
 الاقطاب المذکوره  
 کافوا کلهم مامون  
 بقطب المسما  
 رحمه الله علیه  
 فی قطب عالم  
 قطب عالم کی است  
 و نام او احمد است  
 است سکن در سواد  
 اعظم فیض ادر آسمان  
 و زمین است و قطب عالم  
 بنام ایشانست و قطب عالم  
 این هم در مکتوب هجدهم  
 آورده ای و بگوید  
 که گویا قطب عالم

۱- کونانی چند چون یدان فیلان بی طریق و خلا شرع و سیر سلیم بود و هستند و خواهند بود پس این را عیب کون خالی از نادانی و حسد بی الصانیت بعضی از ایشان را خلق بیهوده از جهت زمریت بلکه عذر میکنند







که همه و توان خواندشان همک  
قوی بازوانند کوتاه دست  
که آشفته در مجلس خرقه سوز  
پریشیده عقل و پراننده هوش  
سمندر چه داند عذاب الحریق  
غریزان پوشیده از چشم خلق  
نه چون ماسیه کار رزق رزند  
نه مردم کلین استخوانند پوست  
نه دزد بر سر نه دله زنده است  
چون فانی بخود بر نه بنده پاس  
یک جرعه تا شعله صور مست

ز یاد ملک بخون ملک نازمند  
خردمند و شیدا و همشیا رست  
نه سودا خودشان پرده کس  
ز قول نصیحت گر آکنده گوش  
تهدیدست مردان پر حوصله  
نه ز نار و آرائی پوشیده و لوق  
بجو دسر فرو برده همچون صدف  
نه بر صورتی جان معنی در پوست  
اگر ژاله هر قطره در شدی  
که حکم رو پای چنین نه جاع  
بستغ از غرض بزرگ نه خفاک

شب دروز چون دزد مردم مند  
که آسوده در گوشه خرقه دوز  
نه در گنج تو سیدشان جای کس  
بد ریا نخواهد شدن بط غرق  
بیایان نوردان در قافله  
پد از میوه و سایه در چون نه  
نه مانند دریا بر آورد و کعبه  
نه سلطان خریدار هر بنده است  
چون خر مهره باز از نو پر شدی  
حریفان خلوت سر می است  
که برهنه عشق آبلبنه است سنگ

سرستان خمخانه ازل ساعداً شامان باوه لم نزل که جامه دل ایشان از شراب عشق آلوده لبز و حارث  
مقالات ایشان شوق انگیز حافظ گوید و درای طاعت و دیوانگان زما مطلب و کشیج سبب  
ما عاقلی گنه دانست و اس هر آنچه از ما آید طاعت و دیوانگان است زیرا که شیخ مذہب ما عاقلی  
را گنه دانسته است و یکی پیش شوریده حالی نبشت و که دوزخ تمنای کنی یا بهشت و به گفتا  
مپرس از من این ماجر را پسندیدم آنچه بپسند مرا با این غلبه عشق است که رضا جوئی شوق  
بهر حال ملاحظه و در شان ایشان حق تعالی فرماید ان لا یراد فی نعیم خوشحال آن مومنین

[illegible]

بگویند که خود ندانم . عاقلانم . غلبه بر من می کند . فواید بسیار . و در شب طبع السلام







مردم دیده ما جز بر خست نماند نیست  
 اشکم احرام طواف حرمت می بندد  
 بشته دامن قفس باد چو مرغ وحشی  
 عاشق مفاسد اگر قلابش کرد و تشار  
 عاقبت دست بران سر بلندیش برسد  
 از روان بخشی عیسی از نغم پیش تو دم  
 منک از آتش سودا س تو آبی از نغم  
 روز اول که سر زلفت تو دیدم گفتم  
 سر بپند تو تنه دل حافظ راست

دل بگشسته مانم ترا ذاکر نیست  
 گرچه از خون دل آتش می طایر نیست  
 طایر سدره اگر در طلبت یاب نیست  
 ملکش غیب که در نقد روان در نیست  
 بهر که در طلبت هست او قاضی نیست  
 زانکه در روح فزای چو دم قیامت نیست  
 کی توان گفت که بدین غم صابر نیست  
 که پریشانی این سلسله را آخر نیست  
 کیست آنکس که بپند تو در خاطر نیست

پس تصریح لفظی آن لفاظ چهارگرو و مذکور بالا یعنی عاشقان - و طالبان - و دیوانگان  
 و خادمان از مصطلحات صوفیه صافیة رضوان اللہ تعالیٰ عنہم جمعین بحسن اختتام رسید  
 و آنکه ازین چهار گروه شبها برآمده اند پس طولانی تفصیلش درین مختصر کنجای ندارد  
 لہذا بر شجرات اکتفا نموده شد و حضرت سید اجل و حضرت مولانا حسام الدین سلامتی  
 و حضرت شیخ محمد حنبذہ بدایونی و حضرت قاضی شہاب پر کالہ آتش و جسم جمیعین  
 از خلفاء اجل حضرت قطب لمدار بوده اند و از ایشان ہم سلسلہ بیعت و خلافت  
 و مشایخ ہند نافذ است چنانچہ ذکر شان حسب موقع در رسالہ مذکورہ خواہد شد  
 و درین جا مختصر تہ حالات حضرت سید بیع الدین قطب لاقطاب قطب لمدار قدس و ہشتاد و

اسے عزیز و محبوب ہونا  
 علیہ السلام خط اشارہ  
 بود قوت مردمان رویت  
 منہ یوسف علیہ السلام بود  
 چون کسیکہ رویت بابا  
 نعلانی دیدہ باشد و جامع  
 خور و درین چہ شب است  
 امانتانی حباب است  
 بلکہ بانی کبریا  
 غرض از ذکر باری  
 ہم از سال و بی بی بی  
 ایک ہفت روزہ سال کردہ  
 است کہ از زبان انان  
 کہ است از دست  
 بلکہ از شجرہ و ہفتی



فصل چهارم در ذکر حضرت سلطان العارفین قدوة الکاملین زبدة الواصلین سید  
بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سره

بدانکه نام نامی حضرت سید بدیع الدین لقب قطب المدار عرف شاه ماکینیت  
الوتراب است قطب المدار منجی است حلیل القدر و لیکه این عالمی تبت  
سد او واسطه انتظام عالم و مرجع اولیاء و انبیاء صاحب نصرت میشود  
و در انقطاب الاقطاب قطب العالم قطب الارشاد و قطب  
کبر قطب اکبر هم می گویند حضرت قاضی محمود کنتوری قدس سره  
در رساله حالیه میفرماید که

المدَّارُ هُوَ الرَّاسُ فِي الْعِلْمِ بِذَاتِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ بِتَعْلِيمِهِ تَعَالَى وَاسِطُهُ  
وَبِلَا وَاسِطَةٍ لِيُثْبِتَ الْمَدَارِيَّةَ الْقُطْبِ الْمَدَّارُ الَّذِي هُوَ عَوْتُ  
الْأَعْظَمُ نَظِيرًا لِمَا تَرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِعَظَائِهِ  
الْمَدَارِيَّةِ مِنْ خَزَائِنِهِ كَمَا أَعْطَى اللَّهُ تَعَالَى الْمَدَارِيَّةَ لِرَسُولِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ سَائِلُ مَا الْمَدَّارُ يُجَابُ لَهُ الْمَدَّارُ الْقَلْبُ وَالْقَلْبُ هِيَ  
الْأَصْلُ لِيُثْبِتَ الْحُكْمَ بِهِ وَكَانَ الْمَدَّارُ الْأَصْلُ هُوَ مَا دَارَ إِلَيْهِ  
وَجُودَ الْأَشْيَاءِ كَمَا بَدَأَ مِنْهُ إِذَا الْمَدَّارُ هُوَ الْعِلَّةُ لِيُثْبِتَ الْحُكْمَ  
بِهِ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ بِشَيْءٍ عِنْدَ الشَّيْءِ مَا دَارَ الْأَشْيَاءُ إِلَى هُوَ عِلَّةٌ

مقدار عارفان در بیان  
چون عارفان در بیان  
بسیار عالمی که مقرران را  
که خدا را عارفان میفرمایند  
است این عالمی تبت  
فوقین می گویند که  
بازند که در بیان سلطان  
مذکره است

درست است که  
می دانند که این قطب  
من ذالک که در بیان  
نهایت و ما که در بیان  
غیب باشد در بیان  
بسیار عالمی که مقرران را  
که خدا را عارفان میفرمایند  
است این عالمی تبت  
فوقین می گویند که  
بازند که در بیان سلطان  
مذکره است

در بیان عالمی که مقرران را  
که خدا را عارفان میفرمایند  
است این عالمی تبت  
فوقین می گویند که  
بازند که در بیان سلطان  
مذکره است



لَمَّا وَالْعِلَّةُ هُوَ الْأَصْلُ لِثَبُوتِ الْحُكْمِ بِهَا وَإِذَا الْمَدَارُ أَصْلُ  
 الْحُكْمِ وَهُوَ نَوْعَانِ مَدَارُ أَصْلٍ حَقِيقِي بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِي الْمَطْلُوعُ مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ  
 وَمَدَارُ أَصْلٍ يَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ لَعْنِ الْوُجُوهِ فَالْمَدَارُ الْأَصْلُ  
 الْحَقِيقِي بِنَفْسِهِ الْمَطْلُوعُ مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ لَهُ وَمَدَارِيَّةُ الْحَقِيقِيَّةُ الدَّائِمَةُ  
 غَيْرُ الْمُنْتَاهِيَّةِ وَهُوَ الدَّائِمَةُ الْحَقِيقِي الَّذِي هُوَ جَوْهَرٌ بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِي  
 بِوَحْدَةِ الْأَحَدِيَّةِ الْحَقِيقِيَّةِ الْمَطْلُوعَةِ الْغَيْرِ الْمُنْتَاهِيَّةِ بِسَيْطَرِهِ  
 وَمَدَارُ أَصْلٍ مُسْتَقِلٌّ قَائِمٌ بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِي الْمَطْلُوعِ الْغَيْرِ الْمُنْتَاهِي  
 وَاحِدٌ بِصِفَاتِهِ الْحَقِيقِيَّةِ الدَّائِمَةِ الشُّبُوحِيَّةِ الْمَطْلُوعِ الْغَيْرِ الْمُنْتَاهِيَّةِ  
 وَالْإِضَافِيَّةِ وَصِفَاتِيَّةِ السَّلْبِيَّةِ الْحَقِيقِيَّةِ وَالْإِضَافِيَّةِ وَهُوَ دَائِمٌ تَعَالَى مَدَارُ الْمَلَكَةِ  
 الَّذِي هُوَ أَصْلُ الْأَصْلِ الْمُوصُوفُ بِالْمَدَارِ الْأَصْلِيَّةِ الْحَقِيقِيَّةِ بِنَفْسِهِ  
 الْحَقِيقِي وَالْمَدَارُ الْأَصْلُ الَّذِي يَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى مَدَارًا أَصْلًا مُصَدَّرًا مَادَّةً  
 بِعَطَاءِ الْمَدَارِ مِنْ خَزَائِنِهِ بِالْفَرَعِيَّةِ الْإِضَافِيَّةِ مِنْ نَفْسِهِ الْحَقِيقِي الْمَدَارِ  
 الْأَصْلُ بِنَفْسِهِ هُوَ وَكَأَنَّ الْإِنْسَانَ الْكَامِلَ فَالْمَدَارُ الْأَصْلُ الْحَقِيقِي بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِي  
 الْمَطْلُوعُ مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ الْمَدَارُ الْأَصْلُ وَالْأَصْلُ وَالْأَصْلُ وَالْأَصْلُ وَالْأَصْلُ وَالْأَصْلُ  
 الْكُلُّ وَالرُّوحُ مَدَارُ مُصَدَّرُ أَصْلٍ كُلِّ مَنْ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّهِ يُصَدِّدُهُ اللَّهُ تَعَالَى  
 بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِي الْمَطْلُوعِ الَّذِي مِنْ عِلْمِ نَفْسِ الْحَقِيقِي الْمَطْلُوعِ يَقُولُهُ تَعَالَى

هذا هو المدار الأول  
 وهو الأصل الحقيقي  
 وهو النوعان مدار أصل حقيقي بنفسه  
 والمدار الذي يجعل الله تعالى من لعن الوجوه  
 فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه المطلق من كل الوجوه  
 له ومداريته الحقيقية الدائمة  
 غير المنتهية وهو الدائم الحقيقي الذي هو جوهر  
 بنفسه الحقيقي  
 بوحدة الأحدية الحقيقية المطلقة الغير المنتهية بسيطره  
 ومدار أصل مستقل قائم بنفسه الحقيقي المطلق الغير المنتهية  
 واحد بصفاته الحقيقية الدائمة الشبوحية المطلق الغير المنتهية  
 والإضافية وصفاتية السلبية الحقيقية والإضافية وهو دائم تعالى مدار الملكة  
 الذي هو أصل الأصل الموصوف بالمدار الأصلية الحقيقية بنفسه  
 الحقيقي والمدار الأصل الذي يجعل الله تعالى مداراً أصلاً مصدراً مادة  
 بعطاء المدار من خزائنه بالفرعية الإضافية من نفسه الحقيقي المدار  
 الأصل بنفسه هو وكأن الإنسان الكامل فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه الحقيقي  
 المطلق من كل الوجوه المدار الأصل والأصل والأصل والأصل والأصل والأصل  
 الكل والروح مدار مصدراً أصل كل من أمر الله تعالى كما أمر الله تعالى  
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم قتل الروح من أمر ربّه يصدده الله تعالى  
 بنفسه الحقيقي المطلق الذي من علم نفس الحقيقي المطلق بقوله تعالى

هذا هو المدار الثاني  
 وهو الأصل الحقيقي  
 وهو النوعان مدار أصل حقيقي بنفسه  
 والمدار الذي يجعل الله تعالى من لعن الوجوه  
 فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه المطلق من كل الوجوه  
 له ومداريته الحقيقية الدائمة  
 غير المنتهية وهو الدائم الحقيقي الذي هو جوهر  
 بنفسه الحقيقي  
 بوحدة الأحدية الحقيقية المطلقة الغير المنتهية بسيطره  
 ومدار أصل مستقل قائم بنفسه الحقيقي المطلق الغير المنتهية  
 واحد بصفاته الحقيقية الدائمة الشبوحية المطلق الغير المنتهية  
 والإضافية وصفاتية السلبية الحقيقية والإضافية وهو دائم تعالى مدار الملكة  
 الذي هو أصل الأصل الموصوف بالمدار الأصلية الحقيقية بنفسه  
 الحقيقي والمدار الأصل الذي يجعل الله تعالى مداراً أصلاً مصدراً مادة  
 بعطاء المدار من خزائنه بالفرعية الإضافية من نفسه الحقيقي المدار  
 الأصل بنفسه هو وكأن الإنسان الكامل فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه الحقيقي  
 المطلق من كل الوجوه المدار الأصل والأصل والأصل والأصل والأصل والأصل  
 الكل والروح مدار مصدراً أصل كل من أمر الله تعالى كما أمر الله تعالى  
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم قتل الروح من أمر ربّه يصدده الله تعالى  
 بنفسه الحقيقي المطلق الذي من علم نفس الحقيقي المطلق بقوله تعالى

هذا هو المدار الثالث  
 وهو الأصل الحقيقي  
 وهو النوعان مدار أصل حقيقي بنفسه  
 والمدار الذي يجعل الله تعالى من لعن الوجوه  
 فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه المطلق من كل الوجوه  
 له ومداريته الحقيقية الدائمة  
 غير المنتهية وهو الدائم الحقيقي الذي هو جوهر  
 بنفسه الحقيقي  
 بوحدة الأحدية الحقيقية المطلقة الغير المنتهية بسيطره  
 ومدار أصل مستقل قائم بنفسه الحقيقي المطلق الغير المنتهية  
 واحد بصفاته الحقيقية الدائمة الشبوحية المطلق الغير المنتهية  
 والإضافية وصفاتية السلبية الحقيقية والإضافية وهو دائم تعالى مدار الملكة  
 الذي هو أصل الأصل الموصوف بالمدار الأصلية الحقيقية بنفسه  
 الحقيقي والمدار الأصل الذي يجعل الله تعالى مداراً أصلاً مصدراً مادة  
 بعطاء المدار من خزائنه بالفرعية الإضافية من نفسه الحقيقي المدار  
 الأصل بنفسه هو وكأن الإنسان الكامل فالمدار الأصل الحقيقي بنفسه الحقيقي  
 المطلق من كل الوجوه المدار الأصل والأصل والأصل والأصل والأصل والأصل  
 الكل والروح مدار مصدراً أصل كل من أمر الله تعالى كما أمر الله تعالى  
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم قتل الروح من أمر ربّه يصدده الله تعالى  
 بنفسه الحقيقي المطلق الذي من علم نفس الحقيقي المطلق بقوله تعالى



درود بر ائمه اهل بیت  
 و علی بن ابی طالب  
 و حسن و حسین  
 و زین العابدین  
 و محمد باقر  
 و سید الشهدا  
 و ائمه اطهار  
 علیهم السلام  
 آمین

وَفُتِحَتْ فِيهِ مِنْ رُوحِ هُوْرٍ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ رُوحُ  
 الْكُلِّ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ  
 نُورِي وَأَظْهَرُهُ بِلَا مَادَّةٍ وَمَدَّةٍ فِي الْخَبْرَاتِ خَيْرًا لَمْ يَخْتَارْهُ بَعْطَاءُ  
 الْإِخْتِيَارِ الْفَرَعِ مِنْ نَفْسِهِ الْمُخْتَارِ الْحَقِيقِيِّ الْأَصْلِ وَجَعَلَهُ مَدَّ أُرْعَلَةٍ أَصْلًا  
 مَصْدَرًا مَادَّةٍ بِصَدُورِ كُلِّ الْمَخْلُوقَاتِ مِنْهُ هُوَعُوثُ الْأَعْظَمِ أَصْدَرُهُ تَعَالَى  
 وَهُوَ أَيْضًا أَحَدٌ بِذَاتِهِ الْفَرَعِيِّ الْإِضَافِيِّ تَعَالَى الْأَحَدِيَّةِ الْفَرَعِيَّةِ الْإِصَافِيَّةِ  
 أَحَدِيَّةِ ذَاتِهِ الْأَحَدِ الْحَقِيقِيِّ الَّذِي هُوَ أَصْلُ الْأَصْلِ بِمَا أَخْبَرَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 أَنَا أَحْمَدُ بِلَا مِيمٍ وَاحِدٍ بِصِفَاتِهِ مِنْهُ بِهِ وَهُوَ رُوحُ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ الْمُؤْمِنِ الْمُسْلِمِ  
 الْكَارِفِ الْمُوَحِّدِ الْحَبِيبِ الْعَاشِقِ الْمُعْشَرِ الْوَلِيِّ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ قُطْبَ الْوَلَايَةِ  
 ثُمَّ قُطْبَ الْأَرْضِ ثُمَّ قُطْبَ الْأَبَدِ أَلِ ثُمَّ قُطْبَ الْأَوْتَادِ ثُمَّ قُطْبَ الْعَالَمِ ثُمَّ  
 قُطْبَ الْأَقْطَابِ ثُمَّ قُطْبَ مَدَارِ هُوَعُوثِ الْأَعْظَمِ ثُمَّ النَّبِيِّ ثُمَّ الرَّسُولِ ثُمَّ  
 أُولَوِ الْغَرَمِ ثُمَّ اخْتَارَهُ مَصْدَرُ الْمَدَارِ الْمَادَّةِ لِكُلِّ الْأَرْوَاحِ وَهُوَ رُوحُ  
 الْقُطْبِ الْمَدَارِ الَّذِي هُوَ وَلِيُّ الْمَطْلُوقِ نَظِيرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُوَ  
 حَقِيقَةُ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَالْحَقِيقَةُ الْمُتَعَدَّةُ لَا تَعْدُ وَافِقًا بِاتِّفَاقِ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ  
 هُوَ الْمَدَارُ الْأَصْلُ الْمَجْعُولُ لِمَصْدَرِ الْمَادَّةِ لِتَخْلِيْقِ كُلِّ مَخْلُوقَاتِ الْعَالَمِ قَائِمٌ  
 هُوَ مَدَارُ الْمَدَارِ وَأَصْلُ الْأَصْلِ بِنَفْسِهِ الْحَقِيقِيِّ الَّذِي هُوَ غَيْرُ الْمَجْعُولِ  
 وَهَذَا الْمَدَارُ الْأَصْلُ الْمَجْعُولُ مَدَارُ أَصْلِ مَا مَصْدَرُ مَادَّةٍ فِي كُلِّ

درود بر ائمه اهل بیت  
 و علی بن ابی طالب  
 و حسن و حسین  
 و زین العابدین  
 و محمد باقر  
 و سید الشهدا  
 و ائمه اطهار  
 علیهم السلام  
 آمین

درود بر ائمه اهل بیت  
 و علی بن ابی طالب  
 و حسن و حسین  
 و زین العابدین  
 و محمد باقر  
 و سید الشهدا  
 و ائمه اطهار  
 علیهم السلام  
 آمین



العالم فهذا الروح المداد أول المخلوقات بقوله عليه السلام أول ما  
خلق ربي هو روح الإنسان الكلي وروح القطب والمدار الغوث الأعظم  
هو مظهر ذات الله تعالى نظير النبي صلى الله عليه وسلم وإن سمي باسماء  
شي كما قال أول ما خلق الله العقل وأول ما خلق الله القلم وأول ما  
خلق الله العشق وأول ما خلق الله ربي وهذا الاسماء كلها اسماء الروح  
وأخبر الله تعالى في آية أخرى في حق الخواص وأخص الخواص ويلقى الروح  
عن أمره بالروح الأعظم من أمره النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ليلة المعراج  
وهو الروح الأعظم قد سمي صفة ذات الله تعالى قديم غير مخلوق فالقاء  
هذه الروح للخواص بل أخص الخواص والروح من حيث إله الروح واحد  
لأنه حقيقة والحقيقة مبدئ ولا تعدو فيها بل روح كل مخلوقات العالم  
قد سمي أصلي وكل والله تعالى أصل الأصل وعند الحكماء كل لكل  
وعند الصوفاء لا يطلق على الله لفظ الكل والبعض فالروح إذا أضيف  
إلى الله خاصة من غير إضافة إلى شيء يقال له الروح الأعظم القدسي  
وهو صفة عن قديم غير مخلوق وصفة ذاته تعالى وإذا أضيف إلى  
الإنسان يقال الروح الإنسان وحين سئل النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
ميرالروح أمر الله تعالى له قل الروح من أمري وهي كل أفراد  
الإنسان والروح من حيث إله روح الله تعالى ونفخت فيه من روحي

ماہنامہ کا ترجمہ و تفسیر  
 انشاء اللہ تعالیٰ  
 اس سلسلہ میں  
 اہل بیت سے  
 کوئی چیز  
 الٰہی اور  
 بہت قیمتی

ماہنامہ کا ترجمہ و تفسیر  
 انشاء اللہ تعالیٰ  
 اس سلسلہ میں  
 اہل بیت سے  
 کوئی چیز  
 الٰہی اور  
 بہت قیمتی



خواص بلکہ اخص الخواص کے ہوتے ہیں اور روح اس حیثیت سے کہ وہ روح بھی واحد خواص ہوتے ہیں کہ وہ تعینت ہو اور خصوصیت نہ ہو











بسم الله الرحمن الرحيم

شده فرمود که این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المذاهب از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المذاهب را راده  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خیر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جو نپور رسیده بعیر خواب ریافت

## حضرت سید صدر الدین محمد

امامین عالم و مدرس بودند و ابتداء اسلام بدینی در تدریس میکشوند پیش سید  
 رکن الدین ساکن جو نپور گشت صاحب ملاک مسجد و خاندان بود پیش سید صدر الدین  
 بعد از حصول کمال علم و وصال پدر بوراثت تعلیم و تعلم شست آخر از راه کتب و تلمذ  
 دل بحصول علم باطن بست شبی در خواب دید مردی نورانی آمده هنگامه درس در محفل است  
 و در پیش او شسته لب لبش پیوست از راه نفس و میدان آتش در سر پا او زود و شعلات

بسم الله الرحمن الرحيم  
 این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المذاهب از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المذاهب را راده  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خیر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جو نپور رسیده بعیر خواب ریافت

بسم الله الرحمن الرحيم  
 این عزیز شایسته این طبع نازک را مگر ساخته بپاس لب خموش ماند و  
 هیچ تلفت ساعتی نگذشته بود که شایسته این بجل خسته حاضر شد و کلماتیکه شایان شان  
 فقر انباشته گفته بود از این تو پرورد و قدرت تو است حضرت قطب المذاهب از سید محمود  
 گفته نمیکند و سب بود با و باز بسپرد حضرت سیر و هدایت کرده در بلاد دهند  
 تشریف آوردند و شمار مخلوق در حلقه تبعیت و ارادت درآمد حضرت قطب المذاهب را راده  
 اجمیر کرده در شهر رسیدند و بر کوکله پاری حضرت سید جمال الدین و سید احمد را و عثمان  
 نشاندند خود بدولت جانبکاپی عثمان عزیزت تعظمت ساختند و نمیکند حضرت بکامی  
 اقبال و حصول جلال فرمودند خیر فیاضی و کرمش شتر گردید مخلوق بوق بوق بجهول تقابل  
 و تارب از هر اطراف و اکناف بخدمتش لشافت و نیز حضرت سید صدر الدین محمد لایس  
 از جو نپور رسیده بعیر خواب ریافت















و قسم آن که سلیمان در مکتب بود فون شد میر صدر جهان سیکیتی است جدش از  
 ترند و از ترقه قتل عام چنگیز خان بدلی آمد و بتدریس پرداخت پدرش نیز از علم ظاهر بهره کامل  
 داشت بچو نور علی قلمت انداخت و تعلیمی سلطان ابراهیم شاه شرقی ساخت چون سلطان  
 بسطنت رسید میر صدر جهان که مصاحب دبیرستان و خلیفه او بود و از انواع فضایل  
 بخشی کامل داشت بوزارت مقرر گشت و تمام عمر بران مسند نشست و در اول  
 حال اعتقاد و ارادت و نیت بیعت بمیر سید اشرف جهانگیر داشت فرمود نصیب او  
 پیش یکی از نوادراین طائفه است و من مامورم که او را از عربستان بهندوستان کشمیر  
 ایام سید رسول بفرج از نهاده و میر سید صدر جهان سالها در انتظار مقدم قطب المدار بود و بعد از آنکه  
 از حج معاودت فرمود و بمیر سید صدر جهان فرود قدم شاه مدار و او بخدمت عریضه و رکابی  
 فرستاد و نوشته بود که بر رعایت سلطان ابراهیم در شهر کیه قادر شاه است نمیتوانم رسید اگر حکم شود از  
 امامت و وزارت بگذرم داین راه بسر برم و رجوعش حضرت شاه نوشت مرا برای تربیت  
 جماعتی بهندوستان فرستاده اند و طومار سه داده اند که نام همه در دست خاطر جمع دار که در آن  
 صیغه تو نیز مذکور است اکنون بحال خویش در جای خود باش نزدیک است که من خود آنجا  
 بیایم و ترا بدایت نمایم بدو قل این فرود سید رحمة الله علیه هر چه از جنس رسلوک و قسمة تقطوع  
 و خزانه و خاندان داشت در کار مستحقان کرد و متعلقان را صد هزار تنگ سیاه بخشید از آن پس قایم  
 عریض میر صدر جهان بخدمت قطب المدار متوال و متوالی می آید با سنی که در نزد حضرت  
 شاه گذشت قطب المدار بچو نور رسید سر عتبه که میر صدر جهان را از بر آمدن کاپی تا در آمدن

اوراد و نظایر همگی  
 باشند و این جامه را  
 بنزد علی اویسیان  
 بماند و بسیار  
 از شایخ طریقه را در  
 اول سلوک نوبه  
 باین مقام چست  
 چنان که بوالفتاح  
 سید  
 از گمان عمومی را در خدمت  
 و بنام ابوالخیر بن محمد بن  
 در آن زمان از خدمت  
 رادرا باند اسلول  
 در آن بوده است که  
 علی الدوام او را می  
 گفتند که آنوقت بکمالی  
 تمام آن خود بکمالی  
 عظمی



بسواد شهر جو نو خبر بود چون خادم شاه پیاده حاکم را گشت و پس از غوغا پیاده مشیت زن را بصورت  
 سک یافتند اکثر اکابر سر همراه حاکم بدین شاه نشاندند میر صدر جهان یکی از ایشان بود نیمه  
 مردم بیرون خلوت شاه صفت بصفت بسته داشتند و استاد بودند اشرف خان برادر سلطان  
 این سیم شرفی و اکابر سوای میر صدر جهان با رسال عاقلی بجا رفت دخول نمودند خادمی آمد  
 و جواب آورد که درین گوشه جای چندین مردم نیست میر سید صدر جهان را دعای بوسه و آتوهایا  
 دیگران انتظار بر آمدن من بر آید چون میر که بر صفت که شله بود بر آمدند و همه با هم نشستند که بوی  
 طعام و گوشت مانع مرزبانان سخت لیکن بوی محبتی که از دل تو بر می آید بران روح نجیب غلبه  
 پس پرده برقع برافراخت میر صدر جهان خود را سجده انداخت چون سر برداشت و نظر  
 بر چهره شاه افتاد باز سر سجده نهاد شاه رخساره بوسید و گفت سید سر بردار که امروز حال هو سو  
 یافتی و قتی که تجلی بر کلیم الله علیه السلام شد روح من با او دران مقام حاضر بود کلام الهی میشنود  
 حالتیکه را نحال بر موسی صلوٰه الله علیه شاهده شد ظل آن حالت در روح تو دیده شد سیه  
 بکریه افتاد فرمود قطرات اشک تو همه در خنده اند برود که نعمت با ترا نمود آ ماده کرده ایم او موقوف  
 بوقت داشته اکنون مردم که انتظار می کشند همه را تربیت و طمسن جلوس فرمای تا من بگویم  
 میر صدر جهان پیش اشرف خان آمده از آنچه شنیده هیچ نگفت و فرمود متصل بساکنای  
 اشرف خان سایه بانها رسد میر صدر جهانی بر پا کرده فرش گشته آمدند پس قلمدار  
 بیرون آمد و بدو گشت که آراسته بود پشت تعلیم میر صدر جهان و اشرف خان و غیره از دور  
 و طمسن شدند از صد هزار آدمی پیش بود شاه برقع برافراخت جمله بسجود افتادند چون سر برداشتند

مکتوب فی حق  
 بنایند و نظم  
 غوغا نظام الدین  
 خود باین  
 است را می کنند  
 عجز ازین خود دارد  
 مکرر است  
 با کعبه چو  
 بر زمین چون  
 اگر بخود می دید  
 گشت رخ باند و حجب  
 سر حلقه اویسان  
 زمین افتادند و بیدار  
 بسیار و بی بوده  
 است در ساقین



بموقع فروخته بود پس وی کبردم آورد و آغاز حکایتی از دید با خود کرد چون بتمام رساند در آن  
 ضمن جواب مطالب و مقاصد جمیع اکابر و اباالی گفته شده بود چنین خارق عادت و نادرجله  
 بیکبار فرقیته شدند و بیفته ارادت و خدمت شاه گشتند و در یک میسر عدد جهان مرید شدند و رای آن  
 پیل و آنچه و تنگه متعلقانش بود و هر چه داشت بفقرا گذاشت و خواست که ترک کند  
 در کار بندهای خدا باشد تا خدای تعالی در کار تو باشد آنچه پادان تو در رسیده و کیم میدهند  
 در دولت بر منند و و بیم می نهند متو اصل در چون نور بخدمت شاه بود و در مینو و هر ماه یکبار شد  
 و سه روز ماندی چون شاه رحمة الله علیه رحلت کرد ناس ملین طریقه و زربارش میداشت  
 بعد از و سه سال بوصول حضرت پیر خود رسید و در زیر قدمش آمدند آتشی بالا خرد و چون ایام  
 که حضرت در کالپی شریف داشتند روزی قادر شاه بن محمود شاه که از بنا بر فیروز شاه هندی  
 بود و اراده حاضر شدن بخدمتش در سر میداشت مرشدش بوجهی منع میکرد که قنعم آنچه که راوند  
 شاه است از اینجا رفتن در نظرش کمتر خواهد شد باری بوقت نصف النهار موقع یافتن حاضر گرد  
 عمار الملک پادشاه قوم جن که بر در حجه و اقدس حاضر بود و حاکم را از اندرون نقش مخالفت کرد  
 و گفت اکنون وقت نیست بهین آفتاب از حدت بر جلال است و وقت زوال برین  
 وقت باز شوی حالا باینجناب بانیست حاکم بتکشان شامی سگالیده بهم برآمد و فرخند  
 قریب حجره رسانید و خواست که سر بالا کرده بگردد و دیوار حجره بلند شد و سبکی را گفت فیما بین  
 طولی تقاضاست حاضر کن چنانچه فیما طلبیده بروی سوار شده گریست باز دیوار حجره بلند  
 یافت در آنوقت ملکین نام را واپس شد بخدمت اقدس خبری رسانید که بهار الحکومت مانده باشد







حضرت قاضی شهاب الدین ملک العلماء بر بحث و اقراض آماده شده خصوصاً از آنجا  
اختیار نمود و بدربار سلطان مذکور خبرهای دوزخکار رسانید مگر با وجود قیوتش که سلطان میگردد  
اصلاً درین مواعده بدو ملتفت نشد و تنبیه کرامات باهلت که از آنجا بجا میسر میسر میسر  
بجای خود دل گردید و بغرض سلسله جنبانی و دو سوال نوشته بخدمتش ارسال داشت و در  
جوابش حضرت قطب لمدار مکتوبی ارقام فرمودند مکتوب شریف بمادر مقام  
شهاب الدین بمسعود دولت آبادی بدانکه کتابت او بنسب سید المرسلین سید طاهر و امیر سادات  
و نظام الدین برین درویش رسانید معلوم گشت که در کتابت آن برادر چنین باز دیده بود که از  
بیشتر مردمان چنان تسامع میشود که سید خورشید مخصوص ملاقات آن حضرت میسر میسر میسر  
سعادت این معنی رویناید و هیچ یکی مرید کس را آن در سبب نمی کشاید چگونه بود - و گمان که  
العلماء و ردة الانبیاء همین علم است که ما تحصیل کردیم با آن علم علمی بگشت این دو  
سوال را حل فرمایند آری بمادر عوام را و این اسرار خواص الوهیت بشکل است که بندگان را  
در اسرار شایان با نسبت بدانکه گوشه نشینان خانقاه عدم که میروانند و بمکرب بنفخت فیروز  
شمسوارند و در مقام قریب اند و از سایه حدوت خویش دور اند جبر را بر کاداری نمی گیرند - و  
میکایل را بغاشیه برداری نمی پذیرند ایشان بیک تنگ از هر دو عالم بیرون می آیند و بجای  
الوہیت و بعالم لامکان و نامحدود و نامتناهی و از آن بیدارند و ملائک و مقامات بعالم عجب الله  
مایشاء و یثبت محمود و مجاز نام و نشان از جمله خلایق حق تبارک و تعالی را غیر تنگ باین قوم است  
از نظر مردمان محفوظ و ستور سیدار و له صقائلین السموات و الارضین این درویش در سبب







ظاهر مشغول شدند و عمی بر سر بردند آخر الامر العلم حجاب الابرار دیدند معرفت حق درین عالم ظاهر  
 و دور از دست از آموختگی خلق را حاصل نیاید و علمیکه آن برادر راست با رنج بسیار رو کند بشمار حال  
 آید و درین ورثه کسب رنج و کد میست بهر کردار بمقام جاست از عرش تا اثری از ریاست بهشت  
 بهشتیان و دوزخ آسمان درگاه اند از صلب پدر و رحم مادر میراث یافتند و علم آدم الاله آموخت  
 ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ  
 در مقام مناجات موسی علیه السلام ایشان حاضر بودند و نود و نه بار کلام که در مقام قرب قایم بود  
 او ادنی که حق تعالی در شب معراج با محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم گفت چون نود و نه بار کلام ایشان  
 طلبیدند از محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم شنیدند و اصل مصافحه گردیدند و در حیات و ممات ایشان  
 بودند و کل را در یافتند چون آن سلطان لولا که لما خلقت الافلاك و انظمت الروبیت مقام و  
 منزلت ایشان پس بلند و دید بر این مسکینان نواخت و از خدا تعالی دعا خواست اللَّهُمَّ  
 احْبِسْنِي مِنْكُمْ كَيْتَا وَ أَمْتِنِّي مِنْكُمْ كَيْتَا وَ احْشُرْنِي فِي ذُرَّةِ الْمَسَاكِينِ بِوَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 بمعاذتہ جواب بدر بار جهان ملا حضرت حاضر شده بجلقه ارادت در آمد و از نعمت خلافت هم منتظر گردید  
 حضرت قطب المدا در اینجا چند مقام فرموده مع رفیقان جانباز سر نموده عمان غرمت  
 بجانب کنتور راجع فرمودند و در مسجد قصبه قیام در زیدند حضرت قاضی محمود در حلقه بیعت دخل شد  
 مشرف بخلافت شدند و حضرت قطب المدا در گهاطم پور قدم رنجه فرمودند و الی آنجا اولد بود  
 از آنحضرت ملتی شده چنانچه از دعای والایش دو فرزند از جنبد تولد شدند هنوز منسلش بان قصبه موجود  
 انقض بدین منوال سیرت بیستی نموده و هدایت فرموده در بلده سورت بمیرفتند که سر راه چند ای قطب  
 سوال شسته بودند حسب عادت از بنیاهم سال شدند حضرت شاه جل اوشان رحم خورده بقیاب  
 طهارت خود شخصی را از همراهیان مرحمت کردند تا چشمانش مماس ملاقی شود چنانچه سیرت توجیه

مقام بدین منوال سیرت بیستی نموده و هدایت فرموده در بلده سورت بمیرفتند که سر راه چند ای قطب  
 سوال شسته بودند حسب عادت از بنیاهم سال شدند حضرت شاه جل اوشان رحم خورده بقیاب  
 طهارت خود شخصی را از همراهیان مرحمت کردند تا چشمانش مماس ملاقی شود چنانچه سیرت توجیه



























و دیگر هم چنین حالت میداشتند که شاه ابو حامد اصفهانی از دور آمد و انداز مجلس دیده تبحر کرد و چون  
 نظر حضرت ممدوح بر روی افتاد شور و فغان از نهادش برخاست و حتی و بیابا کیش از حد در گذشت  
 حالت غشی بر روی مستولی شد و قتی که حضرت از قرار تفرغ یافت ستوش بگزفت و فرمود ای شیخ  
 چرا از حد در گذشتی حامد قدس سره بهوش آمده بپایش در افتاد حضرت ممدوح در کتف عاطفت  
 گرفته با انواع سعادت مشرف فرمود و پیوسته تصرفات بسیار از آنجناب بوقوع می آمد و اهل مراجع  
 از ذات گرامیش مستفید و کامران میشدند از آن یگانه روزگار سلسله جاریست و آن گروه بقلب و آن  
 نامیست یعنی هر که بآن سلسله توسل حبست بقلب خادمان نامیده شد و در زمره فقر اگر دهیست  
 از وی ملقب به از غوثی که به تبحر و تفرید مخصوص اند - اتمی پس بعد از وفات حضرت قطب الهدای  
 حضرات خواجگان از مریدان و خلفای خویش بعضی از ارجمندان در ممالک هندوستان به قریات  
 و قصباب و شهرات مامور گردید تا خلق را از او نشان یعنی برسد و حیات و موات ایشان بخیبر بگذرد  
 پس این انتظام را بدین طریق نظم داده و علاوه او نشان چند کسان را بمنصبی مفتخر نموده حکم دو روز دادند  
 که متواتر نگران حال شان باشند چنانچه زمانه بدین منوال بسر شد و نتیجی سعی ایشان ترقی پذیرفت  
 آخر نوبت به این رسید که به اکثر مقام پیشرویهات از صحبت ساکنان دهبه و عدم حصول علم و بلا  
 صحبت نسیر ایشان هم بمناب ساکنان دهبه گشتند جز لقب فقر باقی نماند و آنچه که معانی آراستی و تالیف  
 که از جانب حکام و الا نشان و امرای عالی و دودمان بنام حضرت قدس سره یا بنام خلفایا میریدان و  
 قدس سره بود به تفریق ایشان ماند چنانچه دوام بلا عذر حاضر آستانه اقدس شده شریک عرس یف  
 میشدند و در وقت شیکیش ایشان میکردند و حالاهم از آن اثری و نامی باقیست انهمه انقلابات  
 از رنگارنگی زمانه است چون از انقلاب زمانه حالت ایشان دیگرگون گردید پس لکنری بطریق  
 گشته بدت ملام گشتند و قتی که از او نشان استفسار نموده شود که کدام هستند میگویند که ما مدارای علم لاکه  
 جز نام چیزی نیست یعنی گدا بوزنه بازی و خرس بازی را معاش خود قرار داده نام خود را به نهادهای  
 انداز او نشان چه سر و کار اکثر عوام این ناپاکان میباید را دیده برخاندان عالیه حرفها زنند و در و طه

و این از جمله اسرار است که در این کتاب  
 در بیان اسرار و معانی است  
 و این از جمله اسرار است که در این کتاب  
 در بیان اسرار و معانی است

و این از جمله اسرار است که در این کتاب  
 در بیان اسرار و معانی است  
 و این از جمله اسرار است که در این کتاب  
 در بیان اسرار و معانی است







والله اعلم  
بما في صدورهم  
من علم  
و قد روي عن  
ابن عباس  
عن النبي  
صلى الله عليه وسلم  
ان الله  
يخلق خلقا  
في كل يوم  
مئة الف  
فمنهم  
مئة الف  
يصلون  
اليوم  
الآخر  
و منهم  
مئة الف  
يصلون  
اليوم  
الآخر  
و منهم  
مئة الف  
يصلون  
اليوم  
الآخر

عنوان نامی شایسته پارسه میان

المنابح فخر احمد مختار  
با احترام جناب شهید یح الدین  
بزرگ حضرت از خون که خاک مدفن است  
بخلق عام خلیق حبس انیان محمود  
بغیر شاه پیار که بود تادم زلیست  
بحرمت شه شاهین که بود بالکشا  
بحق حضرت بهن که هم دنیا را  
بانگ بود زهم اسب شه محمود  
پسین حضرت معروف عارف کمال  
فیض فیضانی شاه فیض الله  
بزرگ شاه پیاری که از قیام شه  
بزرگ حضرت عبد الجلیل بحر علوم  
بورع حضرت مولانا شاه نجم الدین  
بحق زهد و عبادات شاه آل حسن  
به خاکساری ابن عاصی امیر سن

بتر صاحب کونین شاه قطب مدار  
که شد بدهر ملقب باسم قطب مدار  
جلانی مرد ملک ویده اولی الابصار  
که بود حامد حق بالعشی والابکار  
بغیرت تو غریز دل صغار و کبار  
یا وج معرفه شاهین بهش بشکار  
بنودره بغیر منیر او ز نههار  
مکرم عرفانیر سپهر وقار  
بقدر حضرت عبد الجلیل ذوالمقدار  
بصدق شاه حیاتے نوید الابرار  
بیافت رتبه مستغفرین بالاسمار  
که در مجاهده مصروف بود لیل و نهار  
مبه سماء و رتبه نیر سپهر وقار  
که اسم دوست به اسب میانه شهمیر یار  
به بخش جمله مریدان شاه قطب مدار

سلسله طیفوریه مداریه

بسم الله الرحمن الرحيم

المنابح فخر احمد مختار  
بحسن خاق حسن کز قیل میلادش  
بکت پاک حبیب محبت پاک شریعت

بسم الله فخر احمد مختار  
بجو شمع شد بصره مور و انوار  
که بود عین عجم را و سبیل البصار







اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ قبر شریف پائین مزار حضرت خواجہ ازعون قدس سرہ است۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت شیخ المشائخ پیشوا سی عارفان سید شاہ پیر کے میان  
قدس سرہ از کتاب طبع ارشاد مولانا عبد الجلیل صاحب انشیں بی رحمۃ اللہ علیہ

جناب شاد پیارے کہ بود مخزن  
بروز جمعہ بوقت نماز شانزدہم  
بذکر اشہد ان لا الہ الا اللہ  
در یغ بہر حصولش فدا سر خود کرد  
نوشہ خامہ موجود در عنق والد

رضای حق چونکہ برین نوشتہ برات  
کہ بود از مہ شعبان و احب البرکات  
سفر نمود ازین خاکدان پر آفات  
خرد چو کرد سواش برای سال فات  
بیادگار با و راق دہرین ابیات

ذکر حضرت مقتدای اعز انبیا و ائمه آل محمد و سید شاه عظیمی علیہ السلام محدث از غوثی قدس سره

ایشان در مدینه را پیوریل علم نموده و سالها سال در اینجا قیام فرموده و درس علم حدیث گفته پس از آن بکنیه مراجعت کرده و بخدمت اشرف اقدس حضرت پیشوای عارفان سید شاه پیار یار میان مداری شرف نیاز حال نموده و بکلامش زمانها مانده اجازت بیعت خلافت از عنایت و الهام نصیب ایشان شد ادبی ابو ذیل فضیحا برصا حشاش فرین خوانند و بلغا بر ملاش تحسین کنند بصغری نوی خوش نوی میداشت برادر خاله راوش در دست کاری و صنایع عیدلی نداشت بر تحریرش خنده میزد که طبعش این حرکت ناگوار آمد شبی خواب اشراحت بود که مجلس مقدس حضرت سید برع الدین قطب لاقطاب قطب لمدار خود را حاضر حضرت قدس سره از کمال عاطفت مرسانه پیش خود طلبیده ارشاد کرد که ای عزیز چه میخواهی و چرا مکرر شد گفت خوشنویسی میخواهم و میجویم حضرت اقدس دستش گرفته حرفی نویسانید و گفت شاد باش خوشنویس شدی و بگرام خوش فایز گردیدی از آن تاریخ و خوش خطی لا جواب و لا ثانی شده از تحریرش عیان است که با قوت رقم خان و غیره خط نسخ کشیده و تصنیفات هم دارد و خلفا و مریدانش

قدس له  
مكة المكرمة  
درم  
فرايد  
فهم  
و استغفر  
و الحمد لله  
و الحمد لله

مذکرہ المستحقین

فانقضي عن فناه  
لا نقضي عن فناه  
فنايل فنا انقضا  
ما حسب الحاله  
بالاضافه الى  
افانقضي عن فناه

زینب الدین



بمناصب جليلة فايز گردیده چنانچه مولوی نجم الدین و غیره هر که از ایشان توسل حبه بخدا رسیده و یکی از  
واصلان حق گردیده از ایشان حکایات مشهورست تاریخ وفاتش بسبب و یک ربع الثانی ۱۲۴۲ هـ  
صاحبزاده داشت مسمی بمولوی عبدالباسط مداری صاحب خارق بود - فرارش دکن پورصل خانقاه  
وفات ایشان بتاریخ هفتم ذی قعد ۱۲۵۲ هـ

ذکر حضرت غریز دلها ساند و همین مولوی سید محمد نجم الدین ارغونی قدس سره

حکیمی حاذق بود در ریاست بحواله تصنیف طبابت مامور در احوال حال بزبان طالب علمی چند مسائل  
هم تصنیف نمود چون در ذکاوت منظر لوی عاده آن جز طول تقریر نیست انتخاب رساله که در حواشی  
تذکره اهل حقین حصه اول طبع گشته در همون ایام از اصرار بعضی احباب قلم برداشته نوشته و ادینی که بعد  
فراغ از درس مکتب نور آمد حضرات آنجا نسبت حصول شرف سعادت ملازمت مولوی عبدالجلیل  
مداری قدس سره تحریر کیا کردند گفت مرا معذور دارید زیرا چه شنیده میشود که او شان صحبت عوام پسند  
نمیکند و متوجه هم نمی شوند شاید از ملاقاتم مکرر شوند پس در آنجا رفتن چه ضرورتی دارد و وقتی باصرار  
بلایع احباب طوعا و کرها بآنجا شش حاضر گردید و قدس سره لب لبم ریز گفت غمیکه آن عزیز یار بیگنا  
و کد تمسخر تحصیل نموده از وی معرفت نفس خویش هم پیدا نیاورده تا معرفت حق حاصل گردیده و  
و بجناب رب لغت رسوخ در یافتی هر چند جل آن کوشید آخرا زین هوال سکوت و ترید و عرف عرفا  
شد فرمود شفت چندین مدت بر باد دادی و بسوالی همه فراموش نمودی از ان عالم نفی نه برداشتی  
و معرفت خدا و رسول پیدا نکردی و شمه بکده حقیقتش رسیدی و از جای باز گشت هم مطلع نشدی  
و زنجیر عشق حضرت قطب المدار در گروی نیاید حتی هیچ نکردی ازین کلام ریشه بر انداش افتاد و شک  
از دیده اش جاری گشت و اضطرابی غالب آمد که مولانا از جای برخاسته و در حجره بنده گردانیدند  
مولوی نجم الدین مضطرب الحال و نیم جان گردیدند احبابش برداشته بر خوانه اش بردند و خوابستند  
که باب طعام متوجه سازند تا در آن میان جانی آید مگر کشتگان زنجیر تسلیم را پسر زبان عیب

چنانچه در مقدمه  
از مولوی نجم الدین  
مداری قدس سره  
تذکره اهل حقین  
حصه اول طبع  
گشته در همون  
ایام از اصرار  
بعضی احباب  
قلم برداشته  
نوشته و ادینی  
که بعد فراغ  
از درس مکتب  
نور آمد حضرات  
آنجا نسبت  
حصول شرف  
سعادت ملازمت  
مولوی عبدالجلیل  
مداری قدس سره  
تحریر کیا کردند  
گفت مرا معذور  
دارید زیرا چه  
شنیده میشود  
که او شان  
صحبت عوام  
پسند نمیکند  
و متوجه هم  
نمی شوند  
شاید از ملاقاتم  
مکرر شوند  
پس در آنجا  
رفتن چه  
ضرورتی دارد  
و وقتی باصرار  
بلایع احباب  
طوعا و کرها  
بآنجا شش  
حاضر گردید  
و قدس سره  
لب لبم ریز  
گفت غمیکه  
آن عزیز یار  
بیگنا و کد  
تمسخر تحصیل  
نموده از وی  
معرفت نفس  
خویش هم پیدا  
نیاورده تا  
معرفت حق  
حاصل گردیده  
و بجناب رب  
لغت رسوخ  
در یافتی هر  
چند جل آن  
کوشید آخرا  
زین هوال سکوت  
و ترید و عرف  
عرفا شد  
فرمود شفت  
چندین مدت  
بر باد دادی  
و بسوالی همه  
فراموش نمودی  
از ان عالم  
نفی نه برداشتی  
و معرفت خدا  
و رسول پیدا  
نکردی و شمه  
بکده حقیقتش  
رسیدی و از  
جای باز گشت  
هم مطلع نشدی  
و زنجیر عشق  
حضرت قطب  
المدار در گروی  
نیاید حتی  
هیچ نکردی  
ازین کلام  
ریشه بر انداش  
افتاد و شک  
از دیده اش  
جاری گشت  
و اضطرابی  
غالب آمد که  
مولانا از جای  
برخاسته و در  
حجره بنده  
گردانیدند  
مولوی نجم  
الدین مضطرب  
الحال و نیم  
جان گردیدند  
احبابش  
برداشتند  
بر خوانه اش  
بردند و خواب  
ستند که باب  
طعام متوجه  
سازند تا در  
آن میان جانی  
آید مگر کشتگان  
زنجیر تسلیم  
را پسر زبان  
عیب







رفت ہر گ حکیم بسم الدین  
بر در جنت ارم چور سید  
گفت رضوان کشیدہ پاس الم

از سراسر کائنات و فناء و بقا  
روح پاکش بآفتاب و صفا  
محراب ابر حجاب و دور

ذکر دستگیر میان قطب دوران حضرت مرشدی و مولانی مقرب  
ذوالمنن سیب شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میان فنفوری الارغونے

خات شاه سید محمد کمال فنسوری و خلیفه اعظم مولانا شاه نجم الدین الارغونی رحمة الله علیه فنسوری  
نسباً و ارغونی طریقه و کنیه و وطن و ولادتش در سنه یک هزار و دویست و پنجاه و هشت هجری که در دی ماه  
بسین شعور رسید توجه به علم ظاهر فرمود آخر اطوار پسندیدند اشقبول نظر پدر بزرگوار آمد چون عهد  
حیالش بمات قرین شد بجایش متمکن گردید زمانها و اوقات عزیز را بسیر و سیاحت بسر فرمود و از  
بیشتر بزرگان دین ملاقی گردید پس وقتی از اوقات باور ریاست بچوپال و نق افر و رشید و محمد  
شیخ العظمی قطب الملت و الدین حضرت مولوی سید محمد نجم الدین الارغونی الممداری که یکی از قطبها  
زمانه بود شرف اندر گذشت چونکه بعضی کتب در اوائل زان جناب خوانده بود پس بحیال تلذذ و سعادتمند  
و ارجمندیش بکوشه خاطر اقدس جای داشت عاطفت مهربانه بایشان مبدول فرمود و از بیعت  
و اجازت ممتاز فرمود و خایفه بنوش ساخت و حلقه خاصانش در آورد و یکی از مخلصان و الاگشت  
ایشان عماد الدین قاسم ایل پیر سنت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم و تبع اتباع سلف صالحین  
خصوصاً بر طریقه حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب الممدار قدس سره که عمر عزیز را  
بپایندی اوقات بسر فرمود و ریاضت و مشقت شاقه بر خود اختیار نمود و از کسب حلال  
بهر روز بعد افطار روز نخل چهار یا پنج توله آرد و بخت و بزم نموده قوت خود می ساخت و گاه گاهی  
آنهم ناهمه نمیداد و در جامه خود بوی مختلف و دخته داشت از کثرت فاقه کشی چادر بر شاکت میشد  
و بر کسی از آنها نمیکرد و یاد دارم که وقتی از ترک غذا ضعف و بیطانی چنان در گرفت که بر چهار

تا جلیق و  
 به سفری  
 اند تا طبع  
 المشاغل الی  
 قایم و جل  
 حقے ہاں لیب  
 کہ اندازی  
 الی ہذا العالم

کیمیایا کریمه  
فانقدت فی نوره  
البدن و خفیه  
اشقی و الخیر  
الذی فی قلب  
راجع الی القلب  
و القلب عند  
عباده من الخیر  
ربانیه نوره



چنان ظاهر میگشت که عنقریب هلاک خواهد شد نسبت به این حالت بر او شان طاری ماند اما  
آمد و رفت موقوف به فرمود پس رفته رفته خود بخود در جسدش قوتی و بروی مبارکش رونقی پدید آمد  
و چنان قوت حاصل گشت که ظاهر توانایان را با شدنی الحقیقت حسن مخلوق دیگرست و حسن ریاضت  
و دیگر قوت ریاضت دیگرست و قوتی غرم جانب شمال فرموده و بر مکان شیخ ارادت الهیه بوضع  
مونی پورگی اند پرگنه نان پاره ضلع بهر سطح که مرید ایشان است رفته قیام در زرد و از شیخ مذکور ارشاد  
کرد میخواستیم که خبر تو کس از اولادت یا غیری دعوت نمند و بشیم طعامی بنیاد گفت انشاء الله  
همین خواهد شد شیخ چون که کثیر الاولاد است در شش چهل کس یا از آید از چهل اند عمرش از صد سال تجاوز  
کرده کمال محتاط و حقایق و معارف آگاه در آن زمان بخانه شیخ مذکور گامی بود که بوقت صبح  
یک پاوشیر میداد همون قدر وی را کفایت میکرد از رسیدن ایشان به خاطر خوش متفعل گردید  
که پیر ما بر پاره نان خشک قناعت دارد و نفس بدیشم از شیریه شود و اقضای غیرت نیست که  
چنان پسندیده آید پس به پیر خوش متوجه شد و گفت که برو شیر از گاومیش بوقت شام و دوشیده از  
وسه گفت که از غرضه دو سال بخیر یک وقت شیر نمیدهد چگونه بدست خواهد آمد گفت بمن قدوم  
از دم حفر تم شیر خواهد داد و چنانچه یک پاوشیر بداد و تا قیام ایشان بمن و بطره داشت شیخ پیشکش نمود  
بسیار مخطوط شده منظور داشت و پیاله بدست گرفته شکرانه حق جل و علا بجا آورد و افطار کرد و بوقت  
لبن افضل ترین طعام است و از آن تاریخ آن پاره نان را هم ترک داد و فرمود چرا بر چنین عذقیه پس  
لطیف قناعت نکند و بعد از او قیل و دیر هم حریص شوم سه ماه متواتر در انجا قیام و زید روزی از شیخ  
ارادت الهیه گفت که گاه و تر شام قوی تر اند یا آن غرضه و غذای شان چیست گفت از من بقوت  
قوی و بجفا کشی مشاق تر و غذا س او شان گاه و برگ درختان و غیره گفت شما پلا و قوربا  
میخورید و روز و شب به آسایش گذارید و بقوت حیوانی از ایشان کم است یا اگر انسان هم تحریر  
در دوزخ و از مردمان بگریزد و برگ درختان قناعت کند چه خوش باشد که از بار منت خلق بریدن  
نگفت و مخرج شده راه صحرا پیش گرفت و بکوه و باغی رسید و غایت همتی معانیه

قال فی فیض الروح  
نور الشان طفل  
هو الذی اراد  
الهدی تعالی بفرقه  
سبکدینک  
من الروح  
فصل فی شرح  
تذکره اهل بیت

از و در آنجا  
بسیار از شیخ



فرموده پس از آن تاحیات بجای قراری نگرفته و مکانی نمیبندید و هر که از قیام گاهش پرسیدی رشاد  
کردی که درین عالم قیام نیست بی شبانی و ناپایداری وی هرگز اناست بروی آشکار است بی ثبات  
چه ثبات گیرد ویر ناپایداری چه پایداری پزیر و چنانکه مثل حضرت عیسی علیه السلام حضرت قطب مدار است  
طول عمر شریف خویشی نساخته و مکانی اختیار نه فرموده ایشان گاهی اوقات مبارک در آن محل  
کیفیتش چنان بود که بعد نصف شب طهارت نموده بر مسلمی نشستند و بیا و حق تا نماز فجر معروض  
می ماندند و بعد از آن نماز و اورا و چندی تلاوت قرآن مجید می نمودند و بعد تا همون وقت به همون مصنون  
آیات شریف مستغرق می بودند و بر بسته و راز شده خواب نمی فرمودند و شست و شوی می کردند  
و در آخر ایام نوم هم منقطع گردیده بود و آن حالت هم نمانده و غفلت نوزیده و هر که بخندش رسیدی حقائق  
معروف خبر دادی و با مذاق گردانیدی و نیز حضرت قبله و کعبه را اجازت از پدر خود سید شاه محمد کمال می دادی  
و او شان را از سید محمد شریف و او شان را از سید شاه چاند طبقاتی و او شان را از سید شاه امام الدین  
و او شان را از سید محمد الحق و او شان را از سید شاه علاء الدین و او شان را از سید شاه اولیا و او شان را  
از سید شاه نعمی ملا و او شان را از حضرت تاجیه سید ابراهیم و او شان را از سید ابوالحسن تاجیه منظور  
فرموده شریف بهادر پور متصل موضع سوتا مزرعه موضع بجولی برگزیده مسوان ضلع سیتا پور از بسوان ده کرده خا  
مشرق و گوشه شمال و بتاریخ ۹ شعبان المعظم روز دوشنبه ۱۲۹۰ هجری وفات یافت

ذکر جامع غلام صوری و معین زین مولانا مولوی سید محمد حسن ابن  
سید شاہ آغوان نضوری الممداری و خلیفہ اعظم حضرت مولانی  
و مرشدی شاہ اچھے میان قدس سرہ

ایشان چند کتب ابتدا سے از والد مرحوم خواندہ بعد وفاتش بعالم طالب علمی عبد ربہ اسلامیہ  
میان صاحب واقع سکون ضلع رای بریلی رسیدہ جو غ بمولوی نور احمد ساکن قصبہ سپرہ موضع کچھو  
رحالہ ملک پنجاب تلمیذ مولوی احمد حسن مرحوم صوفی کانیوری و ایشان تلمیذ مولوی لطف اللہ رحمہ

[illegible]



مدرس مدرسه سلون آورد و چند روزی بعد متشخص تحصیل علم نموده از اتفاقات طالب علم  
 به شاهجهان پور رسیده به محمد علی میان و مولوی محمد ريسان شاهجهان پور و مولوی سيف الرحمن  
 پشاورى سلسله تعليم آغاز نهاد سالها از ایشان تحصیل علم نموده بحالت طالب علمى شاهجهان پور  
 عزت دلی رفته از مولوی عبدالحییل پشاورى مدرس علی مدرسه تحفوری واقع دلی غار  
 کرد بعد انقضای چند ایام بکدرسته امینیه توجیه ساخته از مولوی انور شاه کشمیری و مولوی ضیاء الحق  
 دیوبندی بقیه کتب و نیات تحصیل نموده فراغت یافت و پسندید احوال نمود و یاد دارم که شبی بجام  
 طالب علمى عزیزم کوریا بودیم و با هم گفتگوی میکردیم که ذکر صوفیه کرام میمان آمد و شمری از  
 حقایق معارف میخواندم گفت ذکر صوفیان کردن و این سخنهای موهوم شان عقیدت داشتن  
 خلاف دانایست اقوال و ادله ایشان اعتماد را شاید و مضمونی بدینهم ندانم چونکه عزیز سلسله  
 معقولی بود پس علم متکلمین و صحبت این فرقه هوش و حواس را دور گرفته بود از گفتگویم بکسر طول  
 تقریر اثری نشد از انجا برخاستم و سخن خانه درآمد و میگفتم که ای حق حیل و علایم برای تحصیل  
 علم این عزیز محض بهدائش و بهنموی مخلوق است نه فیالالت و کمالی که اشک از دیده چلین  
 گرفت بامدادان بخدمت شیخ الطریقیت بر بان حقیقت خویش حاضر شدم و چندى اشته مایم  
 مخاطب شده و مود که ملالت عیسیت و باعث اندرگی چه حالت مولوی سلمه عرض کردم فرمود  
 که او را بسیار زردش رسیدم بگو خاطر خوش میگفتم که بیان نه شود که میاکانه از حضرت اقدس متکلم کرد  
 و تقریری پیش آورد و باعث کلفت خاطر مبارکش باشد زیرا چه حفظ مراتب و ادب ایشان این  
 چه دانند لاچار حسب الامر و مولوی را بخدمتش رسانیدم چون پیش وی قدس سره نشست  
 بر چارپائی که قریب افتاده بود دستی بزد و از وی گریهای خور و خورد که بصورت گوناگون بودند  
 در افتادند و فرمودند که ایشان را زرد و محاصره کن تا از اختیار تو بیرون نشوند و از مایهیت کلی  
 و کیفیت و کمیت کماهی هر یک مطلع کن و بگو که از چند عرصه ایشان در نیجای می باشند و چه میجویند  
 چه میگویند و در طوبیت در ایشان از کجاست و بر چه هر یک نظری فلن و بین که دل

بگویند از ایشان  
 این و آن  
 معنی کار از  
 و غایت  
 بصلی و بکبر و عین  
 در ذکر و امتیاز  
 این و آن  
 سخن از خود  
 سخن از خود  
 این و آن  
 این و آن



زمن و اعضا می باید و واقع شده اند و مکان ایشان کجاست و از آن زمان که ایشان می بودند گرفته اند چه طور می نمایند ازین سوال جوابی نیامد و نتیجه ماند فرمود ای عزیز در وقت خوابش چنان گشتی و باد را که معرفت خالق چه بدست آری از چمن و بوای می های که معانه کردی بوی میست اگر دی تو عالمی خواهی بین عالم که ظاهر است نه ابران نه را بخوبی و خوش اسلوبی بدی پیدا کند و باز فنا ساز و طائر خرد باوح قدس و شش پری از نو فکر رسا باد را که که حقیقتش ترقی نه کند و راهی نیابد

### مولوی معنوی فرماید

پس خندان منع حق باشد عدم  
مبدع آمد حق و مبدع آن بود  
نیست را نبود هست آن محشم  
بهر را پوشید و گفت کرد است کار  
چون مناره خاک پیمان در هوا  
خاک را بینی به بالا اسے علیل  
گفت بھی بینی روانه به طرف  
گفت بی حس بینی و دریا از ویل  
نفی را اثبات می پنداشتم  
ویده کاتدر لغای شد پدید  
لا جرم سرگشته گشتم از ضلال  
این قدم را چون نشانند از نظر  
آفرین او او را تا به سحر بافت  
ساحران مهتاب بنمایند زود

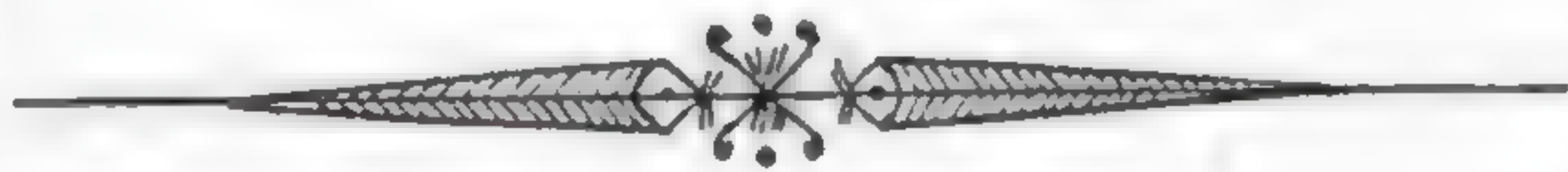
که بیمار و زود عطا باد مبدع  
که بر آمد فرع و بی اصل و کند  
هست را نبود بر شکل عدم  
باد را پوشید و نبودت غبار  
خاک از خود چون بر آید بر سلا  
باد را نه جز به تعریف و دلیل  
گفت بے دریا ندارد منصرف  
فکر نهان آشکارا قال و دلیل  
ویده معدوم بینی داشتم  
کی تواند جز خیال و نیست وید  
چون حقیقت شد نهان پیدال  
چون نهان کرد آن حقیقت از بهر  
که نمودی موصوفان را در وصفان  
پیش بازندگان و زرگیرند سود

عنه و اعضا می باید و واقع شده اند و مکان ایشان کجاست و از آن زمان که ایشان می بودند گرفته اند چه طور می نمایند ازین سوال جوابی نیامد و نتیجه ماند فرمود ای عزیز در وقت خوابش چنان گشتی و باد را که معرفت خالق چه بدست آری از چمن و بوای می های که معانه کردی بوی میست اگر دی تو عالمی خواهی بین عالم که ظاهر است نه ابران نه را بخوبی و خوش اسلوبی بدی پیدا کند و باز فنا ساز و طائر خرد باوح قدس و شش پری از نو فکر رسا باد را که که حقیقتش ترقی نه کند و راهی نیابد



[illegible]

عبد الرحمن بن يوسف بن أحمد بن محمد بن عبد الله بن علي بن أبي طالب  
بن الحسين بن علي بن أبي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف  
بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك  
بن النضر بن كنانة بن قصيلة بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن  
إسحاق بن إبراهيم بن حنيفة بن يثرب بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان







نمبر ۵

قال الترمذي حدثنا محمد بن علي بن الحسن قال سمعت عبد الله بن يعقوب قال قال عبد الله بن المبارك  
 الاسناد عندي من ابن يونس الاسناد لقال من شار ما شار فاذا قيل من حدثك بقى كتاب العدل  
 الحمد لله الذي هدانا الى الطريق الواسع وهدانا الى الرفيق الاعلى وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
 والحمد لله الذي هدانا لهذا لم يكن ليهتدوا ولا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
 والحمد لله الذي هدانا لهذا لم يكن ليهتدوا ولا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
 الى الاسناد فذهب عن حريمه كل من جاء بالاحاد فموا المحمود على كل اللسان والافواه والذي  
 خصصنا بالخطوط الوافرة فالتقى علينا مودة علوم الاخرة ربحها طيب وطعمها طيب فهو مشكور  
 نطقا بالتشفاة وغرورا على الجباه والصلوة والسلام على خير خلقه محمد سيد الانبياء المبعوث  
 الى الاسود الاحمر بالملتة الخفيفة السهلة السحرة البيضاء الذي روى بالرواية وادري بالدرية  
 وترك الشرح مشرعا على كروا الدب وروا العصور فتلست عنه انهار الشريعة العز  
 فجارحى الصبح والجود آخر وحل محل الفيت والتفصيل فجاد زمان الدين والليل فمروا حتى  
 فنصار الشرع والزلل مقل والذي صرح بما عرو فرفع الحق كما قدر حتى شكر وغفر وتركت على  
 مثل البيضا ليلها ونهارها سوى الذي خص الله تعالى امته بالاسناد المتصل فانقطع كيد المحرف  
 المبطل فلو لا اسناد في الدين يقال من شار ما شار ورضوان الله تعالى على اصحابه الذين  
 اودوا ليعته وقودا شريفة فانصل اسناد الذين الى يوم الدين ورحمة على الامية الشارحين  
 كلامه ليعلمين مرامه وعلى من اتسى باسونهم وافتدى بقدرتهم وبمسكت الحق بسين وبعرفان آفة







وقتی بمقام بگوئی پور ضلع کا پور مقام بودم و نظر کیا بوقت شام بصری رتم و صلوٰۃ مغرب ہم ہوں جاگداں  
 بعدہ بر ضرر و گاہ واپس ہی آدم سر راہ مسجد کی بود و رانمیان درویشی در و در شریف بکمال فصاحت بلاغت  
 میخواند کہ در دم گشتے پیداکشت متوجہ مسجد شدم چون قدیم بدرسی بنماؤم و سوسہ راہ یافت کہ چنان نشود کہ  
 این کس کے اندر روان باشد چیرے از مسجد بدزد دیرین و سوسہ نازیبا کہ از سیر کی قلم بود مطلع شدہ بگریخت  
 از مسجد بلا گفتیم کہ این فقیر را بکیر تا غائب نشود ملاہ مذکور و دیدہ دست گزشتہ باز آوردی نزد آمدہ دست بہت  
 گفت کہ خطایم عفو کنی بیاسخ عرض کردم شہر طیکہ جناب عفو نصیرم کنند معارف شاد و غم کو کہ دم غلو گئی و دریا  
 متغیر گشتہ کہ بی شکست چنین خطایم کہ قابل عفو بود و عفو فرمود چرا کہ بلا تصور از سیاہی قلب خویش نماؤ افاسد  
 چنین بزرگ شغف میر بودم و مستم گنہا ہی کردم پس عرق شدم چونکہ بوقت ارشادش بغیر است دریافتہ بودم  
 کہ وقتیکہ ایشانرا بخاطر خویش زیون گفتہ بودم ایشان ہم بخاطر خویش گفتہ بودند کہ بی گناہ این کس مرا ہم ساختہ  
 عفو ناکس است بدو چہ از من عفو نصیر خواست ورنہ موقوف چہ بود کہ عفو نصیر خواستی خبیثہ گفتیم کہ موافق نمودم  
 و ہم گرفتہ کہوشہ برد و گفتگوی بمیان آورد و از پیش محبتش خطی و افسوس واپس جوشی پیدا شد و نصیبت باقی  
 افزود کہ التجا تجدید بیعت نمودم حالانکہ از والد ماجد بیتی داشتہ بودم کہ مرا بجا قہ غلامان خویش در آری فرمود کہ از  
 من نصیب نیست بخاندان خویش بگو کہ حجان طبیعت ازین ارشاد مبدل گشت و جستجوی شیخ شدم  
 ہر یکے را از بزرگان دیدیم و نظر ہم شاہ اسحق علیہ السلام جلوہ افروز شد بل ازین بزرگی معمولی گمانے  
 نہ بود بظہر ام مطلع شدہ متبسم گردید و فرمود کہ دیگرے را باز بگوید تلاش شیخ شدم بجز از جناب کسی بنظر نیامد  
 پس متبسم شدہ فرمود کہ دیگرے را بگو کہ چہ جستجو ساختم بجز آن قبلہ عالم دیگرے بودم و خیال نیامد گفت  
 برو از ایشان تجدید بیعت کن نصیب تو از ایشان سبب نیچہ و تکیہ نام نامی شنیدم اشتیاقی و اضطرابی  
 پیدا گشت با مداد ان از اسحاق مختص گشتہ بکلی پور حاضر گشتم حضرت اقدس بجانہ لم تشریف آوردند پس التجائے  
 بیعت نمودم فرمودند بر کفہ سری و سودائی اعتمادی نشاید و دلوئے است کہ من رجوع ساختہ برد و کار خود  
 کن کہ بقدرتش در افتادہم ناچار بعد از امر بسیار بزمہ غلامان خویش در آورد حالانکہ مثل چنین است  
 بدنام کنندہ نگو نامی چند ہا این نامسر ابد نام کنندہ نام بزرگان کم کردہ خانمان جز نام شیخ چیز ہی ندارد

منہ خیر  
 ملا از رانمیان  
 درویشی  
 در و در شریف  
 بکمال فصاحت  
 بلاغت  
 میخواند  
 کہ در دم  
 گشتے پیداکشت  
 متوجہ مسجد  
 شدم چون  
 قدیم بدرسی  
 بنماؤم و  
 سوسہ راہ  
 یافت کہ  
 چنان نشود  
 کہ این کس  
 کے اندر  
 روان  
 باشد چیرے  
 از مسجد  
 بدزد دیرین  
 و سوسہ  
 نازیبا کہ  
 از سیر کی  
 قلم بود  
 مطلع شدہ  
 بگریخت  
 از مسجد  
 بلا گفتیم  
 کہ این فقیر  
 را بکیر تا  
 غائب نشود  
 ملاہ مذکور  
 و دیدہ دست  
 گزشتہ باز  
 آوردی نزد  
 آمدہ دست  
 بہت گفت  
 کہ خطایم  
 عفو کنی  
 بیاسخ  
 عرض  
 کردم  
 شہر طیکہ  
 جناب عفو  
 نصیرم  
 کنند  
 معارف  
 شاد و غم  
 کو کہ دم  
 غلو گئی  
 و دریا  
 متغیر  
 گشتہ کہ  
 بی شکست  
 چنین  
 خطایم  
 کہ قابل  
 عفو بود  
 و عفو  
 فرمود  
 چرا کہ  
 بلا تصور  
 از سیاہی  
 قلب  
 خویش  
 نماؤ  
 افاسد  
 چنین  
 بزرگ  
 شغف  
 میر  
 بودم  
 و مستم  
 گنہا ہی  
 کردم  
 پس  
 عرق  
 شدم  
 چونکہ  
 بوقت  
 ارشادش  
 بغیر  
 است  
 دریافتہ  
 بودم  
 کہ  
 وقتیکہ  
 ایشانرا  
 بخاطر  
 خویش  
 زیون  
 گفتہ  
 بودم  
 ایشان  
 ہم  
 بخاطر  
 خویش  
 گفتہ  
 بودند  
 کہ  
 بی  
 گناہ  
 این  
 کس  
 مرا  
 ہم  
 ساختہ  
 عفو  
 ناکس  
 است  
 بدو  
 چہ  
 از  
 من  
 عفو  
 نصیر  
 خواست  
 ورنہ  
 موقوف  
 چہ  
 بود  
 کہ  
 عفو  
 نصیر  
 خواستی  
 خبیثہ  
 گفتیم  
 کہ  
 موافق  
 نمودم  
 و ہم  
 گرفتہ  
 کہوشہ  
 برد  
 و  
 گفتگوی  
 بمیان  
 آورد  
 و  
 از  
 پیش  
 محبتش  
 خطی  
 و  
 افسوس  
 واپس  
 جوشی  
 پیدا  
 شد  
 و  
 نصیبت  
 باقی  
 افزود  
 کہ  
 التجا  
 تجدید  
 بیعت  
 نمودم  
 حالانکہ  
 از  
 والد  
 ماجد  
 بیتی  
 داشتہ  
 بودم  
 کہ  
 مرا  
 بجا  
 قہ  
 غلامان  
 خویش  
 در  
 آری  
 فرمود  
 کہ  
 از  
 من  
 نصیب  
 نیست  
 بخاندان  
 خویش  
 بگو  
 کہ  
 حجان  
 طبیعت  
 ازین  
 ارشاد  
 مبدل  
 گشت  
 و  
 جستجوی  
 شیخ  
 شدم  
 ہر  
 یکے  
 را  
 از  
 بزرگان  
 دیدیم  
 و  
 نظر  
 ہم  
 شاہ  
 اسحق  
 علیہ  
 السلام  
 جلوہ  
 افروز  
 شد  
 بل  
 ازین  
 بزرگی  
 معمولی  
 گمانے  
 نہ  
 بود  
 بظہر  
 ام  
 مطلع  
 شدہ  
 متبسم  
 گردید  
 و  
 فرمود  
 کہ  
 دیگرے  
 را  
 باز  
 بگوید  
 تلاش  
 شیخ  
 شدم  
 بجز  
 از  
 جناب  
 کسی  
 بنظر  
 نیامد  
 پس  
 متبسم  
 شدہ  
 فرمود  
 کہ  
 دیگرے  
 را  
 بگو  
 کہ  
 چہ  
 جستجو  
 ساختم  
 بجز  
 آن  
 قبلہ  
 عالم  
 دیگرے  
 بودم  
 و  
 خیال  
 نیامد  
 گفت  
 برو  
 از  
 ایشان  
 تجدید  
 بیعت  
 کن  
 نصیب  
 تو  
 از  
 ایشان  
 سبب  
 نیچہ  
 و  
 تکیہ  
 نام  
 نامی  
 شنیدم  
 اشتیاقی  
 و  
 اضطرابی  
 پیدا  
 گشت  
 با  
 مداد  
 ان  
 از  
 اسحاق  
 مختص  
 گشتہ  
 بکلی  
 پور  
 حاضر  
 گشتم  
 حضرت  
 اقدس  
 بجانہ  
 لم  
 تشریف  
 آوردند  
 پس  
 التجائے  
 بیعت  
 نمودم  
 فرمودند  
 بر  
 کفہ  
 سری  
 و  
 سودائی  
 اعتمادی  
 نشاید  
 و  
 دلوئے  
 است  
 کہ  
 من  
 رجوع  
 ساختہ  
 برد  
 و  
 کار  
 خود  
 کن  
 کہ  
 بقدرتش  
 در  
 افتادہم  
 ناچار  
 بعد  
 از  
 امر  
 بسیار  
 بزمہ  
 غلامان  
 خویش  
 در  
 آورد  
 حالانکہ  
 مثل  
 چنین  
 است  
 بدنام  
 کنندہ  
 نگو  
 نامی  
 چند  
 ہا  
 این  
 نامسر  
 ابد  
 نام  
 کنندہ  
 نام  
 بزرگان  
 کم  
 کردہ  
 خانمان  
 جز  
 نام  
 شیخ  
 چیز  
 ہی  
 ندارد







که بجز مفضل میفرمودیم و آنچه شما میگوید که در علم ادب بهر کماهی ندارید در آن مقام مقدس و مکرم بزرگ  
زمانه در یایم و برای شما دعا کنیم و سند حدیث شریف هم در اینجا حاصل نمایم پس ازین اراده هر چه بخار  
مفارقش خاطر مرا داغدار چشماتم را اشکبار رخ دامن ساخت مگر وصلهای که در خاطر مرا زیاده است  
طالب علمی مکنون بود در دل و لوله تلخی از ممانعت باز داشت تاچار مشوره حسب یگای غریق  
نازک خیال در دادم چنانچه ایشان از والدین اجازت گرفته بهر ای ایستادند کورا صدر غارم که مفضل  
نشت دوران مقام مقدس رسیده و از طواف کعبه مکرر شرف حاصل نموده بعد حصول نعمت  
زیارت در مکه مفضل قیام گرفت و قرأت ابی داود در علم حدیث در اینجا نمود و در علم ادب تسلک  
حاصل کرد که ناگاه مصرع تنه خزان بگلشن نوجوانی وزید و چشم زماندین مسر و خرامان را متواست  
دید یعنی طبع نازکش را علالت رنجیده ساخت و قوت جسمیه بالکل جواب داد و طاقت نشست  
برخواست هم از دست برقت به ستیاری دیگر میفرمود روزی مولوی  
محب الدین حسینی خلیفه اعظم جناب حاجی امداد اللہ حسینی مهاجر که مفضل به ایشان بذریع  
شخصه پیغامی فرستاد که حضرت شما از من میفرمایند که مفضل حق را بکنید و قبر پس شما را گاه کنیم که  
حاضر آستانه اقدس شوا این پیغام ایشان را خبری نشد باز بهمون طریق پیغامی فرستاد جوابی  
نداد آخر گفته فرستاد که شما نمی شنوید که چه می گویم جواب داد چه با بر اینست که نه هم در نمی آید و بظلم  
نگارید آنرا که سر کار از ماست وی از من نگوید و دیگر آنرا متنبه کند خوشای پیغامیست که تسلی زی بخت  
این کلمات بگوش حق نبوش حاجی صاحب سید فرمود بگوید که انشاء اللہ تعالی از او شان انحر  
قدس خواهد فرمود و خاطر جمع دازند پس ایشان بوقت شب از زیارت حضرت مکه روح الام  
مشرق گشتند و اصراری بلیغ درباره حاضر بودن آستانه شنیدند عرض کردند چه کنم که طاقت حق حرکت  
ندارم وقت آخرت چگونه خواهیم رفت تمناسی و حسرتی دارم که بخدمت والدین رسیده یک هفته  
از شرف زیارت شان مشرف شده زنده بمانم ارشاد شد غم مخور و همچنین خواهد شد درخت اقامت  
از اینجا برداشته برو غم مخور بهر اسه تو ام ضرورت اعانت غیر نیست تا بالطن تو خواهم رسانید















وخدم مكرم و عظيم مولوی روح الاعظم قازمی والا گوهر بلند اختر حافظ روح الاکبر ابن سالک سالک  
صراط مستقیم سید شاه عبدالکریم مصطفی غوثی الممداری است برادر شریفی بودند این بهر سه فرشته متعالان را  
حق تعالی اسم بسم الله انفریده چنانچه مولوی روح الامین در اوائل مدارس و بی و غیره طالب علمی نموده  
و تکمیل علم حدیث و فقه از مفتی ولی الله مرحوم انار الله مرقده بدرسه اش بمقام فتح آباد نمود بعد از آن در محفل  
مدنی درس میگفت در تبحر علمی بهر سه نداشت شایردان جلیل القدر فاضل التحصیل از دوسه ماندند و بعض  
طبابت بی اندیل بود از کتب درسیه هرن بلا کفایت طلبه را درس میداد و برادر چهارشنبه بتاریخ و حکم بیع و  
منه بکنز اردو و صد و نه قنادیکه بحری سفر آخرت فرمود مولوی روح الاعظم هم در جوهر قابلیت  
عربی یافته کسب کمال سعی فرموده بهمرازی برادر عظیم و عظیم خویش مولوی روح الامین طالب علمی نموده در  
ایام غدر شهید گردید و در آن حال عجایب آفتش و سه دفن نموده شد بعد از صد و پنجاه سال از صد و هشتاد و پنج  
درهم افتاد آفتش بحالت اصلی نهاده بود رنگ روغن هیچ متغیر نشده اکثر اهل قصبه این واقعه را معائنه  
کرده اند تا پنج ولادت الله و وصالش نه جمادی الاول ۱۲۶۴ هـ برادر دوشنبه حافظ  
روح الاکبر قرآن مجید را چنان به تجوید و لهجه خوش الحانی می خواند که مردم از فتن باز می ماندند  
و کار ضروری خود را فراموش میکردند ایشان هم خزانة فیض برکت فراهم ساخته بتاریخ سیزده محرم الحرام  
سفر آخرت پیش گرفت

سید شاہ کامل درباری انجونی مدارے

یکه از عرفا زمانه بوده است فیضان او کی حمت الله علیه ز جباریت و به لقب بابی نیست که تقرب مجلس حضرت  
قطب الدار اختصاصی می داشت اندک این لقب ملقب عرب این جناب اکثر صاحب است بودند در عمر عزیز سلطنت  
بسیار بنده خالق الدار انهمونی نموده و سلسله شد و ارشاد یافتند داشته برای حق تعالی مجرم رحمت حق میوست عز از حق مکنور

حافظ محمد مراد خلیف و شاہ صاحب موصوف















بزرگی بود در شایخ متاخرین اوقتی بعالم سباحست بموینی رسید از مصنفات گورگانوان در انجا رخت  
اقامت انداخت مریدانش بخدمتش رسیدند و چندان التفاتی بهم نکردند از ساد و صغیری می آمل بر بزرگیش  
ارادت بدرویشی دیگر آورده رسوخی افزوده بودند و از بجانب انحراف در زیدند بر کجروی شان مکرر شده  
ارشاد کرد که نام این موضع چیست کسی گفت دگور گفت زبان ناپسین مورم و راسه پیمود از فرما  
آن سیف زبان آن دهمیه و تنبایی آمد و در آن گشت و طاف و بکثرت پیدا شدند و هر چهار مورم  
می قصبیدند و بنزد ساد و دلا و نیز شان ندای میگرییادی چنانچه آن مقام ضرب آمل شد و از آبادی رسوخ  
و نشانی نماز سکنای دهمیه بجای دیگر گریخته متفرق و سرایمه شدند آخر چون بخت خفته شان پیدا شد  
بخطا و شان خیالی پیدا آمد که با هم مشوره باید کرد و چنانچه بمقامی یکجا شده گفتگو کردند که این ادبار بر پا داد  
که پسر و مرشد خویش بے ادبیا کرده اند پس اصلاح کار در انست که بخدمتش بر سیم و به پایش در افتاده  
عفو و تقصیر خواهیم چنانچه اکثری از ان تهمیه سفر نموده مکنپور حاضر شدند و بخدمتش در افتادند و عفو و تقصیر  
پس راضی و خوشنود همراه بودند و بعد طے مسافت در بمون موضع رسیدند و ایستاده شده فرمودند که نام  
این موضع چه بود گفتند دگور ارشاد کرد (بے گفتگو) و بمون باقیام کرد پس از ان تاریخ آبادی  
ترنی پذیرفت و ساکنان آنجا باندک مدت بکے انزال دول شدند و هنوز آبادست و این حکایت  
هنوز زبان زد مردم آنجا است تاریخ وفاتش و دوازده رجب الحریب

ذکر شایعہ بابر اللہ متولی رعوئے الملک

ایشان معراج از خدمت جبار و کشی یافت و راو اکل شون و عشق و دامنگیر حال وی شد بوقت  
شنبه دن از خاقان شریف جبار و کشی مینمود و رفته رفته ازین خدمت بجناب حضرت قطب الامر  
چنان مقبول افتاد که خود بخود در رسته برویکشتا و چنانچه همه شب بملین مشغله می داشت و بدر بار می میر  
تجدید عمل و تبدیل لباس جبار و کشی مینمود و چون عالمگیر ثانی وقت براس حصول شرف زیارت  
اقدس قدس سره پدمال برسد و از ایشان دو چارگشت گرفت اسلام علیک فاخلع نعلیک



عالمگیر جواب داد معاف‌تعلیل از زیاد و ساخت و معاف نمود و گفت از آداب خانقاه مطلع فرمایید چنانچه ایشان وی را بر تبقیه الورا طهر زفته فاتحه خوانند و از زیارت مزار افاضالین لایزال شرف کنانید عالمگیر از کمال نیازمندی در آید نمیدانید که با خود داشت نذر کرده قبل ازین احمد شاه حاضر استانه فیض کاشانه شد بود و راندام نبشاه صاحبزادگان متولی رخصه قدس قرار یافته بودند و سه تم به پندید و یک قطعه فخر بنام وی بنابر توبیش نوشت که در اینجا نقل کرده ام آید متولی به آقا راندام از خویش عجیب محبت میداشت بوقت جاردوب کشی بروی مبلغان و در ستمهای بارید قتلکه ضرورت پیشد جاردوب را جانب فلک و راز میگرد پس مبلغ میباید و رانده میگفت مبلغ رود و دوست بار و معاد است بارید ان میگرفت و جمع میشد و آن مبلغان و در ستمها راضی میبماند و شبانه روز از نذر فانه اش طواف میبایست و تقسیم میشد و آخر بمقابل مقبره الورا طهر مقبره دیگر تیار ساخت و بایام عرس اندر نشی می نشست مردان و مقتدا نش بایامی و سه نذر و مفتوح بر آن گنبد تصدق میکنند و هر که تعرض میکرد که این اولیست که همسری که باقی خویش میکنی میگفت که آن مقبره چه نیست و این مقبره خلف وی است پس ازین بے ادبی معتبوب شد و بدلت و خواری بجناب گوناگون بدلت گشت و در آن حال و شبانه بدلتش پدید آمد و در دوسه کرهها را فتادند چون کرم از دوسه بدلتش بگفتی و باز در همون زخم نهادی و گفتی که اے کرم کجا میروی رزاق مطلق از دوسه تو درین زخم نهاده است چرا میروی و شب و روز از غایت سوز و گداز این دوها کم از تشنیه دوست بخواند و غدر بدلت گامش کرد و

بفتح السين  
 حركات  
 روى قدس  
 العبد  
 من  
 منكره  
 والاف  
 من  
 كرام  
 الفاضل  
 القوال  
 ودار  
 قدس  
 من  
 منكره

”

سائیں تیرے روپے ہی پونجھت ناہیں کوئی	دُر درگزن سہیلیاں ہیں مَر مر دیکھوں توئی
--------------------------------------	--

اور دن کے تو اوڑھن اور میری تم تک دور	جیسے کاک بھاج کی جن کو اور نہ ٹھوڑ
---------------------------------------	------------------------------------

باکرا این دو بابا بختاب قدس سره مقبول افتاد و از ان بیل صحت یافت و از عذاب محنت بے  
و غیر هم رہائی گشت و باز بخدمت جبار و کبشی بر میسر گر آید عروج نرفت و آن مقبره که بنا کرده بود















ببین رودای مبارک جمله را کیم کفایت کرد بعد از آن ساعت جوانی خسته حال پیدا آمد و از تشره ریش  
چنان مینمود که امیرزاده است مگر از جور فلک شومگار بمصائب صعب گرفتار خادوم کلیمی بدو سپرد آن کلیم  
اثر عظیم بر دوس کار آورد که خروشه از نهاد و در پیش برخواست چند آنکه غمان قبضه از دست رفت و  
ببخود گردید بعد از آنکه بهوش آمد و حقیقت الامر پدید داشت آنحضرت او را بزمهره طالبان صادق داخل کرده  
تعلیم ریاضت و مجاهده فرمود و در اندک روزگار بزرگترین خاضعان حضرت آفریدگار شد آنست  
نصیر الدین المشهور به شاه دلش است از امر اسیران بود و در سبب ترک دنیا و ظهور شوق سلا  
گویند که قبل واقع مسطوره روزی بر تالابی سیر میکرد و شتر سواری را دید که نزدیک مدوخن کردن گفت  
شاه از گفتارش نهایت مسرور و متعجب گشت قصار او را شنای کلام شتر سواریان و او شاه ازین واقعه  
بقایت عجیب ماند و باقرین خود گفت من کیستم و این اهل رسیده کیست گفت تو شاه بهمانی و این از  
کمترین بندگان شاه در حالت بخودی این شعار بزبان راند

نعم و شادمانی بسر سیرود	بمگر این دوازده سر بدر سیرود
چه آنرا که بر سر نهادند تاج	چه آن را که برگردان آمدند سراج
اگر سرفرازی بکویان بر است	و گر تنگدستی بزمندان در است
در اندم کابل بر سر مهر و تاخت	نمی شاید از یکدگرشان شناخت

من بعد ترک غلق کرده سودای زیارت بزرگان دین در سر گرفت و بتلاش مرشد کمال هر سو بگویی  
بیادری بخت بیدار از مکاشفه و عرفان بهره وافی یافت و تمامی عمر در تجرید و تضرع بر بزرگان یافت  
سید البو تراب منصور مشرف گشت و در اولاد و امجاد سید قدس سره بزرگانت که بر جاوه افاده راه یافتند  
و بتصرفات خرق و عادات شهواند چون حضرت داداشین که فیض و کیش از انجناب هنوز جاریست  
قبشر شریف و دکن پور واقع است و حضرت خواجیه ابی انجم صاحبزاده و خلیفه و جانشین حضرت سید  
البو تراب منصور قدس سره بانی از عرفا و افاضان زمانه بود و صاحب مقامات عالی گردید چون عجب  
تجلیاتش با مملات و زمین باشد بجای خود حضرت سید پر محمد را که او در صلاح و تقوی بزرگترین بود که از

فصل در بیان فضیلت و کرامت سید ابی انجم صاحبزاده و جانشین حضرت سید البو تراب منصور مشرف گشت و در اولاد و امجاد سید قدس سره بزرگانت که بر جاوه افاده راه یافتند و بتصرفات خرق و عادات شهواند چون حضرت داداشین که فیض و کیش از انجناب هنوز جاریست قبشر شریف و دکن پور واقع است و حضرت خواجیه ابی انجم صاحبزاده و خلیفه و جانشین حضرت سید البو تراب منصور قدس سره بانی از عرفا و افاضان زمانه بود و صاحب مقامات عالی گردید چون عجب تجلیاتش با مملات و زمین باشد بجای خود حضرت سید پر محمد را که او در صلاح و تقوی بزرگترین بود که از



بوعالم ملکوت شتافت چنانچه وی بهم بمبازل معرفت و حقیقت قدم نهاده و لطف کمالش  
بر داشته در هدایت خلق اندکسب کوشید و قیام و حال محبوب حق نزدیک رسیده بر منقش و ارشاد  
حضرت سید خان محمد را که در صلاحیت کیشی و سعادت اندیشی بنیاد و گمانه بود بر سر ارشاد عالم گذاشته  
رحلت فرمود و در حیات خود حضرت خواجہ بن راجا نشین خود نموده ره نور و ملک افشا شد آنحضرت  
سید محمد و لاریکی از کالمین زمانه گردید و بر ابرجاده افاد و گذاشته بر عالم ملکوت فرمود چنانچه آنجناب  
پیش خود حضرت سید فتح الدین مولی آستانه حضرت سید بدیع الدین قطب اکبر راجا نشین خود فرموده  
ازین جهان رخت اقامت بربست انانامه و انالیه را جمعون آورده اند که روزی بدر بار حضرت  
قطب المدار امراے یار و امصار حاضر بودند و از پند و نصائح بنگامه مجلس گرم بود و کس بحال فوق  
شوق محو بود اختتام کلام سلطان ابراهیم شرفی چون پوری که در آن مجلسه بود التماس نمود که میخواهم  
که براسے خوشنودی خاطر صاحبزادگان و کفایت بندگان این آستان کفانی که طریقه خادمانست عین  
کنم حضرت قطب المدار نور دیدگان را پیشگاه حضرت اقدس خوانده نشانی خاطر سلطان را شرح فرمودند  
عرض کردند که بعد از تال نیک اندیشیده جواب با صواب التماس خواهم نمود پس حضرت خواجہ فیض را بدو  
خود درین خصوص مشاوره کرد که دامن از عمده قضا بر حیده برای حصول نعمتی که پاینده و لایزال  
است ملازمت حضرت اختیار کرده ایکم اندرین حالت در انتظام و انصراف ریاست پر دامن خود را در  
معرض بلاکت انداختن است هر دو برادر رفایت پسندیدند پس بحضرت قطب المدار اقدس سر  
العزیز حاضر شده شاید عار ابدین گونه بگلگونہ بیان آراستند که ما خواہان سلطنت ابدی ایم  
این ریاست چند روزہ و نبوی که سر اسرار خارج و مخالف است بچہ کالید چرا ملک قناعت نیگریم  
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُحْسِنِينَ آن حضرت حسن رای دادند  
صاحبزادگان آفرین خواندند و دعای خیر و برکت و ارتفاع مدارج طریقت و اجزای بدایت  
فرمودند الحق همچنین بوقوع آمد که تمامی ہندوستان از فیضان این بزرگان مملو است حضرت  
خواجہ فیض اقدس سرہ کا سہا و قات مبارک را بے باد الہی دے معطل نگذاشت کرامات عجیبہ

چنانچه در این مجلس  
حضرت سید خان محمد  
را که در صلاحیت کیشی  
و سعادت اندیشی بنیاد  
و گمانه بود بر سر  
ارشاد عالم گذاشته  
رحلت فرمود و در حیات  
خود حضرت خواجہ بن  
راجا نشین خود نموده  
ره نور و ملک افشا  
شد آنحضرت سید محمد  
و لاریکی از کالمین  
زمانه گردید و بر  
ابرجاده افاد و  
گذاشته بر عالم  
ملکوت فرمود چنانچه  
آنجناب پیش خود  
حضرت سید فتح الدین  
مولی آستانه حضرت  
سید بدیع الدین قطب  
اکبر راجا نشین خود  
فرموده ازین جهان  
رخت اقامت بربست  
انانامه و انالیه را  
جمعون آورده اند  
که روزی بدر بار  
حضرت قطب المدار  
امراے یار و امصار  
حاضر بودند و از  
پند و نصائح بنگامه  
مجلس گرم بود و  
کس بحال فوق شوق  
محو بود اختتام  
کلام سلطان ابراهیم  
شرفی چون پوری  
که در آن مجلسه بود  
التماس نمود که  
میں خواهم کہ براسے  
خوشنودی خاطر  
صاحبزادگان و  
کفایت بندگان این  
آستان کفانی کہ  
طریقه خادمانست  
عین کنم حضرت  
قطب المدار نور  
دیدگان را پیشگاه  
حضرت اقدس خوانده  
نشانی خاطر سلطان  
را شرح فرمودند  
عرض کردند کہ  
بعد از تال نیک  
اندیشیده جواب  
با صواب التماس  
خواهم نمود پس  
حضرت خواجہ فیض  
را بدو خود درین  
خصوص مشاوره  
کرد کہ دامن از  
عمده قضا بر حیده  
برای حصول نعمتی  
کہ پاینده و لایزال  
است ملازمت حضرت  
اختیار کرده ایکم  
اندرین حالت در  
انتظام و انصراف  
ریاست پر دامن  
خود را در معرض  
بلاکت انداختن  
است ہر دو برادر  
رفایت پسندیدند  
پس بحضرت قطب  
المدار اقدس سر  
العزیز حاضر  
شدہ شاید عار  
ابدین گونه  
بگلگونہ بیان  
آراستند کہ ما  
خواہان سلطنت  
ابدی ایم این  
ریاست چند  
روزہ و نبوی  
کہ سر اسرار  
خارج و مخالف  
است بچہ کالید  
چرا ملک  
قناعت نیگریم  
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ  
عَلَى اللَّهِ فَهُوَ  
حَسْبُهُ وَإِنَّ  
اللَّهَ مَعَ  
الْمُحْسِنِينَ  
آن حضرت حسن  
رای دادند  
صاحبزادگان  
آفرین خواندند  
و دعای خیر و  
برکت و ارتفاع  
مدارج طریقت  
و اجزای بدایت  
فرمودند الحق  
همین بوقوع  
آمد کہ تمامی  
ہندوستان از  
فیضان این  
بزرگان مملو  
است حضرت  
خواجہ فیض  
اقدس سرہ کا  
سہا و قات  
مبارک را بے  
باد الہی دے  
معطل نگذاشت  
کرامات عجیبہ















در کیش جان فروشان فصل دوم نرسید  
ازین کلام فیض انجام بر روی حالتی و غیر کی طاری گشت به جا و جسم را خیر باد گفته بزمه ارادت ایشان  
یاک بین از نظر پاک بمقصود رسید  
احوال از چشم و بین و طبع خام گشت  
حق بل و علامه هر که خواهد بزمه خاصان خویش در آرد و بخدمت این حضرات و الاء و رجات  
برساند تا حجاب ظلماتی بین فیض و کرم این طایفه از پیش رو رود  
آنچه زمر میشود از بر تو آن قلب سیاه  
کمیای نیست که در صحبت درویش است

خواجہ بہار محمد بن عبد العزیز شاہ پیر کا قدس سرہ

ایشان در ایگانه آفاق توان گفت روزی مجذوبی سیرکنان از جای آمده بایشان دو چاکر گشت  
فرمود خیر باشد از کجا رسیده و کجا نواهی گفت سفری در پیش است شما چرا وقت میگذرانید فرمود کاری  
در پیش دارم چندی قیام فرمائید هنوز مفتی عشره بمیانست و فرمود  
مصلحت دیدن آنست که یاران همه کارا | بگذارند و خم طره یار کسیرند  
آن مجذوب مخطوب شده مقیم گشت قبل یک روز از حج بزودی لایق ریا که منظمه حاضر گشتند از اجبا  
و احباب ملاقی شدند و بعد از فراغ حج روزی در حجره نمایان شدند و بیاس طر مریدان و عزیزان را  
که آورده بودند حواله نمودند حاضرین مجلس التماس کردند که یا حضرت ازین تشریف بری می انیشای  
بخطار راه یافته بود که حضرت کجا تشریف بردند حال از رونق بخشی گرامی اطمینانی دست داده و باجی  
بر نموده الحمد للی حسابه فرمود که برای اطواف کعبه زیارت بزرگان رفته بودم مریدان عرض کردند  
که یا حضرت اگر ما را نیز ازین نعمت محفل بگذرانند لطاف مریدان چه بعید باشد گفت انشاء الله تعالی  
چنانچه بسال آئینده انیمه که سزا بهن بطریق دیرت قلیل مشرف بکج ساخت تاریخ وفات دوازده جمادی الاول

خواجہ شہیدہ خاتون محمد فیس السید حسرت

[illegible]



مسند آراسه بنوع صدق صفات کی ریاضه تسلیم در ضامن هاج الشریعت مسراج الطریقیت مودعی این احمدی  
مودعی طریق محرمی آنحضرت قدس در ابتدا از علم ظاهر فرائع یافته باب علم بر طالب علمان مفتوح سا  
وسلسله درس تدریس آغاز نهادن این اشاعت فنی از اوقات برقرار داشت الانوار حضرت قطب المذا  
رفته فائحه خواند کنندای عیب سید کدی سید بانی در کان کیون بانی و جوش بابل نوش نکی خدمت سجاده بنام  
نسبت دی قدس درین زمانه شریکه خدمت پذیر گرد اگر سن رسید جسم لشر از زبده و ریاضت سید ابو  
حافظ گشت و از اندامی اطلالی بخشید با بقای تمام گفت ای نور نگارم

غم دنیای دنی احمد خورساده بخور | حیف باشد دل و انالک مشوش باشد  
ازین کلام موثر شد و همگی علم را ترک داد و بخدمت اقدس پذیر گرد و احاطه گشته دست بیعت و اداء القضا  
چند ایام چون پدرش را زمانه وصال محبوب حقیقی قریب رسید ایشان را بجا بین نوش ساخته رحلت فرمود چنانچه  
بر سجاده پدر خالق خویش متکلم شده و از زبده و ریاضت و رواد و سلسله تلقین و ارشاد آغاز نهادن و اوقات  
ایشان بتاریخ بست و چهار ذیقعه گردید

## خواص سیاه پهن

این والا و دمان از اهل عرفان بود بکالتی مع الی اوقات غریز زل زردی و در استغراق محو و محوشی  
از دنیا میانی اغراض نمود و بفقرو فنا آورده گوی سبقت از قرائان زمانه در بود و یکی از اولیای هند  
نامی شد صاحب خارق بود خلف و خلیف پدر خویش است آورده اند که از اول شاه پهن احتیاط  
با کل طلال ملحوظ خاطر میداشت و مریدان خویش را اول راغب باین نموده بیعت میکرد اکثر صحبت  
بمسکینان و فقرا میداشت و در اخفای طاعات جهد باین نموده اکثر مریدان دی صاحب نسبت  
بوده اند و در اهل المذموم است در کمتر زمانه بتوجه شیخ عروج گرفته میگویند که روزی یکانه  
مریدانش مسجدی میرفت بپوه زنی برای یک سبوحه آب استغفار و دوسه اعراس نموده مسجد رفت و نماز  
اداکر چون جناب ایشان رسیدند از ان ضعیفه استفسار نمودند چرا نشسته گفت برای آب سبوحه از دست

فهرست  
در بیان سیرت و مناقب و احوال و وفات و تدفین و احادیث و کلمات و غیره  
از حضرت سید محمد باقر عظیمی  
مدرسه اهل حق  
تألیف  
در سال ۱۲۸۰



















خواجه نصیر محمد

شب بیدار نهج گندار صابر و شاکر پاکیزه صورت فرشته سیرت شیخ الوقت بود روزی در مجمع کفار بیدار  
در ایامی علوا و یانگانه اذان گفت و مشغول نماز شد یکی یوش کرده قریب جناب قدس سرور رسید  
و آننگ بلاق نمودند چون آنحضرت و ایسلام گردانیدند نظر هر سوی ایشان نگریستند یک یک گویند  
ایشان برگشته رو پشت کشیدند همها مضطرب شده به پایش در افتادند و عفو قصه خواستند از شاکر و که اگر  
در حلقه اسلام گردان اطاعت فرمودید چه عجب که ازین هلاکت بازمانید چنانچه آن گروه پرخاش چو مطیع  
اسلام شدند و کلمه طیبه بر زبان آوردند آخر بحالت اصلی باز آمدند وفات ایشان بتاریخ یازدهم جمادی الثانی  
گردید فرار پر الوار در همان غمت **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**



ایشان خلف و خلیف و والد خوش است خدمت حاضری استانه تا حین حیات بر خود واجب است خادم  
استانه گفتن زیبا است و عاشق ملازمتی است هفت پر داشت یک مبلغ و چهار آینه توجیه قارنادر  
بدنانه از دست غیب حضرت شاه دارد و خالقاه بجای نهاده و مول میشد و بصرت اهل عیال می آمد و ام  
از مستغنی المزاجی بسر رفات میفرمود و عمر شریفش کم و بیش نو و ساله بود و در سنه یک هزار و صد و شصت و هفت  
هجری بتایخ بست و نه صفه و آن کنی شد مزارش در بانج عهد خوش موسوم به بانج فتح الله متولی است  
مرکب وی همون طبع پسندیده و در خموشی لطیفی و خطی برگزیده اند

## خواجه سید شاه اخون

عزت العمر و زهد ریاضت بسفر فرمود عادتی بود که از یک پارس آخر شب بمسجد رفته و از نماز تہجد فرائض یافته  
مراقب میماند بعد از آن نماز فجر با جماعت ادا کرده و از ورود طائف فارغ شده بتلاوت قرآن مجید لایل  
الخیرات اشتغال مینمودن بعد بخانقاه و الاجاه حاضر گشته و فاتحه خوانده بخانه تشریف از رانی میفرمود و طعام  
نوش جان کرده خواب میفرمود و نماز پنجگانه با جماعت ادا مینمود و باقی وقت در تعلیم طالب علمان بسر  
ذاکری و شاعری بود و لا یش در سنه ۱۲۳۵ هجری در پنجشنبه بر روز نهم از وفات بعد نماز فجر همراه برادر  
بخانقاه رسید و کلمات نعتانه در حضور حضرت معروض داشت و واپس شده همه خورد و کلان را  
تکبیده و وصایا نموده و یقین خوش را بخدا سپرده و گفت هر چه گفتن شنیدن باشد بگوید باز موقع  
گفتگو خواهد ماند چرا که من از مشغولی دنیا علیحدگی خواهم جست پس خموشی در زید و بیاد حق مصروف شد و تنگ  
روح از کالبد بیرون شدن است از منتهی اندامی الله برآمد و باز دم به قالب خلایکی مراجعت نمود و عمر  
شریفش شصت و پنج سال در سنه یک هزار و صد و یک به ماه ذی الحجه بر روز جمعه بعد نماز فجر ازین سنجی سری  
سفر آخرت فرمود مزارش در ملکپور لب دریای سین بود پائین مزارات دیگر شهنشاهی و دریا  
قبرش را مع قبر باس شمس الشکست و دریا بردند

## امام الملت والدین سید امام الدین

این مردی  
که در میان  
مردان و عوام  
بسیار مشهور  
و معروف است  
و در میان  
مردان و عوام  
بسیار مشهور  
و معروف است  
و در میان  
مردان و عوام  
بسیار مشهور  
و معروف است







و نزول طائر وحش با شیان قدس پرواز نمود بتاریخ یازدهم ربیع الاول بروز شنبه ۱۲۹۴  
بود که این واقعه پیش آمد ان شاء الله و انما الیه کاجعوت

# شیر وادی فقر و فنا ضیغم پیشینه است کبریا محبوب ذوالمزن حضرت داد شیرین فتنه صوری الماس که قدس الشکره

نام نامی سید احمد پیش داد شیرین شجره انساب پیران طریقت ایشان پیش واسطه از حضرت  
قطب المرداری پیوند و جلالتش بجای رسیده بود که کسی را یارای تقرب نبود چه جائے گزینی اذلتش  
بلا وقت بملاقات پیش رفتی و مکالمه نمودی بطول العمر بود از کثرت ریاضت و مجاهده و حسد اطهرش  
لطافت روحی حاصل بود و ایما معتکف میماند و گاهی بسفر زرقه و غیرت انزو او شیده صاحب نجو  
و تضرید صاحب خارق بود و طالعیکه کجشورش رسیده و ال بحق گردیده رادگاه و خواجگاه کنپور جایگاه مزار  
شریف است آن بانی هم ملقب وادی میان معروفست برقرارش لطف حیات حاصل میشود  
و از فیضان عایش کاسه مراد لبریز میگردد و فیضان بی پایانش نهایتی ندارد و مردمان آن سلسله از اولاد  
بزرگوار بوده اند چنانچه در اسیمه داران مکنپور شاه غلام محمد و غیره مشایخ صاحب شاد شده اند و یکی از  
خلفایش بابالا در باره بود صاحب خارق کائنات از ایشان سلسله جالست فرانش و  
مکنپور و در سلسله اولاد امجادش هنوز ال فضل موجود اند چنانکه مولوی محمد شکر الله ارغونی مرید و خلیفه  
این بود و ملایک مکنپور مولوی رضی الدین ارغونی المکنپوری و حافظ عبد الرحمن مراد آبادی است و فقیه کتب  
ابتدای کجشورش اند که آن بزرگوار هنوز زنده اش موجود است بهای عرس و س قدس سره زیارت میشود

## امام اهل التوحید مولانا مولوی ابوسعید رحمة الله المجید فتنه صوری قدس سره

عالی بود اهل خلف و خلیف سید محمد نصیرت جای اورش ملی است بدر خانه نقاد و الا جا مکنپور بدستی  
میگرد و طلبه هر دیار و معارف میماند و طلب علم می نمود و در چوک مصارف آن مدرسه از جانب ایشان

در بیان این واقعه و سلسله از اولاد امجادش هنوز ال فضل موجود اند چنانکه مولوی محمد شکر الله ارغونی مرید و خلیفه این بود و ملایک مکنپور مولوی رضی الدین ارغونی المکنپوری و حافظ عبد الرحمن مراد آبادی است و فقیه کتب ابتدای کجشورش اند که آن بزرگوار هنوز زنده اش موجود است بهای عرس و س قدس سره زیارت میشود







شاید بخواهید بدانید که

اوان را الحانی میداود که مصلیان را از شنیدن ندای الله الیه نظر اری و اضطراری بپیدایمی گشت  
 لهذا این لقب ملقب شد خوش الحانی می معروف است پادشاه و ملی عقیدتی میداشت و نیز از  
 دیگر امرا و نقیض معین بود چنانچه فرمان شاهی بنام وی است و از کواخانات اسناد و امرا در آنکه معین  
 بود واضح و لایح است تاریخ وفات پنجم ربیع الاولی ۲۲۲ هجری

شاہ عبدالحمید بن منصور

بزرگی بود خلق حلیم کی از سیزادگان بکنیور بایام غد شهید شد عزراش رکنی پورتا رخ وفات و جمادات و ششم

شیرہ علام حم نرہ فنصور

خدمت آستانه در حیات خویش واجب دانسته و داد و زهد و ریاضت داده در هنگام عذر شربت شهادت  
چشید تاریخ وفات و جمادی الاولی

شکیده حافظ محمد بخش منصور

خوش و قاتی بود و بیاد او و قمران مجید کمری نداشت در تکران مستغنی المزاجی و فغان البالی عمر عزیز بنوع و خیر است  
پیر خود کجائی زلفت بتاج هفتم ربع الما و لخت هستی از بجهان برداشت انا لله و انا الیه راجعون

فصل ہفتم در ذکر مشایخ خاوا و ماں الطیفورے

وذكر حضرت مقتداي من محبوب غفور الرحيم خواجه طيفور قدس اللہ سرہ العزیز

مؤلفه ملا الهبة  
تأليف الذي بين يدي  
الابو كمال  
مجاناً  
الحاضر  
المستحقين  
مذكره  
الاجاميه  
سكن  
صين  
بجانب  
والا فتيحة  
الانزل  
والوقت  
كله



حضرت سید ابوالحسن طیفور قدس سره ولی بود از قدما می مشایخ پیشین که جامع مکتوبها بود و در حجت  
و قناعت و تقوی و طهارت انفاس گرامی مدی داشت مجمع مکارم خلاق و شرف انعت او صفات  
متبرک اوست کمالانش بحال رسیده و مدارج ارحم بندش بعروج هر کشیده و در جمیل و خوارق و دانش  
هر سو استوار یافته در ریاضت و مجاهده بدرجه غایت رسیده این نوآمده خاندان ولایت گلدسته گلستان  
سیادت بخد مت اشرف اقدس جذر گوار خود اعنی از حضرت قطب الممدار سرایه کمالات اندوخت و  
بخلافت و آمده بر جاده نیافتی و کرم زینت بخششی فرمود محمدت او را بکدام زبان در حلیه بیان آرو  
منقبتش قلم را چه بار که صغیر قمر طاس نگار و محفل احوال درین تذکره نگاشته شد خلقی از انفاس سامی  
مستفیض شده و عالمی بزمره اهل حق در آمده بمنزل سعادت رسیده و جهانی بتوجیهی در کیمیا کاشف  
و مرآت مستغرق شده کامیاب و سیراب گردید و وقتی قحط سالی در یمن پدید آمد و عنان غم و غمی  
از دست زمانیان رفت و اکثری از صعوبت فقر و فاقه بملک و بگرد راه پیوده و بسیاری از شست  
گرنگی هلاک شدند جماعتی فریاد و فغان کرده پریشان و سر اسیمه حاضر آمد و مصائب اندوه و در محفل  
بیان پیش آجناب آورده نجات خواست و عرض کرد که ای محبوب و ادخل غلظه فدی که بر همه  
مخلوق مسلط شده است از تدبیر و چاره جوئی دفع کنیش و و آه و بکا بجناب کبریا سودی نمی بخشند  
جانبی دشوار بطریق یزد و یکه بغیر ایدم زری و حیف که بدرانم و شکری نمی کنی باشاره گوشه چشمت تشنگی  
جهان دور میگردد و باندگت چه همه عالم سیرب میشود و میجویم که ازین عذاب الیم نجات حاصل آید  
سید قدس سره بر حال زارشان رحم نموده و سخن مسجداً ایستاده شد و بجناب الهی دست دعا دراز  
کرده برای کشتود کار خلاق مناجات فرمود و سیرکت التجای گرامی با شربان شد و ابر حرمیت  
بزمین بارید و خشک سالی از عالم دفع گردید همچنان تصرفات هر روز از ان بزرگوار ظهور می آمد  
روز سهی حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور قدس سره سیرکنان جانب جنوب بمقام بسیدن  
تشریف فرما شدند در آنجا جوئی را دیدند که نهایت صاحب شد راج بر موارع نشین است سید  
ممدوح چون با دو و چار شد بزمین افتاد جوئی تبحر شده سولی از کوهی فقر زبان سنسکرت

سید ابوالحسن  
طیفور قدس سره  
ولی بود از قدما  
می مشایخ پیشین  
که جامع مکتوبها  
بود و در حجت  
و قناعت و تقوی  
و طهارت انفاس  
گرامی مدی داشت  
مجمع مکارم خلاق  
و شرف انعت او  
صفات متبرک  
اوست کمالانش  
بحال رسیده و  
مدارج ارحم  
بندش بعروج  
هر کشیده و  
در جمیل و  
خوارق و دانش  
هر سو استوار  
یافته در ریاضت  
و مجاهده بدرجه  
غایت رسیده  
این نوآمده  
خاندان ولایت  
گلدسته گلستان  
سیادت بخد مت  
اشرف اقدس جذر  
گوار خود اعنی  
از حضرت قطب  
الممدار سرایه  
کمالات اندوخت  
و بخلافت و آمده  
بر جاده نیافتی  
و کرم زینت  
بخششی فرمود  
محمدت او را  
بکدام زبان در  
حلیه بیان آرو  
منقبتش قلم را  
چه بار که صغیر  
قمر طاس نگار  
و محفل احوال  
درین تذکره  
نگاشته شد  
خلقی از انفاس  
سامی مستفیض  
شده و عالمی  
بزمره اهل حق  
در آمده بمنزل  
سعادت رسیده  
و جهانی بتوجیهی  
در کیمیا کاشف  
و مرآت مستغرق  
شده کامیاب و  
سیراب گردید و  
وقتی قحط سالی  
در یمن پدید  
آمد و عنان غم  
و غمی از دست  
زمانیان رفت و  
اکثری از صعوبت  
فقر و فاقه بملک  
و بگرد راه  
پیوده و بسیاری  
از شست گرنگی  
هلاک شدند  
جماعتی فریاد  
و فغان کرده  
پریشان و سر  
اسیمه حاضر  
آمد و مصائب  
اندوه و در محفل  
بیان پیش  
آجناب آورده  
نجات خواست و  
عرض کرد که  
ای محبوب و  
ادخل غلظه  
فدی که بر همه  
مخلوق مسلط  
شده است از  
تدبیر و چاره  
جوئی دفع کنیش  
و و آه و بکا  
بجناب کبریا  
سودی نمی  
بخشند جانبی  
دشوار بطریق  
یزد و یکه  
بغیر ایدم زری  
و حیف که  
بدرانم و شکری  
نمی کنی باشاره  
گوشه چشمت  
تشنگی جهان  
دور میگردد و  
باندگت چه  
همه عالم سیرب  
میشود و میجویم  
که ازین عذاب  
الیم نجات  
حاصل آید سید  
قدس سره بر  
حال زارشان  
رحم نموده و  
سخن مسجداً  
ایستاده شد  
و بجناب الهی  
دست دعا دراز  
کرده برای  
کشتود کار  
خلاق مناجات  
فرمود و سیرکت  
التجای گرامی  
با شربان شد  
و ابر حرمیت  
بزمین بارید  
و خشک سالی  
از عالم دفع  
گردید همچنان  
تصرفات هر  
روز از ان  
بزرگوار ظهور  
می آمد روز  
سهی حضرت  
خواجہ ابوالحسن  
طیفور قدس  
سره سیرکنان  
جانب جنوب  
بمقام بسیدن  
تشریف فرما  
شدند در آنجا  
جوئی را دیدند  
که نهایت  
صاحب شد راج  
بر موارع  
نشین است  
سید ممدوح  
چون با دو و  
چار شد  
بزمین افتاد  
جوئی تبحر  
شده سولی از  
کوهی فقر  
زبان سنسکرت



















# سرطان الاولیای مصلحتی سیرت

رتبه ولایت حضرت قاضی مطهر قلند شیری که سرآمده روزگار بود در علم و عمل عدلی نداشت در اوایل  
 مدرسی همیکم و طلبه قاضی یار و مصار از جناب افتخار الاشیاخ کمال سوخ تلمذ میداشتند و زمانی که  
 آمده قضا باجاه و دین از کمال حکمت و دانش انجام میداد و تصنیف فاش هم است از جناب فیض انبیا  
 حضرت قطب المدار شریف بیعت و خلافت سرفرازی و ممتازی حاصل نمودن باکی از اهل کمال قاضی  
 طبعش جز ارتقا جعالم علوی میلی نداشت آوازه خرق عادات و کرامات باهرات حضرت قطب المدا  
 شنیده و بعضی مباحثه با و و حد طلبه کی نستی بخندش آمده در مسله و حدیث و توحیدی را ندیک هفته  
 هنگامه اعتراض گرم ماند آخرش کلام بدرجه اتم رسید و حضرت را غیرت علم احدیت در گرفت فرمود ای طفل  
 مکتب خالق مطلقم واحد است و نقابیکه بر چهره او را طهر فرو بسته بود برداشت قاضی بموعانه بجای بیکر  
 الطهر را ز تابش جمال مهر پر کر است نمایان شد موه تلامذه بسجده در افتاد و در حالت غشی آمده سه یوم  
 لذت بخودی چشید چون بهوش آمد عفو تقصیر خواسته درخواست بیعت کرد و حضرت منظور داشته در  
 حلقه بیعت معه تلامذه اش را آورد قاضی موصوف قدوم تینیت از روش را موبیت عظیم شمرده و در  
 تعظیم و تحیل آنجناب کوشیده و لبطای خریل بیعت و خلافت منقش شده بمرتبه کمال رسید و صاحب  
 مقامات علیه بود شهرت مولانا از حد در گذشت قصبه ماور که از مینوری کرده است گاهی و بسوی  
 تا ماور پشت نمیداد و رخ بجنور کرده باز میگشت روزی مولانا حضرت قدس سره را و ضو کنان  
 که حضرت سوی مبارک در هم کشید قاضی التماس کرد که خطبه کم چیست فرمود که از تو بوسه بیازمی آید  
 عرض نمود که از شش ماه بکل و شرب کاس ندادم آری از بازار آمدن شاید بوش درجا مبادر  
 گرفته باشد از ان بازگویی به بازار رفت و کمال احتیاط میکرد و در حواله حرمش و آمده یکی از مصلحان  
 و الاشد الشان از خلفا مصل حضرت قطب الاقطاب قطب المدار اند و گروه عاشقان از ایشان  
 نافذ است خلیفه و جانشین قاضی حمید بود در گروه عاشقان نه شعب معصون است و خواص چنان میزند

در این کتاب  
 از جناب شیخ  
 حاج میرزا  
 محمد باقر  
 قزوینی  
 در این کتاب  
 از جناب شیخ  
 حاج میرزا  
 محمد باقر  
 قزوینی  
 در این کتاب  
 از جناب شیخ  
 حاج میرزا  
 محمد باقر  
 قزوینی







ایشان خلیفه و جانشین حضرت قاضی حمید بودند و قتی که از درس ظاهری فارغ یافتند بخدمت شریف  
حضرت مولانا قاضی حمید روضی در یافتند و از شرف بیعت ممتاز شدند ایشان از روز جمعیت مشقت  
شاقه و ریاضت و مجاهده برخوردار و چنان اختیار کرده که تخریبی آخرت بوجه شیخ بمراتب و امانت بر نمی گزید  
و یکی از دیبای اهل کربلا بود و حضرت قاضی حمید روی را می نمودند و اجازت خلافت عنایت کرده و پیشین خویش را  
فی الواقع هرگز از ایشان پیوسته در اندک است بخدا رسید و عالمی از ذات گریستن قیض و کارن پس ایشان تیشاد و انوار  
المعروف بابا کپور را که بر نظری ملایمتند خلیفه و جانشین ساخته و اجرا کار هدایت خلق الله بوفوی فرموده بخت پیوست

ذکر حضرت سید شاہ عبدالغفور صاحب بابا کی پوری قدس اللہ سرہ

بابا صاحب یزدخلیفه سید شاه راجی وی مرید و خلیفه حضرت قاضی حمیدوی مرید و خلیفه حضرت سلطان التارکین برهان العالین مولانا قاضی مطهروی مرید و خلیفه اهل حضرت سید الموحیدین عمده و اهل طهارت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المذاق قدس الله تعالی اسرارهم و طینش کالهی است در ایشان بعد تحصیل علم طاهرش شوق لغار الهی بگوشه خاطر مکنون میداشت مشتعل شدن گرفت پس تبلاتش پیر اختیار کرد چون صیبت فیض و کرم حضرت سید راجی قدس سره عالم گیرد ایشان نیز بحضرت وی رسیدند و از اسجناب حصه ازلی خویش که بادی سینه بسینه آمده بود در رکن و بعد از حصول بیعت در او اهل حال ریاضت شاقه برخود اختیار کرده و سالها سال سقای نموده و شهرها بخانه ضعیفان و مسکینان میگشت و خیمهها پر از آب میکرد و صاحب به تو بود و بکالت استغراق ماندی و از اهل و شراب صلا ملتفت نشدی و قتی که فاقه رونمودی از غلبه چند دانه تنه اهل فقر و دی عمرش طویل بود بر لباس مستر عورت آکنده نموده بود فی الواقع جامه ایشان را نظر بر گاو درست جامه عریان را بخیلی زیورست و ایشان امر را بچون که تکرر میداد و از قسم نقد و جنس با بوی که از غلبه سیر حواله فقر و مساکین میساخت توارق عادات بسیار از وی سر بر میزد و خرازمی ترقی کندی گرفت حضرت سید شاه راجی قدس سره مخطوط شده وی را خرقه خلافت پوشانیده جانشین خویش ساخته و



قدس سره کا خلافت و جانشینی چنان با انجام داد که همه مریدان سید راجی قدس سره تا حیات پرفرا  
 وارفدای وی مانند و از ایشان هفت خلفای اہل صاحب سلسلہ اہل رشاد گشتند و از بہر کی از  
 ایشان گروہی جدا گانہ جاری شدہ بلقی بلقی متعجب شدہ مگر دو سلسلہ دیگر از خلفایش برآمدہ و نیز در شمار  
 خلفایش می یس ازین حساب شش گشتند و فیصل ایشان بدینطور است

گروہ اول عاشقان امام نوروزی	گروہ دوم عاشقان سوختہ شاہی	گروہ سوم عاشقان کریم شاہ
گروہ چهارم عاشقان اہل شہبازی	گروہ پنجم عاشقان بابا گوپالے	گروہ ششم عاشقان بکمر شاہ
گروہ ہفتم عاشقان کلاہی	گروہ ہشتم عاشقان کمال دہری	گروہ نهم عاشقان کریم شاہ

### حضرت امام نوروز

ایشان ہندو بزم جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب  
 مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینا  
 بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز را ناکہ نسلک نہ بلقی امام نوروزی معروف اند و نیز یہ فقر پرت کیا

### عاشقان سوختہ شاہی

نام نامی سید عابد حاکم از غلبہ سکر عشق الہی وحدت جذباتناہی انبا باصاۃ ایشانرا  
 (عاشقان سوختہ شاہی) خطاب بود اکثر اوقات بحالت جذبت بہت بسوختن میر سید بابا فشانے  
 و کلاب پاشی و خوشبو و عطر و تلخہ پیچ کا گھیشد و مردمان دانتند کہ میرہ جسد از نقد حیات تو گشت البتہ  
 خود بخود بعد مدت معمود افاقہ رو نمودی و اکثر از مریدان سید عابد قدس سرہ در زمین حالت جلن بحق  
 تسلیم گردیدند و مریدانش از آتش دنیا باکی نداشتند بلکہ انبار گل می بکارند زیرا چہ ظاہرست کہ ہنوز  
 ایشان را سوختن نمی گواند اکثر آتش فرختہ را با مال میکنند و پیچ اثری و ضرری بر جسد ایشان نمیرسد  
 حالانکہ این ادنی وصف در حبلہ کمان ابن خاندان است نہ تمحیص بر ایشان وقتی حضرت

نہایت جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینا بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز را ناکہ نسلک نہ بلقی امام نوروزی معروف اند و نیز یہ فقر پرت کیا

ایشان ہندو بزم جہاد و تزک احتشام شاہی با کرد و فرما خیم غفر آمدہ بودند چون بہشت زیارت بابا صاحب مشرف شدند از خیال خویش در گذشتند و آن تزک احتشام سلام نذر پیر کرد و دی نقد پس حوالہ سکینا بسکہ شاہی بمریدان بخشید پس حضرت امام نوروز را ناکہ نسلک نہ بلقی امام نوروزی معروف اند و نیز یہ فقر پرت کیا

ہمکامہ صرفت شیخ فرید الدین بغایت جاسہ بار داشت ہر بار باد میرد شیخ بدامن بر این از او بپوشید و جلال الدین بابت فرمود کہ در



سید شاه عبدالغفور قدس سره درگاه البیار رولق از روز بود چون هلال جمادی الاول روز نمود و در میدان  
خوش متوجه شده ارشاد کرد که حاضر یکم در عرض حضرت قبله و کعبه امسال بهمیزی شما خواهد شد پس برود  
و حاضر عرض شریف بشوید یکی تهیه سفر کردند فلما انصب کعبه و ارشاد شد که قلم و دوات بیا ریتا بخد مت  
صاحبزادگان غرضه کارم و بجزان جستجو کرد و ایشان قلم و ان و کاغذ پیش کردند و بر انگشت شهادت  
خوش دوم آتشین بر زد و ماروش شد حضرت متبسم شده غرضه بنشته و والد ایشان کردند و نکبتش دوم و  
عاشقانه که از آب حرم شسته بود و بر دنگل شد و اثرش از سورش نماز شریف سر مودند که اگر بر فلان قلم کربان  
پیران غرضیت بودی و ابر رحمت شان که هر دم بروی مترشح میشود بناریدی از کمال جبهه شوقی  
که میدارد سوخت شندی و فقر از آن گروه میگویند که در حالت خدایا گرانش سوزان بدست آمد  
بخوردی و اثری و ضرری نرساند که و این خطاب خسته عشق الهی ز عنایات پیر او بود هر که بای  
توسل حبه بلقب سوخته شاهی نامور گردد

## عاشقان کمر بسته

حضرت شاه عبدالحی الملقب به شاه درگاه کمر بسته یکی از جانبازان حضرت سید شاه عبدالغفور  
بود از جنس بیعت جز طاعت معبود مطلق و می نیاسود و کمر بست بر میان جان بسته در بارگاه  
محبوب حقیقی اخمصامی دریافت و بوج منازل ولایت سر کشیده از خواب خور و دیگر طریح ضروری  
بی لعل زشته خصلی بود خرق عادات از وی سرزدن گرفت و قبلیکه حضرت بابا صاحب از  
مقربان درگاه و بر رسیدی که درگاه چه میکند جواب گفتی که در ریاضت اوقات غریز میکند و  
کسی و بر اغال نمی یابد که بوسه هم کلام شود و خبر شیخ خود پیشنی بابا صاحب میگوید که آن عاشق  
کجاست بیاید حفا سکوت کردند گفت درگاه کمر بسته است چون بیاورند و حاضر کردند و در آن دم  
ایشان را خرقه خلافت بخشیدند و اجازت خلافت عنایت کردند پس از آن روز این لقبی  
مقرر گشت آنانکه در حلقه ارادت و خلافتش در آمدند بلقب عاشقان کمر بسته ملقب شدند

چهارم

در این میان

و غرضه

بیاورد و نکبتش

دوم و

رسم است

از این

عاشقان

چهارم

در این میان

و غرضه

بیاورد و نکبتش

دوم و

رسم است

از این

عاشقان

چهارم

در این میان







عاشقان و معاشاہی

میران مکی حاشاد ولی اقدس سرکہ مرید خلیفہ سید شاہ عبدالغفور لودی کی انولوبیائی روزگار ہو رہا ہے۔  
خون عداوتوں ویا حیدر آباد معروف ست فرارش در نماندیر ریاست حیدر آباد وکن آستانہ اوزریار گاہ  
ظلالق ست گروہے کہ ازوے جاری گشتہ بلقب عاشقان مکی حاشا ہی نامور گر ویدہ

# عاشقانِ کلامی

از حضرت شاه معروف کلامی که ایشان خلیفه امام نوروز روز بزرگ و خلیفه ثانی حضرت شاه قنار درویش که  
مزارش در کراچی است سلسله نوروز جاری است حضرت شاه معروف یکی از علمای متکلمین بود بوجه تبحر علم  
منطق و کلام باین لقب ملقب گشته روزی بنیض مباحثه بخدمت حضرت امام نوروز که امام الوقت بود  
حاضر گردید گفتگوی آغاز کرد حضرت محدث فرمودند که ای کلامی اگر زیارت نقصی واقع شود و گویائی نماید چگونه  
سمعی منجی کنی ای کلامی این همه از فضل حقیقی است که ترا قوت نطق و کلام بخشیده پس اگر در موفقتش  
رسائی حاصل کنی چه خوب باشد کلامی ازین کلام موثر شد و بکافه معریدانش داخل گردید و بعنایت شیخ گویائی  
نماید الوصف حاصل گردید باندک زمانه بوجه شیخ یکی از اولیای طریقت و تقدیر نامی گردید شیخ را بادی نظری  
بود روزی فرمود که ای کلامی سلسله که از تو جاری خواهد شد با القاب برادرانم ملقب خواهد ماند چنانچه  
در نه شعبه عاشقان این نیز داخل است این فضل شیخ است

عاشقانِ کمالِ قادری

این گروه از حضرت مولانا شیخ کمال الدین قسری مشعب گردیده ایشان اول از خاندان عالیہ قادریہ  
بودند چون بحضرت شاه عبدالغفور پیوستند همه تعلقات خود را ترک نموده بیعت کردند تجرید و انحراف  
قطعی و باطنی مدت العمر بسر بردند آخر از عنایت بابا صاحب جازت خلافت نیز حاصل کردند و یکی از

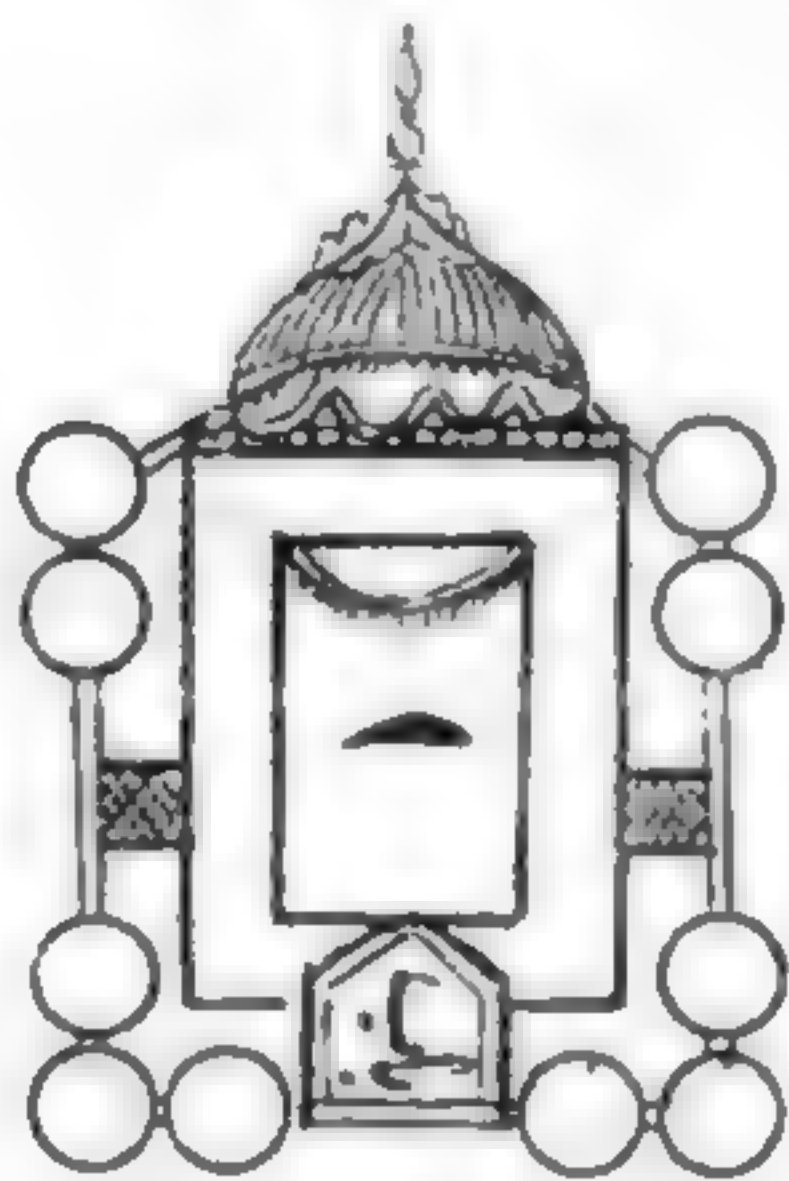
[illegible]







نقشه خانقاه حضرت شاه عبدالغفور عرف بابا صاحب  
واقع گوالیار

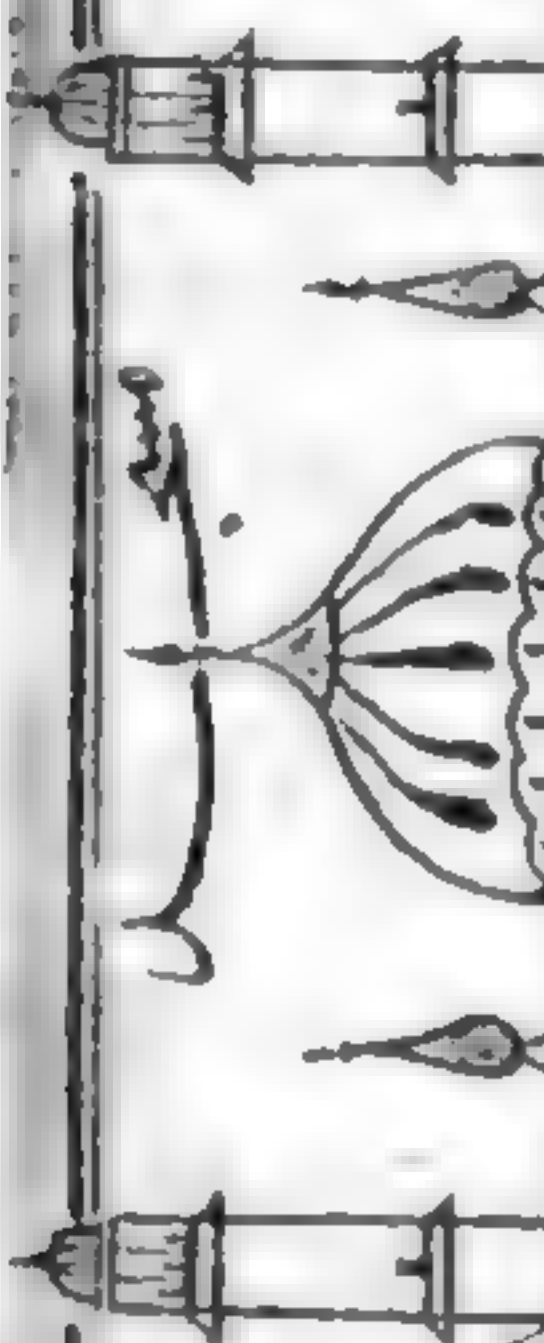


دھانچہ

نہ

نہ

نہ



مسجد







از روی درو با حق گفت سالت از دنیا اسوه دین کرد و خلعت

## ذکر حاجی مداری شاه کمر بسته رحمة الله علیه

ایشان خلیفه و جانشین سید عنایت شاه کمر بسته اندازنده واسطه بحضرت برهان امانتین مولانا قاضی  
مطهر قلعه شیر نسبت دارند و در احوال سیاحت در زبیده و از زیارت مزارات اهل الله مشرف گردیده و در کشته  
از حج بیت الله شریف مراجعت فرمودند و در آن زمان آرام راه چودهری سکنه موضع مدین پور از غلامان  
بلگرام سجادین نیازمندی یکصد سکه راضی در موضع محمد پور نذر کرد و در باره قیامش اصراری بلیغ نمود چون  
از دهام عوام دراد قاشش بهر چی و مانع شدن گرفت پس از آنجا متوجه به موضع اورنگ آباد گشتند مگر آب  
هوای اسلام آباد پسند خاطر شد و بموخی ساکونت و زبید نواب سید خرم و راجه سعد الله خان برامصار  
وی خواستند که یک موضع نذر کنند مگر منظور نداشت از اصرار نواب مرحوم یکصد سکه راضی قبول فرمود  
صاحب مقامات بود و قاشش در شش بجای بهاء حلیه که در حین تاریخ است و ششم گردید **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَیْهِ رَاجِعُونَ**

## قطع تاریخ وفات

رفت چون زین جهان مداری شاه	سوی ملک بقا بحکم آله
سال نقلش شد از سر الهام	عدن شد منزل مداری شاه

## ذکر حضرت قادر علی شاه شطار رحمة الله علیه

ایشان غوث وقت بودند از قانطان عاشقان ظاهراً بسبب حسن اعتقاد و حسن بھوپال در موضع  
چین پور باطری قیام میداشتند چون که این طائفه راجی تعالی بهر جایی که اید میگردد و اجراء کارخانه  
هستی تابع ایشان میسازد پس جائیکه قیام سازند از امر او تعالی مقیم میشوند و در شش هجری ازین  
جهان رخت هستی بر سبت مزارش نشن آبادست

جناب خلیفه و جانشین سید عنایت شاه کمر بسته اندازنده واسطه بحضرت برهان امانتین مولانا قاضی  
مطهر قلعه شیر نسبت دارند و در احوال سیاحت در زبیده و از زیارت مزارات اهل الله مشرف گردیده و در کشته  
از حج بیت الله شریف مراجعت فرمودند و در آن زمان آرام راه چودهری سکنه موضع مدین پور از غلامان  
بلگرام سجادین نیازمندی یکصد سکه راضی در موضع محمد پور نذر کرد و در باره قیامش اصراری بلیغ نمود چون  
از دهام عوام دراد قاشش بهر چی و مانع شدن گرفت پس از آنجا متوجه به موضع اورنگ آباد گشتند مگر آب  
هوای اسلام آباد پسند خاطر شد و بموخی ساکونت و زبید نواب سید خرم و راجه سعد الله خان برامصار  
وی خواستند که یک موضع نذر کنند مگر منظور نداشت از اصرار نواب مرحوم یکصد سکه راضی قبول فرمود  
صاحب مقامات بود و قاشش در شش بجای بهاء حلیه که در حین تاریخ است و ششم گردید **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَیْهِ رَاجِعُونَ**













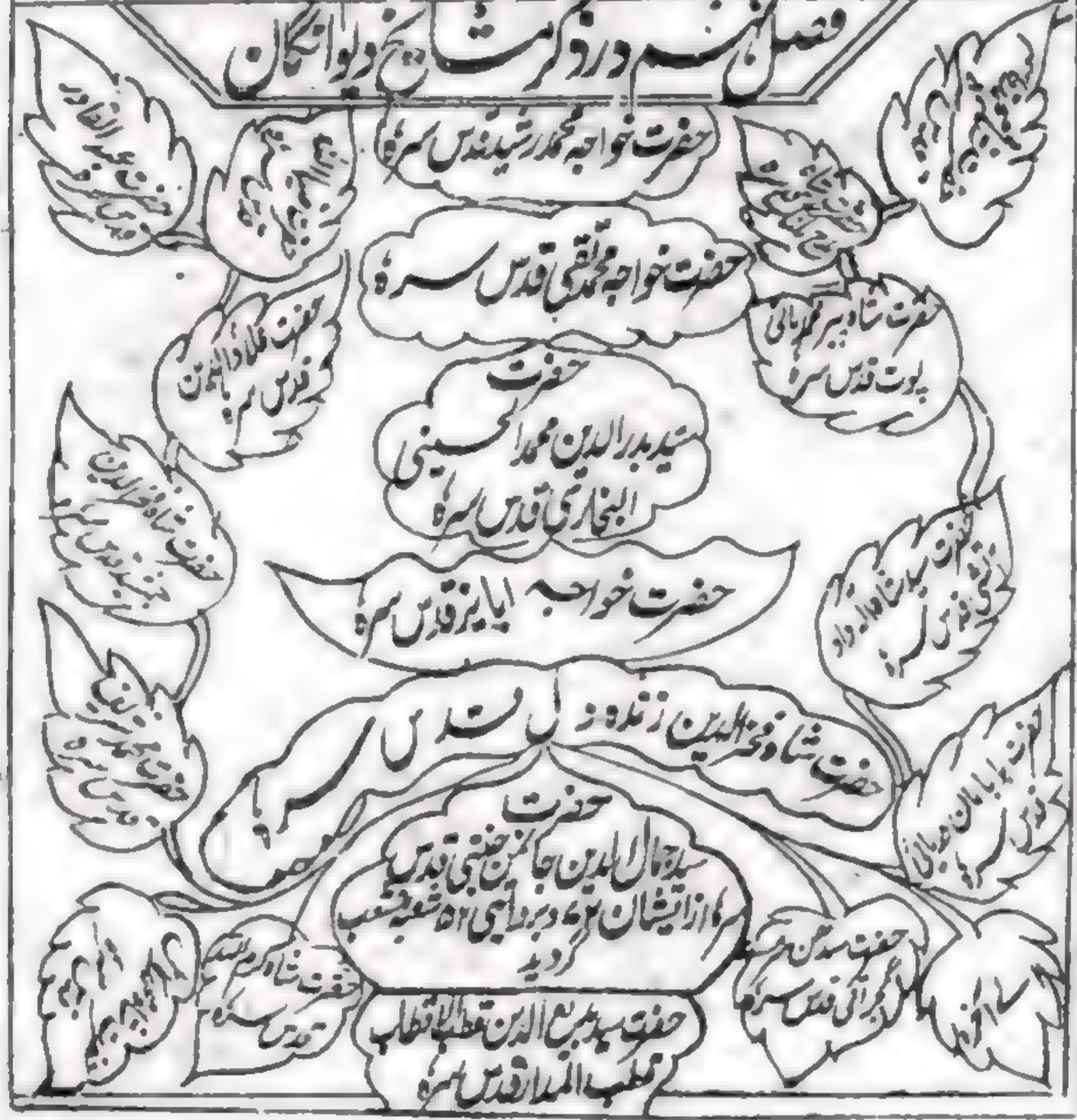


باقی محلی بگفتا سره تاریخ او و  
شذرنه با اهل باطن ازین حلیت گزین

ذکر مشایخ خلق که در سلسله عالیہ مداریه از پیران خود مجازا اند چون

شیخ محب الدال آبادی قدس سره سید محمد قنوجی با خلیفه خود گردانید شجره رخ خالواد عنایت فرمود منها  
شجره مداریدین و سائلط شیخ محب الدال آبادی شاه موسی خدادوست شیخ عبدالقادر دینی شاه مقیم است  
معرفت شاه فتح الد شاه اسمعیل خاکسار شاه ابوالقاسم قدوة العارفین حضرت قاضی مطهر قطب  
الاقطاب حضرت سید بیگ الدین قطب الدار قدس الد تعالی سره شیخ عبدالعزیز شیخ ابوالربیع مقدسی  
شیخ کلین الدین شامی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الد تعالی وجه حضرت رسالت پناه  
احمد تقی محمد طایفه اهل الد علیہ آل و صحابه وسلم

فصل پنجم در ذکر مشایخ دیوانگان



سید محمد قنوجی با خلیفه خود گردانید شجره رخ خالواد عنایت فرمود منها  
شجره مداریدین و سائلط شیخ محب الدال آبادی شاه موسی خدادوست شیخ عبدالقادر دینی شاه مقیم است  
معرفت شاه فتح الد شاه اسمعیل خاکسار شاه ابوالقاسم قدوة العارفین حضرت قاضی مطهر قطب  
الاقطاب حضرت سید بیگ الدین قطب الدار قدس الد تعالی سره شیخ عبدالعزیز شیخ ابوالربیع مقدسی  
شیخ کلین الدین شامی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الد تعالی وجه حضرت رسالت پناه  
احمد تقی محمد طایفه اهل الد علیہ آل و صحابه وسلم



فواید کثرت پس باین خیال فرمود شاید قهر آن مجید بخواند و مضافاً به وی نه نموده گفت کلام  
 موافق کلام طویل است غرض که فرقان حمید از کتب غایت قاضی آورده شد و قندک او را قش با کبر  
 ساده و سفید نظر در آفتاب می راجع به گرفت در فکر و اندیشه بود و اسم گرامی در یافت نمود  
 سند مودب علی الدین که معاً مقوله حضرت شیخ ابو الفتح شطاری رحمه الله علیه که هر شد و اند ما و  
 بود بسیار و آمد که وقت درخواست بیعت پدرش شیخ ارشاد کرده بود که این بحث باید مستفیض  
 از ذات گرامی سید علی الدین طلب لمدار خواهد شد همیشه از دوست با فضل مفضل حقیقی  
 ولی صاحب تصرفات خواهد بود و سلسله شد و ارشادش جاری خواهد ماند پس ارشادش  
 خبردار شده و ذرت خواست و گفت که مرا بر مرده بندگان در آید فرمود تا و قندک غلام خود را فرمودش  
 مکنی بهرگز در بیعت نخواهم گرفت قاضی سر بگریبان تحیر فرمود و بدو که علم چو نه کالعدم خواهد شد  
 و در آنجناب عجز و انکسار بکار برد حضرت لعاب بن شریف در دوش انداخت حجاب یک  
 العلم حجاب الاکبر بود و دفع گردید و همه احوال طبقات ارضی و سماوی بروی منکشف گشت  
 و از غایت والایش بخلق ارادت و خلافت ممتاز شد بحالت قاضی قدس سر و گادگی بی  
 از حدت حرارت شوق عشق الهی در سینه فیض کنجینه چنان مشتعل میشد که نوبت به سوختن  
 میر رسید آب و گلاب پاشی سود مندی شد آخرش بعد ریاضت و مجاهدت درین رونمایی  
 میدوالاتی بیابانش میرفت الغرض از قاضی ممدوح سلسله شد و ارشاد هنوز جاری  
 است از ایشان سلسله که نافذ گشته بلقب طالبان ملقب گردیده چنانچه درین سطور  
 ذکر بعضی از ایشان نقل کرده می آید تا نه وی مرتق خلاق است

### قطعه تاریخ وفات

جناب قاضی محمود وی شان	فرزان آفتاب روح جابه
چو غلام جانب ملک بقا شد	ز دنیا آن معارف و شگفتی

در این کتاب  
 باین باب  
 منبک کرده  
 اودام کلک  
 در عالم  
 عین است  
 تذکره اصفین  
 در این کتاب  
 باین باب  
 منبک کرده  
 اودام کلک  
 در عالم  
 عین است



نوشتیم از سر آه و بکا سال	ز دنیا آورست وین پناه
---------------------------	-----------------------

ذکر حضرت مخدوم من سید ابوالحسن المصطفیٰ بن محمد بن علی مدار رحمته علیه

ایشان خلف خلیف پدر بزرگوار خوش حضرت قاضی محمود و گز و دانشمندان تیغ برهنه انداز مشایخ  
 کبار و عرفا و روزگار بوده اند چونکه نام نامی وی حضرت قطب المدار نهاد و بود و بیاس خاطر  
 عاقلش تعویذی بمجم گشته که بمن آن تعویذ و دعای آن حضرت آنمه اهل سلسله اش که زواید و خفاش  
 بوده اند از علم و مرتبه شده اند و در باب غشش چه سر ایکم و چه تعلیم سپارم مدت سی سال در مسجد کهنه  
 بیاد حق مشغول ماند کرامات باهرش درج صحایف است چنانچه صاحب بزرگوار و مؤلف تحفه الابرار فی  
 مناقب قطب المدار مولانا شاه عزیز المذنب توری گشته پس آن محبوب رب و دود و دوزخ و  
 ریاضت و اود بتاریخ دهم جمادی الاول سنه صد و چهل و دو در جمعت حق پوست خوابگاهش در  
 کنتور شریف من مصافات لکھنؤ مرجع اهل بعیرت است -

## قطعه تاریخ وفات

شاه مٹھی مدار قبله دین	عزم فرمود چون بخلد برین
سال نقلش شد از سر الہام	رفت بادی دین بہ غلیتین

ذکر حضرت سید شاہ عطاء اللہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

ایشان عالمی بود با عمل و فاضل بود اہل در اولاد و مجاہد حضرت سید ابوالحسن عرف مٹھی مدار  
 رحمۃ اللہ علیہ و خلیف و خلیف والد ماجد خوش حضرت محمد شریف قدس سرہ است  
 تقدیرش صاحب کج ز فاسد غیر و مٹھے و فاشش بتاریخ بست و دوزخ بعد در سنہ  
 یک ہزار و یک صد و بیست و یک در کنتور پائین مزار عبد اللہ شریف -

جانب راست درخت چنبر - مدار رحمۃ اللہ علیہ  
 جانب چپ درخت چنبر - مدار رحمۃ اللہ علیہ  
 جانب راست درخت چنبر - مدار رحمۃ اللہ علیہ  
 جانب چپ درخت چنبر - مدار رحمۃ اللہ علیہ



## قطعه تاریخ وفات

سالک راه خدا آن شهید عطا  
بانهی تاریخ او گفت بگو شمع خرد  
رفت از دار الفنا چون سودا را بقا  
آه ز آفاق رفت زبده اهل صفا

### ذکر حضرت سید غلام مدلیع الدین مداری المعروف بشاه میان

ایشان یکی از اهل تقوی بودند اند خلیفه و جانشین والد ماجد خویش سید عطاء الدین سید محمد شریف  
مداری قدس سرهاست جو دو کمرش غایتی ندارد پاسداری مسافری و مساکین متطور نظر و اشتی  
و هر چه از تحف و تحایف که پیشش رسیدی در همان داری صرف نمودی حتی که اکثر اهل و عیال را طعام  
نرسیدی بفرغ حصول اکل حلال چندی خدمت کتبخانه شاهزاده عظیم الشان ابن بهادر شاه بن  
حضرت خلد مرکانی محمد علی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه امارالدین برپا نه و ضمیمه قبول فرموده  
بودند در آخر از ترک فرموده بگفتو شریف تشریف از زانی فرموده در عزالت و انزوا گوشید  
وفاتش چهارم شعبان المنظم در سنه یک هزار و یکصد و شصت و یک هجری گردید مزارش در کشتور است

## قطعه تاریخ وفات

اهل عرفان جناب شاه میان  
بانهی گفت از سر افسوس  
کرد رحلت چو آن جنید زمان  
از جهان رفت آه شاه میان

### ذکر حضرت سید احمد علی مدار رحمة الله علیه

ایشان صاحب کشف و کرامات اهل زهد و ریاضت و اولاد و مجاهد حضرت شیخ المشایخ منظم  
رحمة الله علیه در سلسله عالیہ طبقاتیه مدار خلیفه و جانشین والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس

حضرت سید غلام مدلیع الدین مداری المعروف بشاه میان  
رحمة الله علیه در سلسله عالیہ طبقاتیه مدار خلیفه و جانشین والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس







قدس سره - خاکپای صغیر و کبیر فقیر ذی الدین سجاد نشین مانگیر علی قلم فقیر محمد رضا حسامی  
الکریم مانگیر پوری

شجره عالیہ فیوریه کریمہ شریفہ محمدیہ امیر محمد مدنی عطا سجاد بن سجاد خالق عالم بریل

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین  
اجمعین۔ الہی بجزمت راز و نیاز احمد بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الہی بجزمت راز و نیاز امیر المؤمنین  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت  
حضرت امیر المؤمنین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت حضرت سلطان عارفین  
بایزید بسطامی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ عبداللہ علی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت  
بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی علی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت قاضی محمود بن اللہ  
سرہ الہی بجزمت حضرت شیخ شمس مدار قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شیخ طہ مداری قدس سرہ۔  
الہی بجزمت حضرت شیخ لاڈ مداری قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سرہ۔  
الہی بجزمت حضرت حاجی الحرمین اشرفین شاہ عبدالکریم مانگیر پوری قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت  
شیخ پیر محمد اشرف سلو قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سرہ۔ الہی بجزمت  
حضرت پیر کریم عطا قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سرہ۔ الہی  
بجزمت حضرت شاہ پیر محمد عطا قدس سرہ۔ بجزمت حضرت شاہ پیر محمد مدنی عطا قدس سرہ۔  
الہی بجزم غریبی محمد نعیم عطا کریمی اشرفی حنفی گناہیم کبیرش و جمیع حاجات و دعوات دینی و دنیوی  
من بر آریحہ النبی وآلہ البرار۔ این شجرہ تبرک طیفیوریه مداریہ کہ فقیر رسید است حسب اللہ رضا و جناب شاہ  
محمد امیر حسن حسامداری بغرض مشمول کتاب کردہ متعین تجریر کردہ شد محمد نعیم غنی تالیف ۱۲۲۵

کتاب فیوریه کریمہ شریفہ محمدیہ امیر محمد مدنی عطا سجاد بن سجاد خالق عالم بریل  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین  
اجمعین۔ الہی بجزمت راز و نیاز احمد بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الہی بجزمت راز و نیاز امیر المؤمنین  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت  
حضرت امیر المؤمنین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ الہی بجزمت حضرت سلطان عارفین  
بایزید بسطامی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ عبداللہ علی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت  
بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی علی قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت قاضی محمود بن اللہ  
سرہ الہی بجزمت حضرت شیخ شمس مدار قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شیخ طہ مداری قدس سرہ۔  
الہی بجزمت حضرت شیخ لاڈ مداری قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت خواجہ سلطان محمد قدس سرہ۔  
الہی بجزمت حضرت حاجی الحرمین اشرفین شاہ عبدالکریم مانگیر پوری قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت  
شیخ پیر محمد اشرف سلو قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سرہ۔ الہی بجزمت  
حضرت پیر کریم عطا قدس سرہ۔ الہی بجزمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سرہ۔ الہی  
بجزمت حضرت شاہ پیر محمد عطا قدس سرہ۔ بجزمت حضرت شاہ پیر محمد مدنی عطا قدس سرہ۔  
الہی بجزم غریبی محمد نعیم عطا کریمی اشرفی حنفی گناہیم کبیرش و جمیع حاجات و دعوات دینی و دنیوی  
من بر آریحہ النبی وآلہ البرار۔ این شجرہ تبرک طیفیوریه مداریہ کہ فقیر رسید است حسب اللہ رضا و جناب شاہ  
محمد امیر حسن حسامداری بغرض مشمول کتاب کردہ متعین تجریر کردہ شد محمد نعیم غنی تالیف ۱۲۲۵















منقول است که در اایل خدمت هندوی متصدی بنمود لازم گرفته بودند هرگاه وی در قلعه میر  
آنحضرت دفترش میبردند مدتی بدین طور بسر بردند و کسی بر حال ایشان مطلع نشد گویند روزی  
بزرگ از شاهجهان آیا و از خدمت شیخ خود رخصت شده و غریمت نواسه جو پوری نمود آن  
شیخ فرمود که در جو پور شیخ عبدالقدوس بزرگ صاحب کمال است چون در آنجا بری ملاقاتش کنی  
وی از آن شیخ نشان پرسید گفت معاش و شان از نوکری متصدیست در قلعه ملاقات خواهد شد  
چون آن بزرگ در جو پور رسید بهمان نشان ایشان شناخت و با ادب تمام پیش آمد پس آن متصدی  
بر بزرگ ایشان مطلع شده و عذر خواست و لعل نوکری موقوف ساخت از آن روز مردم  
بر مناقب ایشان مطلع شدند بعد از آن حضرت شیخ کشنکاری میکرد از دست خود بچین است  
مراد المریدین و در فصول مسعودیه و مناقب الاصفیاء کورست که آنحضرت نوکر دیوان بدو نگه میداشت  
بود و در آن قوت اهل و عیال خود بسیار سخت روزی زنی ضعیفه برای کار نزد آن دیوان  
آمد و چند بار عرض کرد دیوان متوجه نشد چون آنحضرت دیدند که دیوان بر حال بن ضعیفه متوجه  
نیست بحالت جلای و غیرت الهی آمده دیوان را لفظی سخت و درشت خطاب و گفتند که  
چرا بحاجت این ضعیفه تاخیر میکنی همین وقت چطوری نوشته ده و از باطن خود حاکم وقت را جذب  
نمودند فوراً حاکم سرو پا بر مین زد و دیوان خود آمده چطوری آن ضعیفه دستخط نمود و بجای خود رفت  
پس ایشان چطوری آن ضعیفه را نویسانیده دادند و خود بخانه تشریف بردند مردم خانه گفتند که  
شما امروز وجه فوت خود را بیاور و ادید آنحضرت متوجه بهالم غیب شدند معلوم شد که این مدت  
شما اخفای کمالات خود نمودید بحال اظهار نماید و طالبان را تربیت تلقین کنید اتمی و در  
حجۃ العاقلین است که شیخ عبدالقدوس بن شیخ عبدالسلام قطب روزگار بودند پدر بزرگوار  
دو سه ساله پیش از وفات خود فرموده بودند که بعد از من خدمت قطب جهان یعنی شاه  
عبدالرحمن جانباز خواجهی رفت پس آنحضرت بعد از وفات والد خود خدمت قطب جهان  
بشناخت و در ظل صحبت وی جایافت حواله ابواب علوم باطنی بروی مکشوف شد احوال و

بلورده اند  
علم و حکمت  
و از آن  
نقل و اندیشه  
فی علم و حکمت  
علم بن علم  
چون با او بود  
مذکر و اصفیاء  
کوشش  
نمونه ای  
بنام ضعیفه  
توجه باین  
توجه باین



مقامات عالیہ ارباب ولایت اور ایسے گشت وزیر طاس فلک مثل سے کسے را نمیدانم ہر گاہ شیخ  
عبدالقدوس باجارت شیخ عبدالرحمن جانناز قصد وطن خود نمود چون نزدیک گھنور رسید شیخ  
محمود قلندر باستقبال او بیرون آمد اور اور یافت باکرام و اہتمام تمام در منزل خویش برود  
بوظائف ضیافت قیام نمود بعد از ان وی متوجہ عقبہ سیاحی شد شیخ عبدالرزاق بن خاصہ خدا پیشتر  
رفتہ اور اور یافت و باکرام و اہتمام بمقام خوشن قرار و شیخ نظام الدین کہ اہل مقامات و کرامات بود  
و سے را در منزل شیخ عبدالرزاق دریافت و تا دیر با یک دیگر صحبت داشتند و مفارقت نمودند پس  
شیخ عبدالقدوس جو پورا آمد و گننامی خودی بلیغ نمود کم کسے دستی کہ وی قطب روزگار است  
مگر چند سے از مشایخ جو پور و در آنوقت کہ من بخدمت و سے مشرف شدم صد و دو سالہ بودہ  
باشد انتہی و در مکتوبات حضرت شاہ مجاہد کورست کہ شیخ عبدالقدوس جو پوری در یک ساعت  
بخارق عادات کعبہ رفتہ حج گزارہ است و حاجیان ایشان را مبارکباد گفتہ اند و بعد از ان  
ساعت بخانہ رسیدہ است بے آنکہ یک دو قدم بزمین نہاد و یاد در روشن فلاح تغیر سے پذیرد  
انتہی الغرض تربیت و تعلیم ایشان ہمہ از حضرت والد بزرگوار بودہ است و اجازت و خلافت  
سلسلہ قلندر چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و فروسیہ و طیفوریہ از والد بزرگوار خود داشتند و سلسلہ  
مداریہ از حاج الحرمین بدھن یافتند و در حصول مسعودیہ است کہ این ہمہ سلاسل سببہ را  
بقندوسیہ می نامند یعنی ال واحد من ہذا سبع قدوسیہ متبی الی القدوس السلام او بر تبطبع عبدالقدوس  
بن عبدالسلام چنانچہ مولوی معنوی در منظومہ مختصرہ بمعنی اشارت کردہ گفتہ اند

از بدھن حاجی از حسام ہمام	نیز عبدالقدوس عبد سلام
انچہ قطب المدا روی در کاشت	اوز بوافتح اوز قاضی داشت
بدو پیوستہ چون دولس با ششم	با مداریہ روز و شب با ششم

سلسلہ مداریہ در خانہ ان قلندر بہ باین ترتیب از تحریر و تفسیر حضرت دیوان عبدالقدوس  
جو پوری قدس سرہ کہ از خلفاء شیعنا شیخ الاسلام شاہ عبدالقدوس قلندر قدس سرہ است ثابت

مکتوبات  
عبدالقدوس  
جو پوری  
در یک ساعت  
بخارق عادات  
کعبہ رفتہ  
حج گزارہ  
است و حاجیان  
ایشان را  
مبارکباد  
گفتہ اند  
و بعد از ان  
ساعت  
بخانہ رسیدہ  
است بے آنکہ  
یک دو قدم  
بزمین نہاد  
و یاد در  
روشن فلاح  
تغیر سے  
پذیرد  
انتہی الغرض  
تربیت و  
تعلیم ایشان  
ہمہ از حضرت  
والد بزرگوار  
بودہ است  
و اجازت و  
خلافت  
سلسلہ  
قلندر  
چشتیہ و  
قادریہ و  
سہروردیہ و  
فروسیہ و  
طیفوریہ  
از والد  
بزرگوار  
خود  
داشتند  
و سلسلہ  
مداریہ  
از حاج  
الحرمین  
بدھن  
یافتند  
و در  
حصول  
مسعودیہ  
است کہ  
این  
ہمہ  
سلاسل  
سببہ  
را  
بقندوسیہ  
می نامند  
یعنی  
ال واحد  
من ہذا  
سبع  
قدوسیہ  
متبی  
الی  
ال قدوس  
السلام  
او بر  
تبطبع  
عبدالقدوس  
بن  
عبدالسلام  
چنانچہ  
مولوی  
معنوی  
در  
منظومہ  
مختصرہ  
بمعنی  
اشارت  
کردہ  
گفتہ  
اند



میشود و از جاهای دیگر معلوم شده است و آنچه نقل میکنند که حضرت قطب الدین بیار دل قدس سره  
 را بموسط این چهار واسطه مذکوره از حضرت شاهدار باشد بعد بنیاید که زمانه این امر و بزرگوار تحلیلا  
 تقارب است و هر دو همچو نور شریف آورده اند پس با وجود قرب مکان و زمان چهار واسطه  
 در میان مستعد است و در حاشیه مولوی مصنوعی است که بنده السلسله المداریه بلغت شتخ  
 الاسلام شاه عبدالقدوس بن شرایخنا و فی بعض الروایات بلغت شیخ ابوالحسن شاه نوبه السلام فلذلك  
 ذکره موافق بعض المنقولات انها بلغت شیخ الاسلام قطب الدین دل قلندر و لا یخفى ان شیخ بیار دل که در شمال عراق  
 الحریکین نوشته دیده ام که شیخ عبدالسلام در سیده از جایی بدهن و وی را از شیخ حسام الدین و وی را از شیخ  
 الفتح و وی را از پدر خود شیخ قاضی و وی را از شیخ بدیع الدین مدار پس بهر کیف حضرت قطب الدین  
 بینا دل را رسیدن خلیه خلافت قیاس ثابت میشود و مخفی مباد که سلسله مداریه  
 حصول معنوی به پنج قسم مرقوم است مداریه طیفوریه جهت سیریه و مداریه بصیریه  
 و مداریه حدیقیه و مداریه ادبیه و مداریه مدویه و شجرات آن تفصیل در آن مرقوم است و قاضی  
 حضرت ایشان در یکشنبه دوازدهم شوال سنه یک هزار و پنجاه و دو تحقیق رسیده چنانچه دیوان  
 عبدالرشید جوهری که از خلفای دیست و درین نقطه تاریخ یافته بهذکر یکشنبه دوازدهم ماه شوال  
 و قبر دس و علین پوزر و قبر پدر و جد دس است و در مراد الحریکین است که حضرت شیخ عبدالقدوس  
 قدس سره را پس نبوده و دختر بود که شیخ فیض الله کتخا بود که تا دهم جانشین آنحضرت بودند  
 چنانچه احوال ایشان در مکتوب حضرت شاه مجاقلند مذکور است و یکی از شیخ قطب الدین کن  
 منیا بوکتخا بود از ایشان اولاد اند و در جوهر سکونت دارند و از دختر اول اولاد نشد است  
 اصول المقصود سلسله مداریه بحضرت صدیق اکبر میرسد بدین طریق حضرت شیخ بدیع الدین  
 شاه مدار از حضرت طیفور شامی و دس از امین الدین شامی و دس از شیخ عبدالسدس که  
 علمبردار رسول الله صلی الله علیه و آله و اعیان سلیم دس از ابوبکر صدیق و اول کسی که در  
 در بند کتاب عوارف و مفصول حکم درس گفته شاهدار از جوهر عینی مولانا سید مظفر علی شاه

[illegible]



و نیز سلسله داری و نقشبندی هر دو بامیر میرسد و نیز بابا بکر صدیق انتهای از جو غمیری شجره نذر الوشی  
از او را و غوثیه مولفه حضرت محمّد غوث گوا الیاری نقل برداشته شد.

سید احمد علی

شجره خلافت پیران طیفوری قدس سرهم المعروف و مداری

نسبت فقیر حقیر حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث بحضرت سلطان الموحدين  
شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست  
قدس اللہ سرہ نسبت ایشان قاضی مدارق قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت  
شیخ حسام الدین سلامتی مدارق قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ بدیع الدین ہدای  
قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت طیفور شامی قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت  
شیخ یحییٰ الدین شامی قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ عبد اللہ علمبردار قدس  
اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت امیر المؤمنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبت ایشان  
بحضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

شجرہ شیخ عیسیٰ نقیہ مجتہد صوفی مفتی گوپا سوسے

بدین وساطت است

شیخ عیسیٰ نقیہ محدث گو یا موسیٰ - علامہ وحید الدین گجراتی - شیخ محمد غوث گوالیار سے  
حضرت حاجی ظہور حضور حضرت ابوالفتح ہدایت الدین سرمست - حضرت قاضی قاضی حضرت  
مولانا حسام الدین سلمتی - حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدارس قدس سرہ  
حضرت طیفور شامی - حضرت امین الدین شامی - حضرت بہاؤ الدین شامی - حضرت











# شجره حکیم سید بان حسین و ابن حکیم و لاو حسین

ابن حکیم سید شیر علی بن سید السادات منبع الحسنات حکیم نور الدین قادری الجبشتی السهروردی الدلاری  
قطب اکبر آبادی محدث کد محب

## شجره مداریه

بعد التدریس سید آن معلم لیر شاد  
از و طیفور هم بانیک نامیست  
حسام الدین از و نور بیایافت  
وز و حاجی ظهور آمد ز بر دست  
از و غارت از و عیسی و برهان  
منیا و الدین از و هم یافت دولت  
محب بهر بنی و هر ولی را  
شد و مشمول نور الدین احمد  
پسید مهر سلی گردید حاصل  
لکن رسته بحال زار قربان

پس از تدریس خود صدیق را داد  
مرید او دین الدین شامی است  
بلد مع الدین از و بس فیض یافت  
مریدش شیخ قاضی پیر مرست  
مرید او محمد غوث باستان  
از و شاه برضا و هم عنایت  
از ان سیدش رسید مجد علی را  
بلطف بیکر ان شاه و مجد  
ز نور الدین احمد فیض کامل  
خداوند اعلیٰ سیل این بزرگان

## فصل و اندوهم در ذکر مشایخ اجمالی

شجره شاه ابوالحسن احمد زوری الملقب بمیان صاحب کانی ماهر و...

یعد من السید و حکیم و محدث کد محب  
ابن سید شیر علی بن سید السادات منبع الحسنات  
حکیم نور الدین قادری الجبشتی السهروردی الدلاری  
قطب اکبر آبادی محدث کد محب  
شجره مداریه  
بعد التدریس سید آن معلم لیر شاد  
از و طیفور هم بانیک نامیست  
حسام الدین از و نور بیایافت  
وز و حاجی ظهور آمد ز بر دست  
از و غارت از و عیسی و برهان  
منیا و الدین از و هم یافت دولت  
محب بهر بنی و هر ولی را  
شد و مشمول نور الدین احمد  
پسید مهر سلی گردید حاصل  
لکن رسته بحال زار قربان  
پس از تدریس خود صدیق را داد  
مرید او دین الدین شامی است  
بلد مع الدین از و بس فیض یافت  
مریدش شیخ قاضی پیر مرست  
مرید او محمد غوث باستان  
از و شاه برضا و هم عنایت  
از ان سیدش رسید مجد علی را  
بلطف بیکر ان شاه و مجد  
ز نور الدین احمد فیض کامل  
خداوند اعلیٰ سیل این بزرگان  
فصل و اندوهم در ذکر مشایخ اجمالی  
شجره شاه ابوالحسن احمد زوری الملقب بمیان صاحب کانی ماهر و...







شاہا چھے میان صاحب مارہروی الخ شجرہ صوفی محمد حسین مراد آبادی ایشان خلیفہ  
حافظ علی حسین و وے خلیفہ محمد محمود شاہ و وے خلیفہ شاہ علام حسین خلیفہ شیخ  
عبدالمکریم معروف بصاحب جی وی خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہا چھے میان صاحب  
مارہروی الخ شجرہ مولوی محمد عاقل کلہنوری رومی بد خلیفہ عاقل محمد عبدالعزیز دہلوی الملقب  
بہ شاہ مقبول احمدوی از شاہ محمد غوث شہیدوی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہا چھے میان الخ

## شجرہ صاحبان چورہ

نقل از کتاب سید ابی احمد دایمی پوری خلیفہ سید شاہ خیرات علی کالجوی منها الطريقة السنی  
اجازت حفظ سلطان احمد شاہ خیرات علی عن ابیہ سید بن علی و مؤمن ابیہ حضرت شاہ احمد سعید و  
ہو عن ابیہ حضرت شاہ سلطان ابوسعید و ہو عن ابیہ حضرت شاہ نسل الد و ہو عن ابیہ حضرت  
شاہ سید احمد و ہو عن ابیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ سید محمد رضوان و ہو عن مجاز حضرت  
شاہ جمال الاولیا و ہو عن سید قیام الدین و ہو مجاز عن شیخ قطب الدین و ہو مجاز عن سید  
السادات سید جلال الدین عبد القادر ہو مجاز عن سید المبارک و ہو مجاز عن سید السادات سید  
احمد و ہو مجاز عن شیخ المشائخ حضرت سید شاہ بدیع الدین الملقب قطب الہدای  
حضرت شاہ ہمدان و ہو مجاز عن عبد الدشامی و ہو مجاز عن شیخ عبد الاول و ہو مجاز عن شیخ امین الدین  
و ہو مجاز عن شمس المشرق و المفارب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و ہو مجاز  
عن ختم الانبیاء احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

شجرہ سید شاہ محمد ایل لپوی الحال سکونت اترولی ضلع علیگڑھ

سید شاہ محمد اسماعیل ایشان خلف و خلیفہ حضرت حبیب اللہ شاہ ایشان حضرت

یہ شاہا چھے میان صاحب مارہروی الخ شجرہ صوفی محمد حسین مراد آبادی ایشان خلیفہ  
حافظ علی حسین و وے خلیفہ محمد محمود شاہ و وے خلیفہ شاہ علام حسین خلیفہ شیخ  
عبدالمکریم معروف بصاحب جی وی خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہا چھے میان صاحب  
مارہروی الخ شجرہ مولوی محمد عاقل کلہنوری رومی بد خلیفہ عاقل محمد عبدالعزیز دہلوی الملقب  
بہ شاہ مقبول احمدوی از شاہ محمد غوث شہیدوی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہا چھے میان الخ  
نقل از کتاب سید ابی احمد دایمی پوری خلیفہ سید شاہ خیرات علی کالجوی منها الطريقة السنی  
اجازت حفظ سلطان احمد شاہ خیرات علی عن ابیہ سید بن علی و مؤمن ابیہ حضرت شاہ احمد سعید و  
ہو عن ابیہ حضرت شاہ سلطان ابوسعید و ہو عن ابیہ حضرت شاہ نسل الد و ہو عن ابیہ حضرت  
شاہ سید احمد و ہو عن ابیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ سید محمد رضوان و ہو عن مجاز حضرت  
شاہ جمال الاولیا و ہو عن سید قیام الدین و ہو مجاز عن شیخ قطب الدین و ہو مجاز عن سید  
السادات سید جلال الدین عبد القادر ہو مجاز عن سید المبارک و ہو مجاز عن سید السادات سید  
احمد و ہو مجاز عن شیخ المشائخ حضرت سید شاہ بدیع الدین الملقب قطب الہدای  
حضرت شاہ ہمدان و ہو مجاز عن عبد الدشامی و ہو مجاز عن شیخ عبد الاول و ہو مجاز عن شیخ امین الدین  
و ہو مجاز عن شمس المشرق و المفارب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و ہو مجاز  
عن ختم الانبیاء احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
شجرہ سید شاہ محمد ایل لپوی الحال سکونت اترولی ضلع علیگڑھ  
سید شاہ محمد اسماعیل ایشان خلف و خلیفہ حضرت حبیب اللہ شاہ ایشان حضرت



شاه نامدار ایشان باباجی نور محمد ایشان را از والد ماجد محمد بن ابی طالب ایشان را از حضرت شاه محمد علی  
ایشان را از حضرت شاه جمال الدار امپوری این سید شاه محمد و روشن نام

## شجره محمد بشیر و زرد و جانشین سید علی کبیر عرف شاه میرخان

پرو پدرش سید علی جعفر و پدرش شاه محمد اهل عباسی و پرو پدرش شاه محمد ناصر و پرو پدرش شیخ  
محمد محیی المعروف به شاه خوب الدار آبادی الی - و دیگر محمد علی حسین نوری و مرشدش سید  
باقی علی و پدرش سید نور احمد و پرو پدرش سید ابوسعید و پرو پدرش سید حسین علی و پرو پدرش سید  
سلطان ابوسعید و پرو پدرش سید احمد سعید و پرو پدرش سید علی و پرو پدرش سید احمد کاشفی و پرو پدرش سید  
کاپوس و پرو پدرش شاه جمال اولیا کردی و پرو پدرش شیخ قطب الدین و پرو پدرش سید عباس  
عبد القادر و پرو پدرش سید مبارک ابن محمد و پرو پدرش سید اهل محمد بن احمد و پرو پدرش شاه علی الدین  
مدار و پرو پدرش شیخ عبداللہ شلمی و پرو پدرش شیخ عبدالاول و پرو پدرش شیخ امین الدین و امام علی  
ابن ابی طالب کرم الله وجهه و پرو پدرش سید المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی علیه  
الصلوة والسلام و این طریقه بعد بقبر نبی اکبر صلی الله علیه و آله نیز میرسد

## نقل خلافت نامه و تولیت نامه مدی علی شاه ولد شاه حسین شاه بنام پسر خود علی نقی شاه نجف پوری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للذی نور قلوب الی و لیا ربور العرفان و الصلوة والسلام علی رسولہ محمد بن ابی طالب  
صاحب قوی الحق و علی البرهان و علی آله و اصحابه و آل بیتہ و ذریعہ المجد و الاحسان و الی  
فقیر سید محمد مدی علی بر مرآت حمیر قدسی تخمیر شایع عظام و صوفیای عالی مقام و غیره من  
عام کافه انام مشہود و مطلع میگردد و اندک هرگاه در زندگانی سید محمد علی نقی را متوجه الی الله و متکبر

این شاه نامدار ایشان باباجی نور محمد ایشان را از والد ماجد محمد بن ابی طالب ایشان را از حضرت شاه محمد علی ایشان را از حضرت شاه جمال الدار امپوری این سید شاه محمد و روشن نام











شاه ناصر الدین خلیفہ اول است در مع طرق حلقہ قادریہ و سہروردیہ نقشبندیہ و طائریہ و غیرہم  
رعنوان العلیہم جمیعین۔ و بخط حافظ صاحب

شعبہ مولوی محمد حسین الدہلوی

ایشان مرید و خلیفه رہنما سے عباد اللہ حاجی امداد اللہ فاروقی حشتی تھانوی فاروقی نسباً حشتی  
نسباً و خفیی مذہباً و تھانوی وطناً مہاجر کہ مظہر اند حاجی موصوف در کلیات اداویہ کہ از  
آئینہ اوست نسبت بیعت و اجازت خویش چنان بقلم سپردہ کہ باید دانست کہ فقیہ  
سنگ خاندان و بدنام کنندہ بزرگان طریقہ روسیہ امداد اللہ عنی اللہ عنہ را نسبت بیعت  
و ارتباط صحبت و اجازت و خرقہ از حضور ہدایت گنجوز قطب دوران پیشوا سی عارفان نور  
الاسلام حضرت مولانا و مرشدنا و ہادیانیا بخوشاد و جہانگیر حشتی است قدس سرہ  
و ایشان را از شیخ المشائخ حاجی شاہ عبد الرحیم شہید دلاست نام کو

طاعت کلامہ مبارکہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
احمد شیعین فقیر محمد حسین

التآبادی نسبت بعیت و ارتباط محبت و اجازت از حضرت بادینا و مرشدنا و سلیة الوصول  
 الی الحدیث حاجی دادا حسینی المدامی و دام الله فیوضه است و ایشانرا از حضرت میا نجو شاه  
 نور محمد خجندیانوسے و ایشانرا از شیخ المشایخ حاجی شاه عبدالرحیم شهید ولایتی و ایشانرا از شاه  
 عبدالباقری امرویی و ایشانرا از شاه عبدالهادی امرویی و ایشانرا از شاه عضد الدین و ایشانرا  
 از شاه محمد علی و ایشانرا از شاه محمد سے و ایشانرا از شیخ محمد الداد آبادی و ایشانرا از شیخ  
 ابوسعید گنگوہی و ایشانرا از شیخ نظام الدین بلخی و ایشانرا از شیخ جلال الدین تھانیسری  
 و ایشانرا از شیخ عبدالقدوس گنگوہی و ایشانرا از و سیش محمد بن قاسم اودھی و ایشانرا از











شجرہ عالمیہ ہندوستان

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم حضرت ابابکر صدیق حضرت عبداللہ غلامبردار حضرت  
شیخ زین الدین می حضرت غیب الدین می حضرت شیخ طیفور شامی حضرت بدیع الدین شاد حضرت سید اہل  
بہرائی حضرت سید مہین بہرائی حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھے حضرت عبدالقدوس  
کنگوتی حضرت شیخ کرن الدین گنگوہی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی حضرت  
خواجہ محمد سعید حضرت عبدالاحد شاہ گل حضرت شیخ محمد عابد حضرت مرزا مظہر جانجاناں حضرت عبداللہ  
المعروف بغلام علی شاہ حضرت شاہ ابوسعید حضرت شاہ احمد سعید مولوی عبدالسلام عہد السلام  
مولود بدار السلام رفت بآزین مصر عہد تاریخ وفاتش پیدا است مولوی حسین علی فتحپوری ابن  
میر حسان علی مرید و خلیفہ شاہ احمد سعید دہلوی موصوف الصدق تاریخ وفاتش بسبب وند  
محرم الحرام بروز جمعہ مراد فتحپوری

قطعہ تاریخ وفات

در گلشن زمانه هوای خزان وزید  
ملک محفل باشد بے روی لشت آباد

گروید خلد باغ بہار حسن علی  
نور قدیم شمع مزار حسن علی

مولوی ظہور الاسلام خاں بجانشین میر جرم کمال زہد و سخی اوقات غور و بسیر نمایند  
ایشان ہوں است کہ پانڈکورشہ

شعبہ طیبہ مداریہ شاہ عبد الرزاق خلیفہ و جانشین  
شاہ عبد اللہ گورکھپور



بدین صوالط نگارند فقیر عبد الرزاق حضرت شاه عبداللہ گورکھ پورس حضرت شاہ عبداللہ  
 انھونوس حضرت شاہ محمد گلزار کشنوی حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیر آبادی حضرت  
 مولوی مراد اللہ تھانیسرس حضرت مولوی نعیم اللہ بٹراکچی حضرت مرزا مظہر جانجانی  
 حضرت شیخ محمد عابد حضرت شیخ عبدالاحد شاہ گل و حضرت خواجہ محمد سعید حضرت شیخ احمد  
 مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ زکریا الدین گنگوہی حضرت عبد القدوس  
 گنگوہی حضرت شیخ درویش محمد قاسم اودھی حضرت سید شاہ بدھن بٹراکچی حضرت سید  
 اجمل بٹراکچی حضرت بدیع الدین شاہ اہلار حضرت شیخ طیفور شامی  
 حضرت شیخ عین الدین شامی حضرت شیخ یکین الدین شامی حضرت عبد اللہ  
 سلمیہ دار حضرت ابابکر صدیق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ و اصحابہ وسلم

### شجرہ محمد شیر شاہ ساکن پیلہ بھیت

وہی ان واقعات بحسن اتفاق و پریمی بھیت رسیدم و بایشان ملاقی شدم و باد مولوی موسی احمد  
 صورتی مرا بجا نہ خود بردم و مرا سم نامند ای چنانکہ بد کجا آوردند و در انجا پانزدہ یا شانزدہ یوم اتفاق قیام  
 افتاد فی الواقع شاہ موصوف مولیت محمد دوم علی زمانہ ان زمانہ عمرش از صد سال متجاوزست  
 روزت بسبیل تذکرہ گفت کہ من نیز اجازت از خاندان عالیہ دارم و ارم چنانکہ شجرہ بیکہ بدیل بنستہ می آید  
 بغرض درج تذکرہ ہذا مرا عنایت فرمود

شجرہ بدیعہ دار یہ فقیر محمد شیر نسبت بیعت و ارتباط صحبت و اجازت از حضرت قبلہ احمد علی  
 شاہ صاحب و ایشانرا از حضرت قبلہ در گاہی شاہ صاحب رامپوری و ایشانرا از حضرت قبلہ شاہ صاحب  
 جمال اللہ صاحب رامپوری و ایشانرا از حضرت قبلہ قطب الدین صاحب فون مدنیہ منورہ و  
 ایشانرا از حضرت قبلہ خواجہ نصیر و ایشانرا از حضرت قبلہ محمد نقشبند و ایشانرا از حضرت قبلہ خواجہ معصوم

بدین صوالط نگارند  
 انھونوس حضرت  
 مولوی مراد اللہ  
 حضرت شیخ محمد  
 مجدد الف ثانی  
 گنگوہی حضرت  
 اجمل بٹراکچی  
 حضرت شیخ عین  
 سلمیہ دار حضرت  
 و وہی ان واقعات  
 صورتی مرا بجا نہ  
 افتاد فی الواقع  
 روزت بسبیل  
 بغرض درج  
 شجرہ بدیعہ دار  
 شاہ صاحب و ایشانرا  
 جمال اللہ صاحب  
 ایشانرا از حضرت  
 خواجہ نصیر و ایشانرا  
 محمد نقشبند و ایشانرا  
 خواجہ معصوم







میدان نسیم در شاخ احمدی گری گانی تیره کبر الو طهر حبت مکانی سکونت الحال قبلاً از محله خیل شمع منظم  
ایشان بنجر و پیران طریقت خوش در تذکره الفقرا بدین طریق تحریر فرموده سلسله مداریک تا  
کمترین کوخرفه زاروشن بخت گورگانی سے پہنچا انکو میر محمدی دہلوی سے پہنچا انکو اسکے  
مامون سید فتح علی شاہ دہلوی سے انکو سید عوض خان شہید سے انکو سید عبدالاکرم محقق سے  
انکو سید تاج سے انکو سید شرف الدین سے انکو شاہ مصطفیٰ صوفی سے انکو شاہ داؤد  
عارف سے انکو بندگی شاہ پیر سلطان سے انکو شیخ حامد نجیب گوشہ نشین سے انکو  
داؤد سے انکو سید صدر الدین سے انکو مخدوم بہا بنیان بہان نشت سے انکو حضرت  
سید بدیع الدین شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو خواجہ حبیب عجمی سے

شجرہ مدار یہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی بن سہالط  
شیخ احمد فاروقی سرسندی ایشانرا از پدر خود شیخ علیہ الدین زین العابدین ایشانرا از پیر خود  
شیخ رکن الدین ایشانرا از پدر خود شیخ عبدالقدوس گنگوہی ایشانرا از درویش محمد بن قاسم  
داؤد سے ایشانرا از سید بدین بہرائچی ایشانرا از پدر خود سید جہل بہرائچی ایشانرا از حضرت  
قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالیٰ سرورہ

ذکر مقبول این نیر و منان مولانا فضل رحمن مراد آبادی  
مولانا فضل رحمن ندوی صاحبی نسبا نقشبندی قادری طریقتی در سنہ یک ہزار و ہشت  
ہجری تولد شد و در اہل طلب علم معی فرمودہ مجد تحصیل علم مدتی سلسلہ تعلیم و کلام ناقد شدہ  
و در طریقت از یکا نہ آفاق شاہ محمد آفاق توسل حبسہ و اجازت خلافت دریافت و مدتی  
فلاق اندر این مہوئی نمودہ بتلخیص بست و دو بسم الاول بروز جمعہ رتلت فرمودند  
از اہل مشائخ ہند بوزند فرشتہ فرج مراد آبادی

میدان نسیم در شاخ احمدی گری گانی تیره کبر الو طهر حبت مکانی سکونت الحال قبلاً از محله خیل شمع منظم  
ایشان بنجر و پیران طریقت خوش در تذکره الفقرا بدین طریق تحریر فرموده سلسله مداریک تا  
کمترین کوخرفه زاروشن بخت گورگانی سے پہنچا انکو میر محمدی دہلوی سے پہنچا انکو اسکے  
مامون سید فتح علی شاہ دہلوی سے انکو سید عوض خان شہید سے انکو سید عبدالاکرم محقق سے  
انکو سید تاج سے انکو سید شرف الدین سے انکو شاہ مصطفیٰ صوفی سے انکو شاہ داؤد  
عارف سے انکو بندگی شاہ پیر سلطان سے انکو شیخ حامد نجیب گوشہ نشین سے انکو  
داؤد سے انکو سید صدر الدین سے انکو مخدوم بہا بنیان بہان نشت سے انکو حضرت  
سید بدیع الدین شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو خواجہ حبیب عجمی سے











# فصل سیزدهم در ذکر شاهان و املا و مرقع درگاه

## ذکر سلطنت شاه ابراهیم شرقی بخنوری

بحکم آفریننده انس و جان چون شاه مبارک شاه به عالم بیروال اشتافت و یو کتر او خطباده بر ابراهیم  
 شاه شرقی یافته برادرش گنج فغانی جلوس نمود اما شاهی بود مختص بعقل و دانش و بدید و عیسوی  
 فضلا مملکت و ستان و دشمنان ایران توران که از آشوبان پریشان خاطر بودند بارالامان  
 بنوپور آمد و میسرین امان نمودند و انخوان احسان او دلسا بر داشتند نام می دستان بآن قلم خود  
 از چندین کتب سائل پر خوانند و در رای حینا عقل گیارست شجاعت در دولت خانه او جمع  
 شد مثل درگاه سلاطین ایران رنگین گردیدیت

جهان آفرین تاجمان فرید | جواهر زبانی نیامد پدید

و در غزه ایام شاهی او اقبال خان پادشاه محمود دیوی را برداشته بقصد خیر چون پور قیام آمد و سلطان ابراهیم  
 شرقی باشکر مستور زرم و پیکار تا کنار آید گنگ است قبالی شتافه چند گادر مقابل هم نشستند و چون  
 اقبال خان محامت ملکی و مالی اصلاح بر آوردیت سلطان محمود رجوع نمی نمود سلطان محمود بهانه شکا  
 از اردو خود برآمده بی آنکه مقدمه پادشاه ابراهیم شرقی بخنوری میان نمود و باورید که اوقتی نکست صام منظور  
 داشته او را بیاد شاهی بردارد و با کمک نموده دفع اقبال خان بید قضا را چون سلطان ابراهیم  
 شرقی اندک شاهی یافته بود و شاهی او نیز استحکام پیدا کرد و چون اقبال خان مدار او به بلبل نیاید بلکه در لوار  
 پریش و دلجی چندان تهادن و تسایل و زریکه سلطان محمود از آمدن خود شیمان شده بحیر جانب  
 قنوج رفت و حاکم قنوج را که دست نشاند سلطان ابراهیم شرقی بود و او را امیر زاوه بهر میگفتند  
 بجه و قهر بیرون کرده آن بلده را متصرف شد سلطان ابراهیم شرقی و اقبال خان چون دیدند که پادشاه  
 محمود شاه بآن مملکت قناعت کرد و دست بهر تفریح را با و از زانی داشته به کلام بمقتضی حکومت

این کتاب در بیان تاریخ سلطنت شاهان ایران است و در این فصل از سلطنت شاه ابراهیم شرقی سخن به میان آمده است و در این کتاب از تاریخ سلطنت شاهان ایران از سده های مختلف به تفصیل یاد شده است و این کتاب از کتب معتبره تاریخی است و در این کتاب از تاریخ سلطنت شاهان ایران از سده های مختلف به تفصیل یاد شده است و این کتاب از کتب معتبره تاریخی است







کو چاک بزرگ اندیاری و جو و شاه ابراهیم شاه شرقی را از جمله نعمات شمرده و در روز حیات را بنیاد و بنیاد  
 میکند و اندر از شاه گرفته تا گدا با تمام خوشوقت بود و در آن و اندوه از اندیاری را بسته بود و در آن روز  
 و شامانه محمد خان و اکرم سوات نزد سلطان ابراهیم رفته چنانکه موسسه نمود که شاه را بقصد فتح بیاندا طرف  
 برو و مبارک شاه و یاد شاه بدلی بجمع مالت روان شده و در آن ای بیانه یک یک رسیدند و چهار کردی بهر  
 خندق کنده محکم شدند و دست و در روز از طرفین ظاهر بیا بیرون آمدند و یکدیگر میزدند و در جنگ سلطان  
 به یکدیگر حرات نمی نمود و آنرا سلطان ابراهیم شرقی از میان خندق بیرون آمد و صف جنگ راست مبارک  
 نیز علاج شد و میدان شتافت و از صبح تا شام جنگ کرد و بقای از یکدیگر جدا شدند و در روز دیگر از شتی  
 کرد و سلطان ابراهیم بچینو و مبارک شاه بدلی مراجعت نمود و در آن روز شامانه سلطان ابراهیم  
 شرقی با استعداد تمام رفته و اعین خیمه کالی نمود و در آن ای راه خبر رسید که سلطان بهوشنگ غوری نیز غرمت  
 کالی دارد چون بهر دو نفر از واقف بیکدیگر رسیدند و که جنگ با هم کردند و خبر آورد که در شاه  
 مبارک شاه بن خضر خان از بدلی لشکر فرام آورده و غارم خیمه جو پوست سلطان ابراهیم شرقی غلظت  
 اختیار از دست داده و جو پوست را می شدند و سلطان بهوشنگ بی از لک کالی را که در تصرف بهر عبدالقادر  
 موسوم بقادر شاه نو کرد و مبارک شاه بود و در آن روز شامانه سلطان ابراهیم شرقی شریف و غفر  
 لطیف شاه ابراهیم شاه شرقی از چشم زخم زان از طریق استقامت و اعتدال آن جوان حسته روح پاک آن  
 شاه عالم پناه بهشت برین و اول شد پس ازین واقعه جانسوز مردم جو پوست را داشت جامه نموده و بر گرد  
 وزن و مر و شهر بخانه از حاضر شدند از تعب و فریاد و اثر روز و در آن خبر بدید آمد بیاست -

در یغ آن شهنشاه صاحبقران	جم تاج بخش ممالک ستان
در یغ آئینه و بگریار و زمین	بصدقن شاهی بان داد و دین

مدت سلطنت او چهل سال و چنانچه بود و برایت حاجی محمد قزوینی رفته از عین شامانه فوت شد و برین تقدیر  
 مدت شاهی وی و هشت سال خواهد بود از جمله فضل و کرامت و کمال شاهی و برین جو پوست ال بازان  
 غرض است در دولت باد و کن نشو و نماست سلطان ابراهیم شرقی و در آن ای یکدیگر شدند و در آن مجلس




او بر کسی انفرجهی نخست گویند وقتی مولانا رومی طاری شد سلطان ابراهیم بعیدت او رفته بعد از  
تفیش احوال و اطهار باطن هر بانی قدسی را بر آب کرده گرد مولانا گردانیده و خود نوشیده گفت  
ما بخدایا هر بلا نیکم در راه او باشد نصیب من گردان و او را شفا بخش و از بنی عقیده آن صاحب تخت و  
تاج نسبت به علمای شریعت محمدی صلی الله علیه و آله و صحابه و علم معلوم میوان گردانیده غایت بود و نصیب  
مستحقه عقیده آن بزرگوار شریعت تمام و در مثل حاشیه کافیه که مشهور است بجاشیه هندی و مصباح و متن  
ارشاد و در کمال الصالحات است و بدیع البیان و فتادی ابراهیم شای و تفسیر فیسی که بحر الموح نام دارد  
در ساله مناقب سادات و رساله عقیده شهابیه نیز از موافقات اوست قاضی شهاب الدین نیز سلطان  
عظیم موافقت کرده چندان از فوت شاه ابراهیم شاه شرفی معلوم گشت که در سال یعنی اربعین  
و ثمانه بعالم قدس شریف بر دو و ابقا للملک المعبود و بعضی گویند بدو سال بعد از فوت سلطان  
ابراهیم ظاهر خوش در گشته اثنی و اربعین و ثمانه برونده رهنواں پرواز کردی

## روضة شریف

این مقبره پر نور تعمیر کنانیده سلطان ابراهیم شرفی جوینوری است - در اصل  
در بخا تالابی بود و از وسع عدای یا عزیز می آمد - وقتی که حضرت قطب الدار قدس سره  
باشا به حضرت رسول اکرم صلی الله علیه و آله و صحابه و علم بایستقام رونق افروز شدند - آن نند از رسیدن  
آن جناب سکون گرفت - حضرت قدس سره - از عمل بیان و الا نشان مخاطب شده ارشاد فرمودند  
که مدفن خوش همین باشد نیست - که تالاب از مشیت ایزدی خشک گردید - پس تا بخا جهره  
تیار ساخته گشت - و در آن جهره تاحیات آنجنات بیاد حق معصوف ماندند و همون جا  
مدفون هم شدند سلطان ابراهیم شرفی جوینوری و معصوف که یکی از مردان آنحضرت بود بر قبر خود  
خانه گردیده بنا بر بنای کند و خانقاه عالی اجازت داد و مقبره گنبد آغاز شد - و تکیه  
که بقرب عرس آنحضرت حاضر شد بر ملازمان خویش غصبناک گردید - و گفت که حکم بانبار



بود. آنچه کرده اید باز از سر نو عمارت نفیس تیار کرده آید مهتم  
سرم کرد که عجیب معامله ایست که درین حضرت اجازت عمارت  
و سے بشارت اینقدر تیار نموده شد. چنانچه سلطان را هم  
آنهمه از معنی عتاب شاهى خلاصی یافتند. ظاهراً کار سنگ نیست  
که سر اسر نورست چنانکه میفرمایند. 

یا مجسم قبه اش نور مجسم	حضرش خبر المرن غنیش حسن الماب
نور بیانش گنبدش	مصرعه بایش ز بیت الله گشته انتخاب
لکه هر آئین آن	غینک نور خدا بپیش است نزد بخت باب

و فتناى گنبدش به تحریر نیاید. وزیران قلم بدست گزین چه سرید  
به جای هر یک دیده الوالابصار پس از آن زمان تا عهد سلطنت و تزیین  
نایار شاه زیارت مقبره شریف میشد و درش مقفل میماند. و قتیکه عالمگیر شاه برای  
مرور دید این قطعه طبع را فی البدیه خواند. بیکه اوج کمالات را ظهور انجاست و بیکه  
قصود انجاست به جناب اقدس شاهنشاه در جهان بپای دیده بیا بپای که در انجا  
ن وزیر سلطنت هم حاضر بود قطعه عرض کرد. و شیدویت را بخت نیز خد کبت پیشگاه  
لایق بقبت حضرت قطب المکر معروض داشت پس عالمگیر بعد از فراغ فاتحه زیارت از  
آن که در آن زمان بود به توجیه شد و گفت عجب که زوار زیارت چنین جناب رسالت  
انزال انوار محرم میمانند بر حال و شان رحمی خوردن مناسب است اگر اجازتی باشد  
از جانب در مقبره شریف نصب کرده آید تا زیارت نظر گزین دیده را نوری و دل را  
ن نمایند پس اجازتی شد. این شباک مرمتا هنوز قائم است نصب کنانیده عالمگیر  
ماده است از آن روز زیارت مزار فائز الانوار زوار را نصب شد و در نه  
قبل ازین نبود.



## چهار دیواری نمبر ۱

که گرد روضه اظهر محاصره است در زمانه حضرت قطب الممدار بود مگر خام شمس نانی  
تکبیر بر عصا زده ایستاده می ماند بجز اوقات خمس نماز از جانب کسی را بلا  
اجازتش مجاز نمی بود که اندر شدی این چهار نیز از تمام میر سپاه جهان  
که یکی از مقربان سلطان ابراهیم شرفی و از مریدان خصوصیت اختصاص آنحضرت  
قدس سر بود تعمیر شد و در دوسه یک دروازه پنجه نصب ساخته گشت و در سه هشتصد  
و چهل مقبره شریف تعمیر گردید و چهار دیواری روضه اقدس هم در همین ایام با تمام رسید و  
دروازه جدید جنوب رویه بعد از تعمیر کلکتر بهادر محط برط متعلق کا پور تیار نمود و شد  
تا بآمد رفت زوار متکلف نشود

## والان آئینه نمبر ۲

این والان سنگ پنجه شمال رویه از حسن عقیدت نواب محبت علی خان کنیه  
متوطن بانس بریلی مسافر یافت سه تعمیر شد چون آئینه در طاق دیوانش نصب  
است و روضه اقدس در دوسه پر نور و در سه افکنده و دیده نظار گیان را نور سه بخش  
لنایاب این اسم موسوم گردید

## جمعیت خانه نمبر ۳

بعد حبت آشیان شاه جهان با و شاه نور الدین مرقد نواب وکیل خان برادر  
نواب بهادر خان شاه جهان پوری تعمیر کنانید که بر طاق محرابش چسبیده است  
در خواندن نیاید و چپ و راست (جمعیت خانه) دو حجره است یکی موسوم به (سلح خانه)



دیگری بر نوشته خانه و در جمعیت خانه نشسته نگاه صاحبزادگان است و نیز حضرت قطب الدین  
 قدس سره در تین حیات خویش در بنیاد شریف از زانی میفرمودند که باین اعتبار آن مقام شریف  
 دارد و غزل و نصب هر گونه فقره خاندان خالیه مداریه از بنیادی شود و از هر چه صاحبزادگان  
 یعنی اولاد هر سه خواجگان که در اولاد برادر آنحضرت و بنانشینان و سکه قدس  
 سره اند هر که استعداد قابلیت علمی و عملی و اتباع پیران طریقت چنانکه معمول است  
 داشته باشد و سکه را بران سجاوه را در دین خصوصیت بهی نیست و اگر از اولادش  
 لایق جانشینی باشد متعاقباً ندارد پس و سکه نیز و دیگر صاحبزادگان بیک جلوه  
 متفق الرای شده بحالی و موقوفه بر اهل منصب فقره مداریه می نمایند و سکه  
 بنشته از موا میر و دستخط قریب ساخته حواله بالیان منصب می نمایند و تا وقتیکه از ایشان  
 بر آستانه اشرف حاضر شده سند حال نه نمایند بآن منصب فائز نه نشوند خواه مجرب باشند  
 خواه متاهل همین قاعده از سلف صالحین نافذ است و نیز تقسیم آمدنی متعلقه خانقاه  
 شریف بعد وضع شرح درگاه و الاجاه بر اولاد هر سه خواجگان علی السویه میشود کسی را بر کسی  
 تفوق نیست تفصیل تقسیم بر این منوال است در ایشان هر پسر که تولد میشود تا وقتیکه  
 عقد نکاح نکرده و نصف حصه بیاید و بعد فوت زوجه اش از و سکه سراسر اوقات بنماید  
 و بعد فوت منگوه خان حصه موقوف میشود و بعد بر سلطنت شایان و الاتبارها و در آن  
 معافی و و از ده مواضع دیگر معافیه در تمامی هندوستان بر مزارات بزرگان این  
 و اولاد و دمان و غیر آن نیز بوجه الایم اثر سکه و نشانی از ان جایجا باقیست و وثایق  
 هر یک از صاحبزادگان نیست مقرر بود و حال در سکه پرستی حق تعالی است

کتابخانه خاندان

از نالان مع یک حجره تعمیر ساخته و است خال است کتب که بر دیوارش



نصب است در اینجا منتهی می آید

حضرت قطب المدا فیضی سان جهان  
فیضی تاریخ گفت مسجد فضل مکان

پیش در روضه تاج سر کمالان  
دولت خان چون بنا مسجد زیبا نمود

## والان پتو کھتری نمیشد

رَبُّو یکے از قوم کھتری بود و وقتے بمصائب صوب گرفتار شد۔ و افلاس پریشان ساخت  
ناچار بر آستانہ آنحضرت قدس سرہ حاضر شدہ عرض حال کرد و عہد و التماس بست  
کہ اگر مقصد بر آسے من خواہد کرد و یک مالک والان تعمیر ساختہ نذر خواہم کرد از توجہ حضرت  
حل و شوار یہا اگر دید پس والاسے پیش دروازہ تعمیر کنانیدہ نذر کرد و بانڈک زمانہ عروج  
رسید چون از منزل در غنڈیش خللے پیدا آمد تباہ و خوار شدہ آوارہ خانان شد۔  
مختی مہلو کہ چار چیز ازین دربار رسم ہر بار دوم ہمیشہ چرائع طعام پنجہ زن رقص و سرود و بوقت اذان مقرر  
در آقدس استہ گرد و قبل نماز صبح کشادہ شود و یک چرائع آہنی در جمعیت خانہ روشن میگردد و جا بجا دیگر چرائع  
راہن میشود و در ہفتہ یکبار اہل خدمت از نشو و نما خانہ نمبر پوشاک بر آوردہ غلاف پوشی میکنند  
و سر روز یک یک پاؤشہ ہر پنج نیمہ روز نماز ماہ حضرت قدس سرہ ہون قاعدہ مقرر است و بروز عرس آتش  
پنر حسب مول باب در بار دوم بستہ میشود و درین رمارہ والان نمبر قدر آن خوانی میشود و جانب  
شمال یعنی سمت ریگدانی در و خوانی و قل خوانی میگردد و پیش جمعیت خانہ یکے از صاحبزادگان  
و غلام میگوید و چندے تذکرہ آنحضرت قدس سرہ و بزرگان این خانوادہ میکنند تمام شب  
این مجمع می نماند و دیگر مذاکرہ را در اینجا خلی ہا شد بعد ختم قل شیرنی تقسیم میشود و قبل از نماز فجر  
بہ نسبت دیگر ایام درین شب قدرے از شب باقی ماند کہ در آقدس کشادہ میشود کہ ہمون  
وقت زیارت مقرر است ہمہ زوار شائقہ مشرف زیارت مے شوند و ہمارب  
نویسند



## والان ته خانه نمبر ۱

این عمارت سنگی مع سه خانه بعد شاهجهان بادشاه تعمیر گشت. ایشان هم به تمنای زیارت  
 آستانه فیض کاشانه حضرت سیدنا سید بدیع الحق والدین حاضر شدند و مشرف زیارت  
 گشتند و خواستند که خانقاه بعمارت شاہی تیار کرده آید. مگر اجازت بدست نیامد  
 تا چارمچو رشده و شیر بادشاه موصوف بهر چند خواست که معافی علاقہ براسے مصارف  
 ساختن اودگان مهیا دارد و بوقت خانقاه کند مگر کسی متطور نکرد و آنچه وثیقہ ایشان بود بر همان  
 اٹاعت و زندیقہ فرمان آراضی معافی کہ از جانب خود دوسے مذکور کردہ بود بنظر راقم السطور  
 گذشت **نواب بہادر خان** شاہجہانپوری کے از عقیدہ تمندان آنحضرت  
 مدوح الانام بود این عمارت تعمیر کنانیدہ اوست کتبہ بر طاق عمارت بدین قطعہ  
 موزون و مزین است

## قطعہ تاریخ

مدار عالم علم و عمل بدیع الدین  
 کشید ز لطف همیشه جہانیاں بر آئین  
 کشید سر فلک این عمارت سنگین  
 کہ گفت حضرت عیسیٰ فلک کجیل متین  
 بود اردی

بر آستانہ مہر سپہرین یقین  
 بعد شاہجہان بادشاہ دین پرور  
 با عقاد دل نیت بہادر خان  
 بچشم اہل یقین مقام محمودست  
 بلفظ حق حال کس

و دیگر مکانات کہ درین دربارست نیز تعمیر کنانیدہ **نواب بہادر خان**  
 مذکور است کتبہ کہ بر طاقش چسپا است از کنگرے مسخ گردیدہ لہذا از اندر حاش  
 کمر اندم **نواب بہادر خان** مذکور بعد شاہجہان پادشاہ نور الدین مروتد کہ



صوبه دار کاپی و قنوج و بهادر گنده و شاهجهانپور و قندهار و ملتان و قنوج و غیره  
در سال هجری بود نیز نه و فاش است بنصب ایشان هفت هزار و خطاب  
عمده الملک چغتای خان بهادر بود نام اصلی و سربدار خان ولد دریاخان سکونت  
نواح پشاور میداشت طرح آباد شاهجهانپور در سال هجری انداخت و در سال  
هجری ختم شد. روسای شاهجهانپور افغان از نواح کابل و پشاور و بعد شاهجهانپور  
بعیت نواب بهادر خان در شاهجهانپور آید و شدند. درین شهر پنجاه و دو محله اند. و هر محله  
موسوم به قوس است بروقت آبادی نواب مذکور لحاظ این امر داشته بود که افغان  
با کابل مع خان خویش آباد کرده شوند. احوال این شهر از تاریخ شاهجهانپور  
که مجید حکیم صلیح الدین مسکن رئیس گره مخترب تایف کرده طبع شوند  
اگر واضح خواهد شد پس بسبیل تذکره بر همین قدر اکتفا نموده شد. (مقبره نمبر ۲)  
که درین دریا است حضرت علاء الدین خان رحمه الله علیه دروسه مدفون اند ایشان  
نیز یکی از مردان حضرت قطب الدین بود و در سنه تعمیرش در خواندن کمالی بدو در خان مع یک  
حجره دو الان نمبر ۳ برای مرغان چاکشان بکار آید. و مسجد نمبر ۴ هم در یک سنه  
طیار شد در حجره نمبر ۵ که در گوشه غایت است مختصر که عاکف بدقت مانند این حجره  
حضرت قاضی مطهر معروف است. دروسه اهل ریاضت معتکف میشوند و در آن مدت ترک  
غذا میفرمایند و در یک شرق رویه نمبر ۶ براس زیارت مقبره حضرت ابو محمد خواجہ غزنوی  
و دیگر مزارات که متصل خانقاه است نصب است. تاز و الو از خانقاه بجا میروند آنستاده  
آسانی افتد و چاه و یک مسجد و یک تکیه بر قطب دروازه واقع است این چاه موسوم (به چاه)  
کنوان نمبر ۷ است ازین چاه غسل حضرت میشود و بر تکیه نمبر ۸ یک فقیر شبانه روز در بانی  
میکنند و متصل قطب دروازه رجای شمس است نمبر ۹ حضرت سید شاه برهنه است ایشان  
نیز یکی از مردان حضرت قطب الدین بود و تذکره ایشان حسب تحفه الابرار و دیگر اهل نشیبه اند.



## نقارخانه نمبر اول

قبل ازین عمارت نقارخانه موجوده عمارت چوبی بود. در زمانه مولانا شاه غلام علی  
مداری مکنپوری رحمۃ اللہ علیہ الماس علی خان بھاکمل برائے زیارت حضرت  
سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المذاریق قدس سرہ بمکنپور حاضر شد و بکمال  
نیاز مندی۔ التماس بنای عمارت بغرض حصول شرف سعادت کہ در سر داشت  
عرض کرد این التجا بجناب اقدس پسند آمد و اجازت بجای عمارت چوبی کہ بود بنا بر  
تعمیر عمارت بخت داده شد۔ پس عمارت نقارخانه و یک باغ بختہ از حسن انتظام  
شاه عبدالکریم کبیر انجام رسید۔ و کتبہ بطاق عمارت منبشتہ است در بنیافت  
کرده می آید۔ نہ تعمیر عمارت از دوسے آشکارا است تا حال آن عمارت  
بکمال زیب و زین موجود است

## قطعہ تاریخ نقارخانه

بر در عالم پناه قبلہ و بنا و دین نور چشم بخت الماس علی خان بھاکمل شد تمام از اہتمام خالص عبدالکریم یک ہزار و دویست و دہ گودار و دی شمار	منظر فیضان حق حاجت روائ عالمین کرد نوبت خانہ تعمیر از حسن یقین کوست چون اہل دیانت ہم مفر و ہمین تا بنای این مکان از ہجر ختم المسلمین
--	---

مہربانی گفت تو بخانہ بازیب وزین

ہست تاریخ بنای این مکان و نشین

و دیگر عمارات این دربار متعلق مسجد عالمگیر لیست۔ از نقشہ خانقاہ  
والاحباب واضح است



# مسجد عالمگیری نسیه

و این همه عمارت تعمیر کنانیده پادشاه اورنگ زیب عالمگیر غازی است در  
 عهد سلطنتش مع هر سه دروازه کلان و گمراهی و دالان و هر سه چاه و پیش طاق و درگاه  
 با تمام حاجی نورم نقسوری مدار سس مکنپوری باختتام رسید عالمگیر خدیو بت برای  
 زیارت حضرت قطب المدار قدس سره حاضر آستانه شد و در مهات و نی و دنیوی امداد  
 و اعانت خواست و بمبرام خویش فائز گشت چنانچه بنابر مصارف مسجد مواضعات  
 وقف فرمود. در آخر زمانه بعد سرکار انگریزی آن معافی ضبط شد حال در سر پرستی  
 حق رب الغفرات قائم است مرمت شکست و ریخت از آمدنی خالقاه و الایاه میشود  
 منشاء عالمگیر پادشاه بود که خالقاه از سنگ مرمر و سنگ موسی پر کلف بعمارت عالی و زیبا  
 تیار شود. مگر اجازت آنحضرت نشد ناچار همین مسجد و چاه و سراسر و فرش بخت تمام قصد تکفای  
 نموده. در مکنپور بخانه صاحبزادگان فرامین شاهی و دوازده مواضع و دیگر اسناد مع جملات  
 صدر بورد و غیره موجود است مگر بخمال تلف شدن یا بمصلحت و دیگر از وجود آن به کسی تذکره  
 بمسببان نمی آید اکثر نزد اعزادیده بودم مگر بوقت طلب جز حلیه و حواله بدست نیامده  
 ناچار از منطقه او شان مجبور شده شستم نمونه از خود ارسای آنچه که نزد من بود پیش ناظرین  
 نمودم و در بنیاد و رت این تقریر همین بود که کسی چنان تصور نه نماید که بالترتیب موجب  
 فهرست شاهان و دیگر امرا چرا تسطیر نه نمود. راقم آنم را بحین ترتیب رساله بنده  
 بجز نزد خود امداد سس زبیده و نیز دیده شد که اکثر کتب خاندان که درها خورده و تلف  
 آمده مگر جز صندوق هوای هم نداده و اظهار و اعلان آن نه نموده و آنچه که باقیست در  
 همون قید مقید است. حافظ حقیقه حافظ باد.









قلب الاقطاب  
الکبار حضرت

شاه مدار  
قدس سره

عمده داران حال اسمم خواجہ خان الملک و خواجہ شقار و دریا خان کروی امانت و کارکنان  
و عاملان سرکار قلمی شیر گلدستہ عرف قنوج عمده داران و کارکنان استقبال سرکار مذکور  
بدانند کہ انچه زمین منجمد مکن پور باسم مجاوران بندگی حضرت از عمل معمول سلاطین مانعی  
و عمل معمول بموجب فرمان بندگی حضرت سلیمانی فرمودہ س مکانی انارالدیر بر بانه تا عمده  
این حضرت لغین نموده می آید و در بعض و تصرف ایشان است اکنون همه آن جمیع  
مقرر و مسلم نموده شده است باید کہ نعمت سرور و مسلم دارند و حضرت کہ بموجب  
جہات این حضرت معاف است جہات و مدد معاف و بطایب دارند و ظلم  
استیصال بر غنڈے سموغ ندارند و انچه سستیدہ باشند باز گردانیدہ بہت  
درین باب تاکید نظر بند و نسبت بدان جہان مطابق در دنیا تر تعلیق کردہ حوالہ  
بکنند بخیر فی التاریخ غزہ شہر ذی قعدہ سنہ ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲  
زیرین عبارت ندبور بخط ہندی معنوی نے مرقوم است خواندہ شد



این سطر به چند از کتاب فتح الولايت که در احوال دیار است پس از آن نقل راقم السطو  
 برداشته و آنرا (محرر سطور و واقعات بهالیونی) بخط شریف بهالیون پادشاه دیده که آن  
 شکست که مارا در قنوج و رتایح محرم سنه سیج و اربعین و ستمات و است واده شیرخان سور  
 بر ما غلبه نموده بواسطه امداد عنایت حضرت شاه بهادر بود نسبت با عدو و بیعتی و س  
 نسبت با حباب چه اهل عسکر ما در آن دیار کنپور به اعتدالی کرده اسباب آنجا رفت  
 برده بودند و در روز حرب دیده میشد که هزار نفر از قلندر سپاه پوشش چوبها سبزه بزرگ  
 دست حمله بر لشکر ما می آزند بنا بر آن عهد کرده که اگر فتح هند گرت دیگر میسر گردد و بر سر  
 قاضی الانوار شاه بهادر قربات و فتنه کرده شود و عمارت عالی بتایا بد بدار است  
 از آن زمان که بهالیون شاه از جنگ قنوج بمقابله شیخ خاں سور شکست  
 خورده و آواره خانمان شد و سبب را صعوبات گوناگون رو س نمود اما چاره چه کند جز  
 صبر و استقلال چاره نداشت و درین غربت به اکبر آباد رسید لیکن در آن قلعہ هم قیام  
 و زیندین مصلحت کار نداشت پس مشفقین خویش را همراه گرفته در لاهور که برادر و س  
 کامران نامی حاکم آنجا بود دید مکر و نیر و فادار س و غمخوار س نکر و بیاس خاطر شش  
 از شیر خان مخالفت و محاصرت و زیندین نه پسندید ناچار بهالیون بر نام رقی و نا کاس  
 خویش تا سخی خورده به سنده هدایه می نمود و در آنجا هم تدبیر س نه برآمد پس حیران  
 و پریشان میگشت آنچه فکر و می میکرد بے سود افتاد و در سنده و رشتیها و مصایب آتش  
 آمد بے پایا نیست چنانچه در آن رگستان اکثر س از رفقاییش شدت تشنگی  
 جان بحق تسلیم شدند چه مشیت ایزد نیست که در همون مصائب اکبر پادشاه سان  
 شاه بهادر به تاریخ دوازده ماه اکتوبر ۱۵۴۲ء یک هزار و پانصد و چهل و دو توله شود  
 میگویند که قبل از آمدن هندوستان روز س بهالیون و محل سراسر و اندک آن  
 خویش بر اس س تناول طعام برفت و در آنجا دختر س را دید کلیه حسن جمال آنرا در ستو



چنان والد و شیرایش گشت که عنان صبر و اختیار از دست برداو حسن دل فرزندش  
 مضطرب ساخت پس ناچار بخت خویش در آورد آن رشک فخر و خشمید که بود  
 نامش حمیده داشت او ستاد زادی والده ثانیب همایون شاه روزیکه از  
 امر کوک ایشان حل قامت برداشتند برود و دیگر اکبر شاه تولد شد در آن روز از ناست  
 روزگار یاد شاه بخود چیزهای ندیشت که در صحبت تولدش کسی را بدید جز نافه مشک  
 پس آنرا بشکست و اندک اندک تقسیم نمود و گفت چنانکه این مشک خوشبو سید هر  
 پنهان عدل و دادگری وجود و کرم اکبر شام عالم را مضطر خواهد ساخت انشاء الله تعالی  
 در آن حین همایون منما بیکه داشت کس بسیار دزدان و مخش ازین بیکسی پیداست  
 که همایون براسه سواری حمیده هر چند جستجو کرد و گریست نیاورد ناچار از غمده داری  
 که اسپش نمی بود طلبید و برده سوار کرد چون مرکب تکان گرفت و سیه همون دم  
 حمیده را از مرکب فرود آورد پس همایون فرس خود را حواله حمیده کرد و خود پیاده پا  
 شد چندی رفته بود که برشته بار برداری سوار شد و در سنده سه سال بدین بانی  
 و حیران لبه نمود چون از دست مخالفان در انجا هم نیارست به آنجا گشت چهار  
 این غمت اختیار نمود و در آن ایام عسکری از جانب کامران حاکم آنجا بود هنوز  
 در قطع منازل میگوشتید که سواری خبری رسانیده که عسکری بغیر گرفتاری شما  
 می آید و قریب است که مقید سازد این خبر متوجش همایون را سراییم کرد و چنان  
 فرصت نیافت که اکبر را همراه گشتی پس سیه همونجا ماند و دست پاشناخته  
 حمیده بگریخت و در کسبتان و غیره شده در سلطنت ایران برسد و در آن  
 مقام عسکری بخند و خست آورد چون همایون راه نیافت پس بساوسه  
 مراسم اتحاد اظهار ساخت و اکبر شاه را ظاهراً کمال عاطفت بقند مهار بود و همایون  
 از ظواهر پشاه صفوی که حکمران ایران بود ملاقی شد و سیه مجدداً است



پیش آمد و اعزاز کرد و چهارده هزار سوار هر یک مع لیس مراد مرزا بامداد همایون همراه کرد و باین  
 وعده که قندهار گرفته خواهد مرزا اندک و گری پریشان از سنده عبور کرده قندهار رسید و حراست  
 قلعه نمود و بعد عرصه پنجاه کامران بجز اطاعت چاره ندیده بخدمت شش بشافتم همایون  
 اول بمذرات پیش آمدن بعد بقصور رسید که بایام ماضیه از دوسه سرزده شده بود  
 مقید ساخت و قلعه معنه خانه حواله و سلیم ایرانیان کرد و بعد چند روز مراد مرزا فوت  
 شد ایرانیان دست ظلم و تعدی بر رعایا دراز نمودند پس همایون ازین اطوار  
 ناپسندیده شان مکرر شده بقلعه درآمد و بسیار که را از ان ظلم پیشه تیر تیغ ساخت  
 و باقی ماندگان را از قلعه بیرون کرد و آنهمه یاران رفتند و قندهار بقیض و تفرش  
 درآمد بعد از ان آهنگ کابل کرد کامران از رسیدن ایشان روز بفرار از شهر  
 پس کابل مع اکبر شاه بدست آمد از جوش شفقت پدیری بهم درآمد و در بر کشید  
 و سر و شمشیر بپوشید آخر به بدخشان متوجه شد درین ضمن کامران فرصت معینیت  
 شمرده باز بر کابل مع اکبر قبضه گرفت چون همایون از بدخشان مراجعت کرد بر قلعه  
 کابل گوله توپ انداختن گرفت کامران از بی حمیتی اکبر را که نهایت صغر سن بود  
 از تیره بسته بر دیوار قلعه ایستاده کرد مگر آنرا که حافظ حقیقت نگا بداد و دوسه را چگونه  
 ضرر رسید رسد چنانچه اکبر شاه را آسید بالآخر کامران از قلعه بگریخت و تیر  
 گشت مگر لمجاے نیافت و بعد دو سال گردن اطاعت بجنورش نهاد  
 همایون بر حرکاتش خیالے نکرد و بدجولے پیش آمد و بعلو بنه خویش مرزا عسکری  
 رانیز از قید بر باند و همایون مع هر چهار برادر با هم نمک خوردند و سرت  
 سبے اندازد نمودند چون همایون به بدخشان متوجه شد کامران باز دستش  
 یافت بر قلعه کابل حکمران شد چینیکه همایون مراجعت کرد بر قلعه کابل حمله  
 آور گشت و دسے شکست خورده رو بهند و سستان کرد آخر الامر کامران



مقد گشت و بیاداش کرد و پیش سزا به مقرر گشت که نشتر و چشمالش برون  
 ذمک بر جرحت افشانند چون نمک بر زخم پاشیدند و بیاو کرد که خدا یا سزا به  
 کردار یافتیم حالارحمه فرما و انعمی شده بکار منظمه حاضر گشت و بهایون در کابل قندهار  
 حکمران گردید اتقی در حین حیات شیرخان هیچ سعی بهایون بجای نرسید آخر بعد  
 فوت و در ۵۵ سالگی بهر اردو باله و نجات عمده موقع بدست آمد پس از کابل  
 بدلی متوجه شد و اکبر آباد و دهلی به تخت و نفرت خویش در آورد و بعد از شش ماه از سلم  
 در افتاد و جان بحق تسلیم شد حیف که اینقدر حصه عمرش بطلب هندوستان بگذشت  
 و وقتی که بروی دست یافت بجه موت سخت گرفت و لطف حکمرانی نبرداشت  
 ازین واقعات واضح میشود که باز موقع حاضر شدن بکنیز نیافت زیرا چه حیرانی و سرگردانی  
 خود شاه حال است فی الواقع بجناب اهل الدسوس و اولی ضرر و دارد  
 و خریان ارد که در مالش نه بود چنان که بوقوع آمد جلال الدین محمد اکبر شاه  
 خاوی و قتی که حکمران شد حاضر آستانه حضرت قطب الدار شد و فرمان  
 بذا که نشتر می آید ارقام فرمود و قتی که اکبر شاه خواست که براسه مصارف  
 حاضر ادگان علاقه و قف کرده شود چون طبایع ایشان راغب باین سونبود  
 لهذا در گرفتن علاقه انکار نمودند ناچار مانده و دام از کمال  
 عقیدت بجناب حضرت شاه مدار قدس سره غلاف مزار شریف  
 و شامیان و در پرد باندز میگرد و نیز تحت و تحائف براسه حاضر ادگان  
 ارسال میداشت





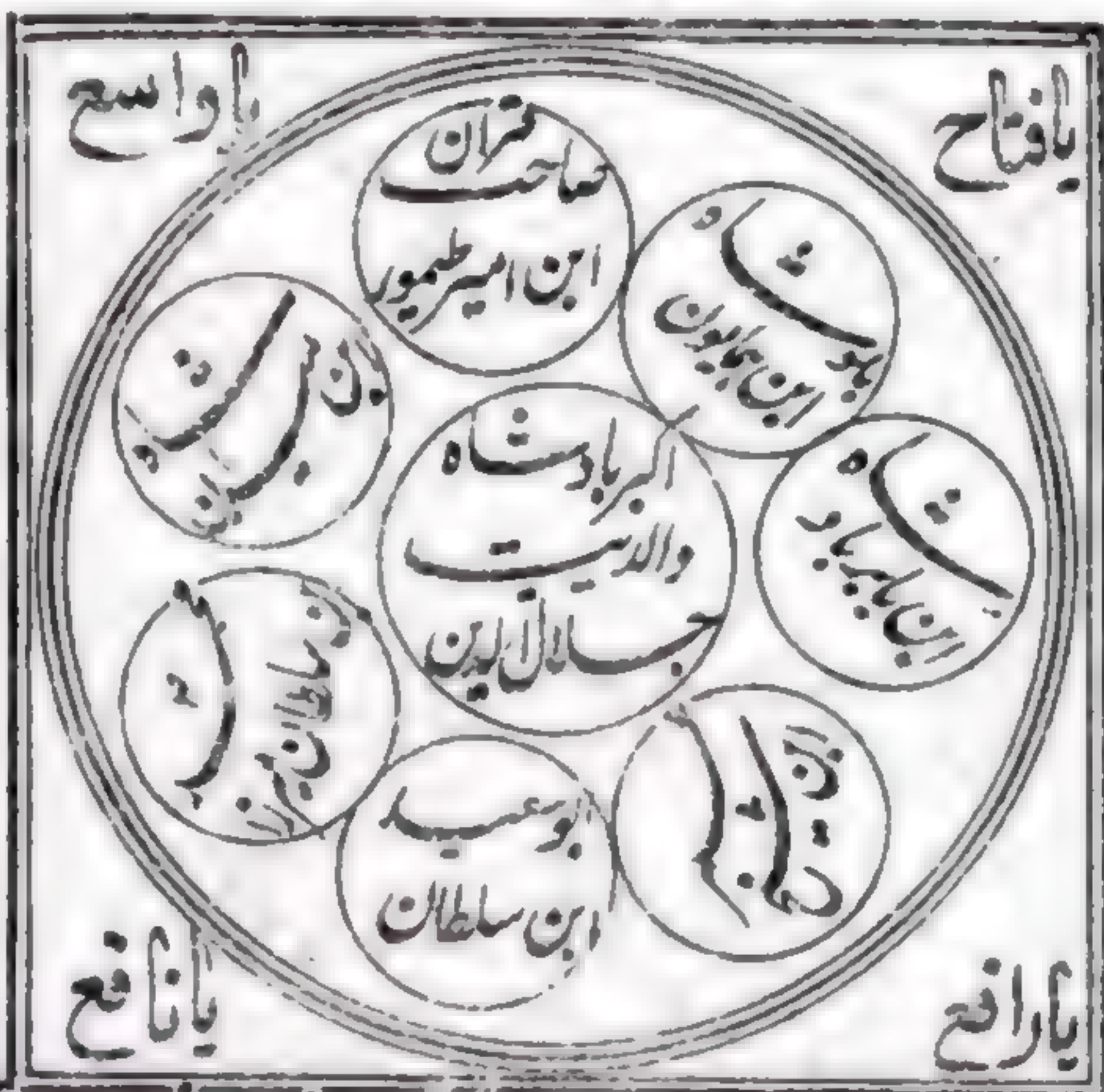
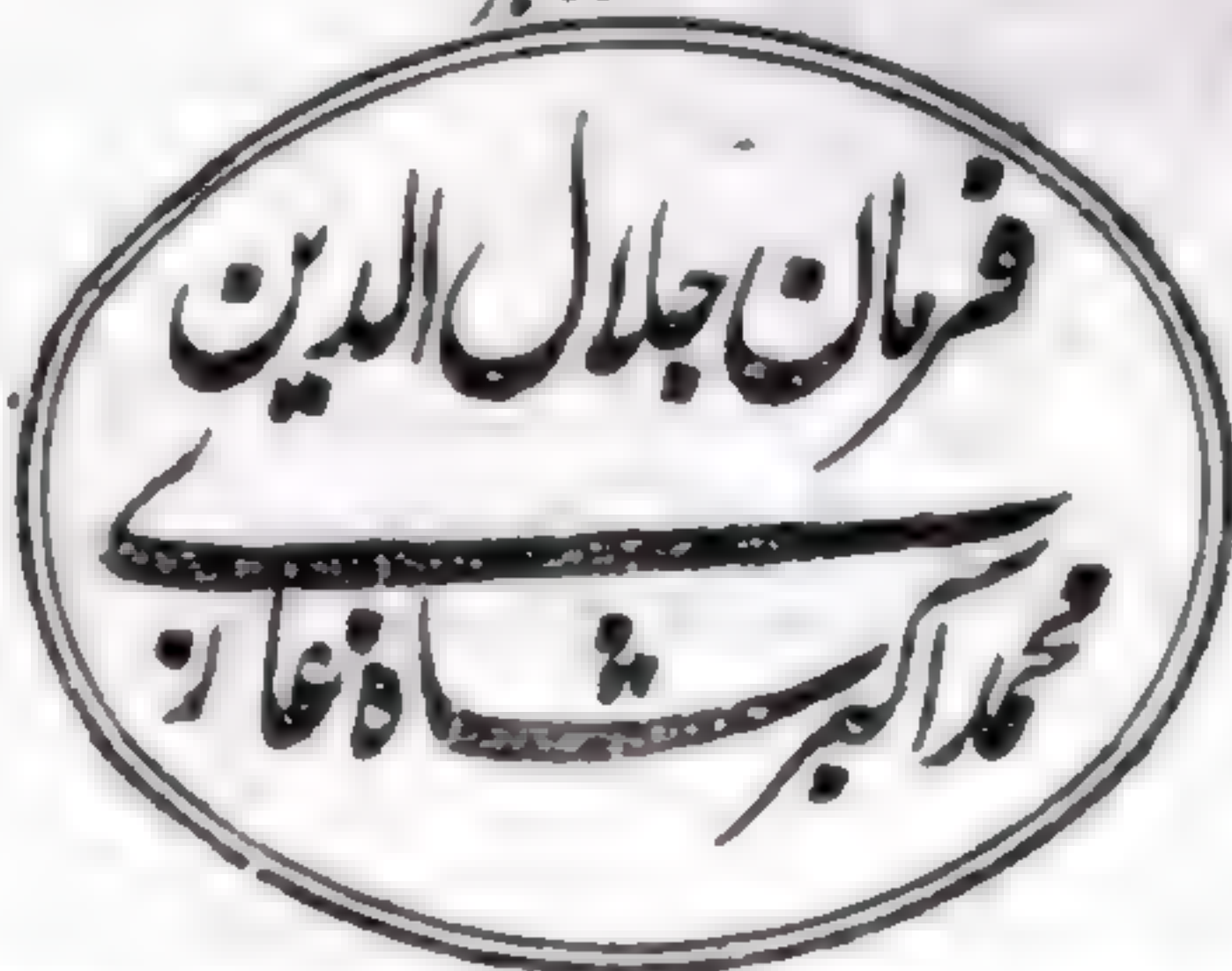
از قرار تبایخ ۲۹ شهر جمادی الثانی ۹۴۹ شرح آنکه چون بموجب سند اسلام شاه  
 و سایر حکام موافقی پانصد سلیمه زمین از برگنه لجهور سرکار تاج از موضع مکن یوز  
 بصیغه مقبوضه و روحیه مدو معاش محمد و ایمان مزار ذالین الاوار حضرت قطب قطاب  
 الکلی حضرت شاهدار مقرر بوده تا غایت در قبض و تصرف ایشان بوده نموده که تمام  
 خود کاشته ایشان است و بشیر آراضی مذکوره و محل قدیم دیگر چیزهای نداشتند  
 آن حکم بودیم آراضی مذکور بنا بر کفاف معاش ایشان از ابتدا به ربح نیچے میل که بدستور  
 سابق در وجه مدو معاش ایشان حسب ضمن مقرر باشد که حاصلات آن را  
 سال بسالی صرف معاش خود نموده بدو دولت ابد الاتصال اشتغال نمایند  
 و باید که جایگزین داران و عاملان و چو و صریان و قانون گویان برگنه مذکور  
 بر توجیب مقرر دانسته آراضی مذکوره را به حضرت ایشان گذارند و مطلقاً در انجام دادن نمایند  
 و بر امور نگرند و بعلت مال مال و جهات و اخراجات و عوارضات چون پیشکش  
 و بنا و درسی و قلعه و حصار و طمانه و محلات و دهه و همی و مختصر نموده و کاوش و شمار و حدود و



وقانون گویے و پیکار و شکار و جمع خرچ جریبانہ و تکرار از راعت خود کاشته  
 ایشان و کل تکالیف و دیوایانے مزاحمت نرسا متدوین کل الامورات معات  
 و مسلم داشته نفیر و تبدل بدان رادند هند و در استقرار و استمرار آن کوشیده  
 هر سال درین باب فرمان و پروانچہ مجید و طلب نمازند و در عہدہ دانسته خلعت  
 نور زند تخت بر سر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

لاؤیر اور ان و فرزند ان حمزہ نفیر المفرود للوسہ	چاند و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ہمن و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
عبد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	چاند و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	احمد و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
عبد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ابو و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	ابو و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
نظام و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	عبد الملک و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	برخوردار و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ
حبیب و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	محمد اللہ و جماعت ع نفیر المفرود للوسہ	





در وقت فرمان عالیشان شرف و در و غرور و یافت که اتقوی شعلین شیخ عبد الرحیم و شیخ دولار  
و جواد خادمان روغن مسوره شاهنشاہ دستور سابق با حرم جادری و بار و کشتی و ولایت انجام قیام و اقدام  
نمایند و دولت شار الیه بزرگ و خلایق بنیاد حاکم شده و در امر جادری انجام خلعت نمایند و برایشان  
باز کنند می باید که حسب حکم جهانمطالع رزم الی شمشیر عمل نموده از فقر و در درنگدازند و درین باب  
قدغن لازم نمیزند تحسیر سستی استایرین ماه مهر الی شمس



بر سال امتداد الممالک العظمیٰ اعتماد الخلافت الکبریٰ رکن السلطنۃ النقاہرہ مبارز الدین اعظم خان  
در جوئے سیادت پناہ تعابت دستگاہ نفی خان و بوقت واقعه لکھی رام رای کو لکھی (امستند)  
بتاریخ روز و نیاورہ



فے التاریخ  
از زبان الہی ششم

فے التاریخ  
۱۱ ماہ الہی ششم

امان مطالع  
۱۱ ماہ ابان الہی ششم

شرح یادداشتہ واقع روز صادر بتاریخ ۱۱ ماہ الہی ششم بر سال ملکہ دار اعظم ان  
و بموقتہ منسوب الحفرت الخاقانی و دست خان و جوئے سیادت پناہ نفی خان و بوقت  
واقعه نویسی کترین در گاہ رام رای لکھی حکمت کشیخ عبد الرحیم و شیخ دولار و  
جماعہ خادمان روضہ شاہمدار بدستور سابق مابرا بنما قیام داشتہ باشند  
مدولہ مشارالیه در حضور پیدائجا دخل نکند شرح عاشیہ بخدا واقع مولف  
واقعه است



اعلیٰ خلد الملک ابد

حکیم بن محمد مانی ولی نعمت بیگم



حکام و جاگیرداران حال و استقبال چو در بیان وقانون گویند وعد

آپر گنہ بلہو سرکار قنوج بدانتہ کہ چون مشیخت ماب

فتح الدمشقی روضہ منورہ تہ کہ قطب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المشرق

قدس سرود عاگوی این دو دمان عالی شان موازی پنجاه و پنج بیگ زین بموجب اسناد

حکام از پرگنه مذکور در وجه مدد معاش مشارالیه مقرراست و تقصیر و تصرف میدارد علییاد

کہ چونکہ مضمون فرمان عالیہ اطلاع پابند اراضی اندک و رابہ دستور قدیم بتعلق

دانسته تغییر و تبدیل بقواعد آن راه ندهند که بقضای مخاطب

متعزات گرویدہ بدعاگوے دوام دولت ابدی الاتصال بندگان حضرت اشتیغال

نماید و ہر سال دین باب فرمان و پروانچہ مجدد و طلب نداء از ندو جبر کے و طمع و توقع

نمائی نمایند و چون مومی اله از قدیم دعا گوئی این درگاه است همه ابواب رعایت

۱۱۱۱ لازم نیست که شکر که آثارش گدازد بر هر یک از عظمی و رگ و

اولاً درم فایسته پوشیده شوند اما در شکر لاری بدرگاه ظهور گردد و

درین باب قدغن بمقام دانشمند عالم عمل مموده بجلت خدمت رسالت  
تحریر فرماتار که با او از روی کوشش و کمال کمال است

تاریخ ۲۴ ماہ اردو بیست و ششمی  
۱۰۲۶

۵۱ ربیع اول ۱۰۲۶



السدع  
(حضرت مریم زمانی بیکم چو)

تحقیقا

چون شیخ خان جهان و علی حکیم و غیره فرزندان شیخ فتح الدین متولی  
بدرگاه خلایق پناه رسیده بذریعہ باریافتگان پایه سریر خلافت محیو بن اقدس رسانیدند  
که موازی پنجاه و پنج بیکه زمین بموجب نشان عالیشان من مواضع است پرگنه بلهور  
سرکارشاه آباد قنوج مقر است از انجمله موازی هفت بیکه زمین معانی سابق پرگنه و قنوج  
از راه تعدی کشیده گرفته و خل جمع گردانیدند و موازی پنج بیکه زمین از جمله اراضی مذکور نمی غیره  
مقدمان که او انصاف و تصرف خود را آورده اند بتا بر آن پروانه حسب الحکم الاثر و  
در دنیا که بنام رفعت و وزارت پناه رای مکنند اس بعد در پوسته که در بنو لا شیخ  
خان جهان سکنه مکنند و بواسطت باریافتگان محفل فیض منزل بعضی مقدس ساینده  
که عاملان سابق آنجا از روی ستم پنجاه و پنج بیکه زمین که بموجب نشان ایشان  
دارد از غنای بر آراضی هفت بیکه نیست و یک رویه بوجه مقرری و غیره ابواب ممنوعه  
مقر ساخته و سوارے آن نمی و غیره مقدمان آنجا پنج بیکه تعدی گرفتند لهذا حکم قضایم  
زینت کند و ریافت که بحقیقت این مقدمه رسیده بر تقدیر وقوع و صحت اسناد و  
وحیات اشخاص و قبض و تصرف و صحیح صداقت احقاق حق نماید و رفع ابواب  
ممنوعه گردانند بدین موجب در ارت پناه پنجاه انت رام فلمی نمودند که در صورت  
صدق و انصاف و مستغنیست بر طبق حکم و الامثل از بدو در سینه که مقدمان گرفته باشند  
بود از ثبوت بعضی آنان بر آورده متعلق مستغنیست گردانند تا رافع بحق خود رسیده  
مکر استغاثه نکند و حاجه انت رام باین خادم شرح شریف محمد باشد و مستند که سند و کتابت







رسالة إلى ابن أبي عمير







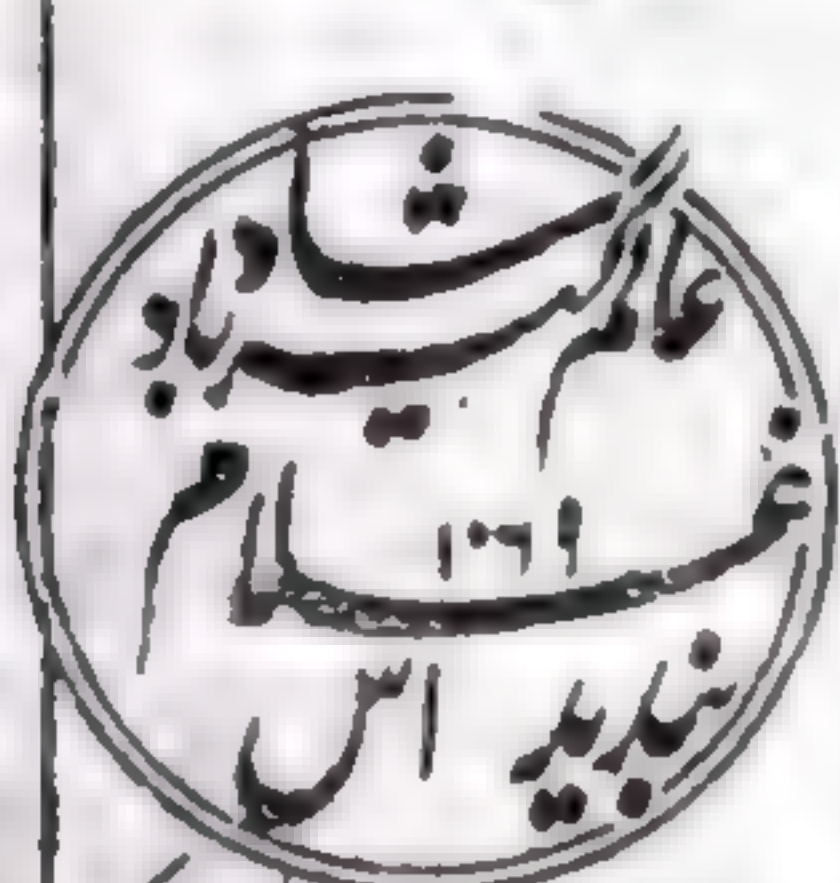


دو داشت واقعه بتاریخ روز شنبه یازدهم شهر رجب المرجب شش جلوس  
 میمنت مانوس موافق ۱۰۳۰ هجری مطابق ۱۷ ماه اسفند از مرآتیه بر ساله صدارت  
 و فضیلت پناه شرافت و نجابت و دستگاه سزاوار عنایت بادشاهیه قابل  
 محرم شاهنشاهی صرار رفیع القدر عابد خان و لعب واقعه نویسی کمترین بندگان  
 درگاه خلائق پناه محمد علی الحسن قلمی میگرد و کی چون بوضو شرف اقدس علی رسید که صلاح  
 آثار شیخ خواجه جمال و غیره محامدان روحیه متبرکه که قطب الاقطاب الکبار  
 مستحق و جمیع کشیر با خود و وابسته دارند و حسب کفایت و به عیشت مقررند از اندک  
 جهات مطلع آفتاب شعاع لازم الانقیاد واجب از تبع شرف نفاذ یافت که مواز  
 یک صد بیکه زمین افتاده لایق زراعت خارج جمع از برگه دیومه سرکار شاه آباد قنوج  
 بمنافعات صوبه اکبر آباد در وجه مدد معاش مشارکیم محرمت فرمودیم و اگر در محله دیگری  
 داشته باشند امر اعتبار کنند واقعه بتاریخ ۲۹ شهر جمادی الثانی ۱۰۳۰  
 جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط صدارت و فضیلت  
 پناه شرافت و نجابت و دستگاه سزاوار عنایت بادشاهیه قابل محرم شاهنشاهی  
 صرار رفیع القدر عابد خان آنکه داخل واقعه بیمار شرح بخط وزارت پناه  
 کفایت دستگاه را الصاد آنکه داخل واقعه بیمار شرح  
 حاشیه بخط واقعه نویس مطابق و افرست شرح بخط شایسته اضافت  
 مراسم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجبه  
 رگناه آنکه بعضی مکرر رسانند شرح بخط سیادت پناه رفعت و محال  
 و دستگاه اشرف خان آن که خجسته شهر شعبان المعظم ۱۰۳۰ هجری جلوس  
 مبارک از بغرن مقدس رسید شرح بخط وزارت پناه کفایت  
 دستگاه شایسته اضافت مراسم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف



ملفوظات راجہ رگھوناتھ۔ ان کے ازربیع توسقائیل مندرمان علی شان  
قلمے کا رب م۔ مابیکہ زمین نعتادہ

مسألة عبد الحكيم  
مسألة  
مسألة  
مسألة



المنابع ۲۲ شہر رمضان المبارک



۴۴ شہر رمضان المبارک



دشمن

همدارست و فضیلت پناه شرافت و نجابت و سنگاه  
 یابره صدر رفیع القدر عابد خان و نوبت واقعه نویسن محمد علی

بتاریخ ۵ اردیبهشت سال ۱۳۰۳ هجری مطابق ۵ ماه اردیبهشت  
موافق ۱۳۰۳ هجری مطابق ۵ ماه اردیبهشت  
آلوی نقل، شهر شعبان المعظم ۱۳۰۳ هـ

تاریخ ۲۲ رمضان ۱۰۸۷ جلوس والاعظم فیست  
اولین القمارت مع غزاله رسید

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين







گماشتہائی جاگیر داران و کرد و زبان و جمہور سکنہ پر گنہ بلہور کار شاہ آباد قنوج سفاف مستحق الحاق تہ اسے آباد را اعلا م آن کہ۔  
حسب الحکم جہا منطاع آفتاب شعلہ گردون ارتقا ع منصب تولیت رونہ ۴ واقع قصبہ مکن پور غلہ پر گن

مسطور الفرس شاہ علی بسید غریب الدود لاسید سعید الدود مقدر و مقروض گشت کہ کیا عینے بلو از م منصب مذکور قریب م نمودہ و قیست نہ ز قانی  
سرم و احتیاط مسیہ سرمے نگہ دارد و عملہ و فعلہ آنجا را از حسن سلوک خود اخذ و شاکر نگاہ دارد و باید کہ بر طبق حکم فیض شیم  
عمل نمودہ ہر شاہ را الیہ راستو لے آنجا و المست و دست قصدے موسیٰ الیہ در امور متعلقہ الحد مست مستقر و دانند و دیگرے را

سیم و شیر یکس او اند اندہ طریق عملہ و فعلہ آنجا آنکہ از سخن صلاح و صواب دید و بیرون نروند و خد مہ آنجا بوجوب قصدین حلفی بہر  
او وجہ پیشرفت متصرف شوند و دین باب قدغن دانستہ حسب المسطور لعل آرزو بتاریخ بست و ختم نہ ربع الثانی جلسہ جلوس

والا قلے شلاصم بتاریخ بست و کشف قسم ربع الثانی جلسہ جلوس والا

بتاریخ بست و ختم ربع الثانی جلسہ جلوس والا نقل آؤنتر دیوان الصد ارت العالمیہ رسید

داخل سہیابہ حضور است ام نقل آؤنتر حضور کل رسید معہ اوج مشا را الہ

و نقل سے معہ داخل نہرست بھار نمودہ و موافق نہرست است کہ





مقصود بیان و مقامات حال و استقبال برگزیده پسر کارشاه آباد قنوج مضاف مستقیمه الخ  
 اکبر آبادیدانند  
 بوضوح پوست که زمین انعامی درگاه و موضع پیریه و نسبت  
 من اعمال برگزیده مذکور بموجب اسناد حکام پیشین از قدیم الایام در وجه خرج روشنای  
 روضه منوره مقدسه مقرر است در بنوانیه مقرر و بحال داشته شد میاید که زمین موضع مذکور  
 بدستور سابق مطابق معمول حسب الشمن در لغت خادمان درگاه و گذشته بوجه من اوجه  
 متعمر من و مزاج نشوند و بهر سال سند مجید و تظلمند که حاصلات آنرا فصل الفصل سال  
 صرف چرخ و خرج مایحتاج روضه منوره نموده شب و روز بدعای از و ادعیه دولت  
 ابد مدت مشغول باشند زیاده درین باب تاکید دانند تاریخ پنجم شهر رمضان المبارک

۲۶

۱۱۶۹ هجری

بست و یکم شهر ربیع الثانی  
 نقل بدفتر حضور

۱۱۶۹ هجری

بست و یکم شهر ربیع الثانی  
 نقل بدفتر و ایوان



بسم الله الرحمن الرحيم (محمد ابو الفتح باغی و محمد نعمت الله خادمان درگاه مکنیور معلوم نمایند)  
 چون مبلغ یکصد و بیست و چهار روپیه و نیم آنه بخشش پائی سکه کددار سالانه بابت سائر مکنیور بنام آنها  
 جهت اخراجات درگاه سید بدیع الدین شاه مدار حضور صاحبان عالی شان پور و گمشتر بتاریخ چهارم  
 ماه جولائی ۱۸۰۹ منظر گردیده است لذا بان سند داده میشود که مبلغ مرقوم تا حین حیات خود با  
 بشرط بودن خادم درگاه نصف در صل خریف و نصف در صل ربع از خزانه سرکار خواهند یافت  
 و از آنجا که بعد فوت آنها هر که خادم درگاه خواهند بود و استحقاق یافتن سالیانه خواهند شد مرقوم است  
 ماه نومبر ۱۸۰۹ مطابق ششم کهن ۱۲۱۰ فصلی -

بسم الله الرحمن الرحيم (محمد کریم الدین مصلی و امام بخش خادمان درگاه مکنیور معلوم نمایند)  
 چون مبلغ یکصد و بیست و چهار روپیه و نیم آنه پنج پائی سکه کددار سالیانه بابت سائر مکنیور بنام آنها  
 جهت اخراجات درگاه سید بدیع الدین شاه مدار حضور صاحبان عالی شان پور و گمشتر بتاریخ چهارم  
 ماه جولائی ۱۸۰۹ عیسوی منظور گردیده است لذا بان سند داده میشود که مبلغ مرقوم تا حین حیات  
 خود با بشرط بودن خادم درگاه نصف در صل خریف و نصف در صل ربع از خزانه سرکار خواهند یافت  
 و از آنجا که بعد فوت آنها هر که خادم درگاه خواهند بود و استحقاق یافتن سالیانه خواهد شد فقط - تحریری  
 است بهفتم ماه نومبر ۱۸۰۹ عیسوی مطابق ششم ماه کهن ۱۲۱۰ فصلی - تمت

## فصل یازدهم در تشریح و تفسیر خانقاہ و سلسلہ خانقاہ شریف و افع قصبہ مکنیور

مختص ماوراء که حضرت سید بدیع الدین قطب المذاق قدس سره از سادات جعفریہ اند  
 ز او گاه مضافات حلب است بایامی سرور عالم صلعم بقصر بیدایت در مکتب شریف آورده اند



و ما مور باقر تعالی گشتند با وجود چنین طول عمر شریف مقامی برای خویش مقرر نداشتند ایشان  
سیر همه روی زمین کرده اند جابا اینکه قیام و رزیده عقیده مند آن مکان چله بطور آبادگار ساختند  
یا بزرگسینیکه نشان گفت پای تو بود رساله سجده صاحب نظران خواهد بود و نموده حجره بنا کرده  
اند چنانکه هنوز ملنگان بیدار است معرفت و همگان دریانی وحدت سکونتی اختیار نمی کنند و به نیست  
شیخ غل نموده بمصدق سیرانی لاریض عمر عزیر بر می نمایند و عند الاستفسار مقرر خویش مکن پور  
اطهار میکنند با الاخر صلیکه حضرت در مکن پور رخت اقامت انداختند از رفقا محال طلب شده اند  
فرمودند که منشی و مدفن خویشی بمن باشد نسبت پس از آن زمانه طرح آبادی مکن پور افتاد  
اسم تاریخ دی (خیر آباد است) چند نبوت سلطان ابراهیم شرقی جوهری که یکی از مردانش  
بود حاضر آستانه گردید و خواست که معافی علاقه کند مگر از صاحبزادگان که منظور داشت  
و بر آراست که حالا از مکن پور نامی و نشانی برای نام باقیست رقبه دی (۵۶۵) بیکه است  
متصور فرمودند و وقتاً فوقتاً بادشاهان نامدار آنچه که موضوعات نند و رگانه مدرسه و نگر خانه  
و برای مدد معاش صاحبزادگان وقف فرموده و اسناد و فراین ارقام کرده با وجود تلف  
شدن بعضی از آن نزد اعرام موجود است الا که رانگهای نمیدهند و در حفاظت کوشند  
و قهر طاعتها بیکه نزوم بود چند نقوش درج رساله نذ اساتختم بآمی دستیاب نه شد پس وقتیکه  
زمانه و مصالح قریب رسید برای جلوس آستانه حکم داد و خلفا و اولادها را و صاحبزاده  
صاحبزادگان غنی حضرت خواجہ از غون و حضرت خواجہ منصور قدس سرار بهار ابا نشین خویش  
ساختند و از خلفا ز خویش نذر گذارند و فرمودند که بعد من بجای من ایشان و اولاد ایشان  
تصور نمایند و نیز همین قاعده با هم نسل بعد نسل جاری خواهد ماند انشاء الله تعالی چنانچه  
الی الان عزل و نصب رجال الله یعنی فقر هر چهار گروه مداریه با اختیار اولاد هر چه  
خواجگان است هر که ناقابل باشد یا اگر انی و رز و سازند خویش معزول کرده شود  
و جانشینی شیخ را شاید هنوز بموجب قواعد منطبقه قدیمه عمل در آمد میشود اگر احیاناً کسی



خلافت و سوز آن محل آرد موجب نفیر گردد و یک دستور العمل و را اولاد هر سه خواجگان  
 و نیز معارف خانقاه محدود است یعنی آمدنی خانقاه و مواضع و آمدنی سایر که بر آن  
 خانقاه عطیه میر کار دیگر زیاده است بعد وضع عمره درگاه شریف کعبه مسافری برای  
 خواجگان بدین تفصیل قسمت میشود یعنی در اولاد ایشان و قریب که پس از تولد میشود نصف حصه و نیکه  
 نقدش گردد تا حیات خود مسلم حصه باید و بقضای الهی هر که فوت شود زوجه اش تا حیات  
 همیشگی گیرد و در روزی حضرت قدس سره در باب سجاده نشینی ارشاد فرمودند: ولادت  
 بر دو نوع است یکی صلبی و دیگری رشادی صلبی از نسل پدر و نسل مادر و رشادی از پدر و مادر  
 جانشینی آنکس را زید که بمقدم شیخ باشد منتشر حضرت این بود که صاحبزادگان از اولاد برادر  
 بودند محض از خاندان عالی بود و بوجه خاص اختصاص یافتند و حصه از لی بود که نصیب شد  
 غالباً بهر لیاقت قرب و اختصاص محبت و خلافت و حصول نعمت بود بهین جهت جانشینی  
 در اولاد هر سه خواجگان منتقل میشود و از جانشینی مراد حصول فقر و نیاز است نه از ملک و معاش  
 سر و کاری دارد چون در زمان سبق تعلقی و اسبابی نبود ضرورت ناظم برای پیش نه قناده و قریب  
 تعلقی افزوده بر آن نظامش یعنی خانقاه و خلافت و غیره از جانب ایشان تخصیص منتظم و منظم بود  
 بلیقب متولی مقرر میگشت اما آن عمره و بلیقب مقرر میزدل کردند ایشان بمشوره زوده  
 بمسیر این که از انجمله سیر و ماندند و بلیقب مقرر میزدل کردند ایشان از سیر خاندان یعنی  
 از آن جماعت میری و علم دوزی شور و خیزه متدین قین و این نامزدی می شدند و کار منصبی خویش  
 بحسن انتظام با نمانت و دیانت انجام میدادند و تخصیص صلبی که به مقدمند استند  
 بل از انجاعت هر که قابلیت داشت باشد با دوی انوفس میکردند وانی حضرات صاحبزادگان  
 اوقات عزیز را بفرایغ فاطری و طمانت لطلب علم شریعت و طریقت بسر میبردند و بعد  
 فراغ و حصول اجازت و خلافت شیخ اکثر سلسله بیعت ناقد می داشتند پس با قانده  
 چون قانده بر سر قریب صورت نیز نیست که هر کس از انوفس برگیرد و کلاه بند خدی



به تساهل و تفاهل با کراه بطور کلی مل و درآمد میشد بدین جهت مهمات خانقاه خراب میا و دشواریها  
که میگذاشت و واقعات نادیده می و ناشنیده می که پیش آمد سو بهان بر دم نشسته خستگی و درش پیش  
چه نگارم و چه قلم سپارم ازین گفت که بر جان زار دارم در سخت سوز و گدازم که کس مینماید و بیاید  
خاطر خسته نم و لکه چنین غم و الم میا و بهیات بهیات خانقاه و تعلقات خانقاه ازنی سر و سامان  
سامانی ندارد که ضروریات خود رفع کند یارش و عکسارش کجا که بجا بش کلمه خیر گوید و بگذرد  
کند ای این قبه نورانی که سراسر نور است تا قام قیامت قائم ماند و غیرت احدیت از دست  
ظالمان و نظر حاسدان مامون و معصون دارد حال هم با وجود بی سو سبایی در ایام عرس و میل  
بسنت هزار بابها مبلغ جمع میشود مگر خانقاه و تعلقات خانقاه و بحبت بطمی ناظران خانقاه  
همه ابرو و بر باد گشته و بر عسرت چنین خانقاه غایب حسرت و حیرت فرازیدای وای جاروبی  
نیست که جاروب کشتی گردد و زخمی نیست که فستیک روشن شود همان حضرت اگر سو آب بیا بد  
کس نیست که همان نوازی کند اطفالان صاحبزادگان که بگذرند بهالت برای و در تنجیدانی  
میروند مستحق نیست که بر حال تباد شان نمی خورد حرفه پرسد یا خبر گیری معلم خود را می بکند  
ازین آه بکا و تن سیاه ساختم و سوز که از قلبه اظهار کردم و وقت غم زار را انگان نمودم  
افاده آن جز طویل تقریر و واقعات ناگزیر جز اظهار سوز و گداز قلبه عاقبت کار نه بینم و بر سر  
قطاس گنجای هم نه بینم که تباہ کنم آری اگر سر کار را بگریه باد و ریاضت خانقاه محترم که تمام  
روی زمین نامور است و چنین بیاری و بیایگی و در ماندگی نظری ننگد و بقانون ذمه مل  
خانقاه توجه فرماید از نصفت و عدالتش چه بعید باشد یقین است که از پابندی قانون بزداک  
فر و گذاشت کرده اند و در تر کجالت اصلی خواهند آمد و خانقاه هم از دست نا عاقبت اندیش  
رسنه مفرح الحال خواهد شد اگر خدا نخواسته خدایه زمانه بدین و طیر و گذشت از ان یاد گاران  
بیشین نامی و نشانی نخواهد ماند از حق قانونیکه کمبند کردن مستحق و فقیر است بغرض بزرگی  
رمواد و اوجگان فقر و این و دمان غم مضطرب قدیمه خانقاه بیگار و و استخوان غایب بکلان



تفصیل کار منصبی متمان اهلکاران خانقاه والا جاه حضرت شایه دار فاضل حرمه علیه

## فرض منصبی متمان متعلقه خدمت درگاه والا جاه

(۱) بر متمان رامی باید که بلا ناقله قبل نماز فجر حائراستانه حضرت شده و فاتحه خوانده بنشیند چون طلوع آفتاب شود در چهار جانب خط کند که بازگشتی باشد بانه بعد از آن صفائی گرد خانقاه شریف و تقصاییش و یا بهار به پیش در حاضری ملازمان خانقاه بگیرد جایکه ضرورت صفائی باشد صاف کنند و جایکه خاکروب کاری کنند تاکید می شود که کمال مستعدی صفائی نماید - و در عمارت خانقاه جایکه مرمت طلب باشد از آن معمار حکم کنند که کار تعمیرات با و تفویض است - و وقتا فوقتا خود ملاحظه کند بقیه وقت در حاضری آستانه گذارند و باز بوقت سه بهر جاز و پیشی ملاحظه کنند تا صفائی قابل طینان باشد -

(۲) روغن چراغ هم معائنه کنند و باز بنشیند که در روشنی همه صرف شود یا نه در صورت تعادل چراغ انسرور متبینه کرده شود -

(۳) روزانه خبرگیری زوار و مهمانان بکنند که کدام کس براس چه ضرورت آمده از وی استفسار کرده حتی الوسع در رفع ضرورتش کوشش کنند -

(۴) خلوطیکه جواب طلب باشد جواب معقول داده شود و یک نقل مو خط موصوله در دفتر ماند جواب امر و زرا بفرستاد بگذارند -

(۵) بوقت شب چینیکه ده نواخته شود محل رد روی خود کنانیه و خانقاه مقفل ساخته و بد مال خانه رفته از چهار و گنجه نوازان تاکید پاسبانی نموده و خبرگیری مسافران نموده بر مکان نشتریت بزند -

(۶) در هر هفته یک مرتبه خدمت غلاف پوشی و نظارت می شود بکمال مستعدی بجا آرند

الحمد لله

سلطان بن محمد

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده

فرمانده



قبل از یک و بیار به کنندگان را آموهند و از آن  
 (۷) و در هر سال خدمت غسل حزار شریف که مرتبه میشود کمال سعادی در اقامت کوشید پیش و کالایا  
 (۸) از یک جمادی الاول آغاز عرس حضرت قلی میرا میشود و بعد طلوع مهر در شیرینی آمد و فاتحه خواند و وزن  
 (۹) بر اولاد خواجگان علی السویه تقسیم نمایند یعنی مادرای عقد شدگان و بیوگان هر کرا یک حلقه باشد  
 نصف حقه حسب معمول بدهند - هر کرا این حقه نیا به حصه میله بسنت داده نخواهد شد یعنی قبل عرس هر که  
 فوت شود حصه اش قطع گردد -

(۱۰) فاتحه شریف تا هفت تاریخ جمادی الاول از قلعی محلا ساخته شود قبل مغرب از خدمت وفات و  
 و شمس از فاتحه شود و شمس از آداب معینه است و نگذارند -

(۱۱) بعد از کمال یک مرتبه فاتحه از قلعی سپید نمایند -

(۱۲) در ایام عرس مادران را که زهره مشک یا فقر حاضر شوند خبر گیری خورد و نوش وی کنند -

(۱۳) بتاریخ هفتم جمادی الاول یعنی روز قبل در راستگی فاتحه کوشند قل خوانان او و اخطو کتاب  
 خوانان را ضروری شایسته سازند و بوقت قل شیرینی تقسیم نمایند کسی از زوار محروم نکند -

(۱۴) طلباء و مشایخ را اگر ضروری پیش آید حسب موقع اندو کرده شوند - و رسیدن و سیاه دیده و فقر و ازند -

(۱۵) در حفاظت توشه خانه کوشند و غلامی بوسیده باشد حرمت کنند و اگر ضرورت پارچه جدید باشد میسازند -

(۱۶) در محافظت در میخانه سعی بلیغ ملحق دارند و کسی را اجازت نباشد که بیرون میخانه نرود -

(۱۷) در میخانه نشان مای مرتبه غیر متعلقه درگاه کمال محافظت اند و اگر ضرورتی باشد بدینار کنند -

(۱۸) از زهره مریدین و معتقدین زوایه که حاضر استانه شود کمال خوش خلقی ملایم شوند و کسی از سالکان یا به  
 طلبی نماید که باعث کلفت خاطرش باشد -

(۱۹) کسی را از اولاد خواجگان راه دانی نکند و نیا به چالپویی بکار نیاورد که از وضع فقر ابعید است -

کار منصبی حتمان متعلقه عرس شریف میله بسنت



(۱) قبل عرس شریف و میلہ سببت از حکام وقت تبرک پیش کرد و ملاقی شوند بعد از اطمینان حال متعلقه  
میلہ کرد و وقتاً فوقتاً از اہلکاران سرکار امداد سے گیرند و از دوکانداران و سوداگران ببری پیش کنند  
و نگرانی و دلالتان ملحوظ خاطر دارند تا خریدار از افریجا بدہند و بفروشدگان اشیاء توجہ خاص مبذول  
دارند۔ تا شہادتہ نشود۔

(۲) کاغذات محرران ناکہ را روزمرہ ملاحظہ کنند تا از اید از رخنامہ بگیرند و جہاں سوداگران محصول  
دیگر حیوانات نہ ستانند و از مسافران مزاحمتی نکند۔

(۳) از زواران و خریداران مویشی وغیرہ ہر جائیکہ فروش باشند ہیچ کس محصولی نگیرند و آزاری ندہند  
از گیادی از حیالہ گری گرفتہ باشد سرخی رسانیدہ حوالہ پولیس سازند۔

(۴) وقتیکہ میلہ با ختنامہ رسد رآمدنی سایر بازار بعد وضع عرفہ میلہ و خزانہ فائقہ جمع کنند  
و از ان رقم مرمت چاہا و مساجد میلہ و شاہراہہای میلہ و نصب اشجار وغیرہ کنند تا قیام رقم و ز  
رقمی حساب اندا و بکار برند۔

(۵) نگرانی ملازمان جدید آن گردا و خوند کرد کہ بروایت واری شان مہمان اعمال و کلی دارند۔

(۶) مہمان را باید کہ عرس مہرہ خواجگان بکمال مہمان با ختام رسانند و فرو گذاشت نفرمایند۔

### کار متعلقہ مہمان متعلقہ علاقہ درگاہ شریف

(۱) نگرانی کاغذات ملازمان علاقہ نمایند و بعد ادای لگان سرکاری زمینہ آن بترقی جائداد مرمت  
خواہ شد۔ و جائداد موقوفہ خلاص نمود آید و جائدادیکہ غصب کسی تبصرہ خودا درود از وی گرفتہ شود۔

### کار متعلقہ مہمان یعنی نگرانی مدرسہ خانقاہ شریف

(۱) نگرانی خوراک پوشاک و استفسار صحت و عافیت طلبہ و کارگزاری متعلقہ تعلیم شان کردہ  
باشند و ضروریات مادی متباد از مدد و بخونی ہم کنند۔



## کار متعلقه حتمان متعلقه مرست تعمیر عمارات خانقاه

(۱) نگه داری کار عماران و مرقدوران و همیسانی ضروریات شیائعات طوطی و دانستد لعل تقالان کار بند.  
(۲) دوکانی قائم کنند که در وی شیاء ضروری هر کار او کار باشد بجاییت دستیاب گردد و بجای فطش  
کوشند تا در اندک مدت تعلی بر پرواز انتفاعش دوکان ترقی گیرد.

## کار منصبی حتمان متعلقه فقر امر هر چهار گروه مداریه

(۱) محافظت اراضی بانی معانی و لگانی متعلقه خانقاه کنند و تعداد رقبه و آمدنی و در حیطه و فترت  
سازند و آنکه بنام فقر باشد آنهم مع سکونت نگارند.

(۲) از طرز معاشرت و ساده نشینان خبردار باشند در صورت عدم حاضری ایام عرس باز پرس  
کرده شود اگر غذری معقول باشد و گذر فرمایند و اگر از او شان کسی بطریق گردد معقول کرده  
بجایش دیگر لایق مخفی به فرسیند.

(۳) هر سر گروه برای تربیت نزد خود اطفالی که داشته باشند اول در مدرسه مداریه بفرستند و تا تکمیل  
تعلیم علم معینه با ختام رسد از مکتب فرستاده شوند پس شیخ آنرا تعلیم علم معرفت کرده و جانشین خود  
تجویز نماید بعد وفات آن شیخ بمنظوری صاحبزادگان حسب معمول معتمد مقرر کرده خواهد شد  
(۴) از رجنده مدرسه فقر مداریه کمال مستعدی از فقر اصول کرده شود و رقم جهانه هم که ایشان  
با هم میگرفتند تمام کمال و در مدرسه ارسال گردد.

(۵) و قتی که از ایشان زیب و ساده شیخ شود حسب لیاقت نزد (مدرسه فقر مداریه) داخل کنند  
از هر ساده نشین و سر گروه بابت اعانت مدرسه مداریه تا کید رود که از مریدین و متقین خویش  
تحرک کنند و یک حیطه و صولیانی از رجنده هر کس نزد خود دارد و مشنای بعد روانه کند و خود هم شریک  
چند شوند.



(۶) هر ساد نشین را باید که خیریت خود مع جدید امور ما بهانه بصدقه نویسد و دستور تغافل تخص کنند

کار منصبی متمان متعلقه نگارنی حالات فقر مداریه بیات تکیه دار

(۱) سرگروه مدایه از حلقه خویش خبردار باشند و فقره دیات را ارکان کاندوز و روز و کل و خوانی و مسائل طلال و دمام و غیره بنا کید آموزانند و نه بجای وی دیگر لائق کس برگردانند و از ایشان چیده و زرجانه که با هم میگیرند سرگروه و وصول کرده در آن مدسه داخل کنند.

پیمانه مستم و مجبوری تھو کدار

(۱) مستم خوانده باشد و بکار متعلقه هوشیار بود و منداون نبود و بسوویت و بیدار مغزی و متدین و کارگذاری کند. مجبر هم چنین صفت متصف هواخواه قوم باشد.

(۲) برود جمعه باز اجماع این جماعت میشود. و متمان و مجبران در بهرامی مشورتی به قضا هیئت قومی و معاملات اشطامی متفق الرای شده میکنند. از پانصد جلسه کثرت رای هر یک از جوید تساهل نه و در دود

تنبیه

(۱) در صورت عدم توحی و غفلت و خیانت متمان را اصحاب و اول برادری مجاز مغفول کردن اند و از عدالت بکافالتش سر خواهد یافت. و بعد موقوفی اطلاعی بجامک برگشته و ضلع را برسانند و نیز در صورت قابلیت لائق قائم مقام پیش کنند اگر اصحاب جلسه و متخبران پسند نمایند بهتر و در نماز برای خود و دیگر لائق کس مقرر خواهند کرد مگر هر متهم را ضمانت با قاعده دخل کردن خواهد شد.

(۲) از اصحاب جلسه که متخبران برادری و متمان بوجه عذر قوی موقوف کردن خواهند میبایست کرد و اطلاعی موقوفی وی عالم برگشته و ضلع را خواهند رسانید.

(۳) از متخبران برادری هرگز خلاف دستور عمل روشی اختیار کنند از باب جلسه و متمان و دیگر



بجای شخص مقرر کنند.

## تغذیه برای اقوام

۱) خواجگان را پابند شریعت بودن فترت است و در صورت آزادی و خودرانی همسران و مهمان و منتخبان برادری نسبی مناسب خواهند داد خواه ذکر یا بشود خواه اناث -  
 ۲) دختران ایشان را تا یکدک تعلیم ضروری مسائل و قرآن مجید خواهد شد تا از دین خود بی نصیب نباشند و در کسای خانگی مثل دوختن و طعام پختن و غیره بی بکار برند تا بی بهره نمانند -  
 ۳) جمله اولاد نرینه بعد تکمیل علم ضروری همتان و منتخبان برادری انتخاب کرده و میلان طبع هر یک اندازه کرده تفویض خواهند کرد و هرگز از صلاح و تقوی یا بند تعلیم علم طریقت خاندان عالیه یا زنان شیخ که قبول فرمایند جوع خواهند کرد و بعد حصول تعلیم علم طریقت اجازت و خلافت شیخ حاصل نموده مجاز نافذ کردن سلسله خواهند شد -

## حلقه ذکر

۱) مشایخ پاکبازان دودمان حلقه خواهند کرد و مریدین خویش را تعلیم ذکر و کار و فیض خواهند فرمود و هر که از مریدان آنحضرات اجازت بیعت حاصل خواهد کرد و برابری فیض سلفی خلق السالکین دارند -

## تربیت یتیمان زمره حصه داران درگاه

۱) یتیمان این قوم هر قدر که موجود خواهند شد کفالت مصارف خوراک پوشاک و تعلیم علم شان از خانقاه شریف خواهد شد تا وقتیکه از تعلیم فارغ نشوند و از مدارس سند علم ضروری حاصل نمایند -  
 ۲) کاری تفویض خواهد شد بعد تکمیل و اجازت مدرسه همسران و همتان و منتخبان مأمور بکار خواهند کرد -



## کفالت بیوگان معذورین

۱) معذور بیوگان که از غریبه‌اش کسی کفالتی کردن نتواند کفیل شان خانقاه خواهد شد.

## کفالت بیوگان جوان

۱) حتی الامکان همسران و مهمان و اهل برادری بیوگان را آماده عقد ثانی ساخته کلیح کنند.  
و در صورت عذر شرعی در گذر کنند مگر کارهای فوری و بعضی کنند تا بمشغله اوقات بسوزانند طرز معاشرت  
خلایف شرع نباشد و این صورت کفیل مصادف خانقاه خواهد شد.

## کفالت ضعیف العمر مردمان معذورین

۱) معذورین مرد خواه جوان خواه پیر باشد بشرطیکه کسی از اعز امدادی نکند کفالت خوراک و  
پوشاک بعد مردن بجهیز و کفن و ایصال ثواب خانقاه خواهد کرد.

## حرم شماری ایشان

۱) حال حرم شماری ایشان معذور و اناث قریب بیکتر اگر سر خواهد شد اگر انتظامی کرده آید اندنی  
کافی و وافی است بل در خزانه خانقاه پس انداز خواهد ماند بحسب بد نظمی خیر و برکت  
بمنظر نیاید. مگر انتظام خیر حاکم وقت بد بگوید نیاید زیرا که اکثر جائیداد غصباً تحت تصرف  
عامه میان درآمده است چگونه دستیاب خواهد شد. امید قویست که حق تبارک و تعالی  
قلوب ایشان بجمع باین حسنت خواهد کرد.

تمام شد